

تو بے وفانہ تھا

صندل ملک

ٹھک، ٹھک، ٹھک،

وہ باہر کھڑی کب سے دروازہ بجا رہی تھی، لیکن شاید مقابل کدھے گھوڑے بیچ کر سوا ہوا تھا،

کہیں یہ لڑکی پھر بہوش تو نہیں ہو گئی

وہ پریشانی میں سوچتی جلدی جلدی قدم اٹھاتی اپنے کمرے سے دوسری چابی لا کر دروازہ کھولا تھا

، کمرے کا ماحول خوابناک تھا، کمرہ کافی بڑا تھا ڈارک بلیو تھیم جس کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ کمرے میں رہنے والے کو ڈارک بلیو کلر کچھ زیادہ ہی پسند تھا، کمرے کے

درمیان میں ڈبل بیڈ تھا سائڈ پر دو سائڈ ٹیبل تھے ، کمرے میں ایک کونے میں اک فوفہ اور ٹیبل تھا، دوسرے کونے میں تین دروازے تھے، اک واشروم ، ایک ڈریسنگ روم اور تیسرا سٹڈی روم تھا،

ماہا بیٹا کدھر ہیں،

وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتی سٹڈی روم میں داخل ہوئی تھی جس کا ڈر تھا ہی ہوا تھا ، ماہا کرسی پر بیٹھی سر ٹیبل پر ٹکائے سونے کا شغل فرما رہی تھی،

اٹھو بیٹا ابھی مایا آتی ہے پھر آپ کی ہی شامت آنی ہے چلیں شاباش جلدی اٹھیں ، وہ اس کے ساتھ کھڑی اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی ،

پلیززززز چھوٹی ممی تھوڑا سا سونے دیں ، اس نے بنا ہلے بیزاری سے بولا تھا

، بیٹا آپ پھر رات کو نہیں سوئی نہ ، انہوں نے افسوس سے پوچھا تھا

آپ کو پتا ہے مار دیا انہوں نے میرے ڈیڈی ممی کو ،

اس نے اک دم سر اوپر اٹھایا تھا ،

نیلی آنکھیں لال ہوئی تھی جو اس کے رات نہ سونے اور رونے کی چغلی کھا رہی تھی،

سفید رنگت غصے، تکلیف ضبط کے چکر میں لال ہو رہی تھی کالے لمبے بال کاندھوں پر

بکھرے ہوئے تھے ، ریڈ نائیٹ جو گھٹنوں تک ہی آتی تھی اس میں اس کی گوری رنگت اور زیادہ نمایاں ہو رہی تھی ، غیر معمولی خوبصورت نقوش.. چھوٹی سی ناک .. باریک کٹے ہوئے لب... نیلی بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں وہ کسی کے بھی چاروں شانے چت کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی...

وہ اس کو غور سے دیکھ رہی تھی جب اچانک دروازہ کھولنے کی آواز پر وہ دونوں پیچھے مڑی تھی

گڈ مارنگ چھوٹی ممی ،

وہ چلتی ہوئی ان تک آئی تھی ، مگر دیکھ آپنی بہن کو ہی رہی تھی،
گڈ مارنگ بیٹے آپ لوگ آجائو پھر ناشتہ کرتے ہیں وہ کہتی ہوئی نکل گئی تھی
طبیعت ٹھیک ہے تمہاری،

لہجے میں فکر مندی لیے وہ آپنی جڑواں بہن سے پوچھ رہی تھی ،
مایا نے بلیک شاٹ شرٹ بلیک ہی جینز ، بلیک ہیل پہنی ، کالے لمبے بالوں کی ہائی پونی کیئے
، ہلکا سا میک اپ کیا ہوا تھا،

وہ دونوں بالکل ایک جیسی تھی گھر والوں کے علاوہ انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا کہ ماہا کون ہے اور مایا کون ، نیلی بڑی بڑی آنکھیں جو ان تینوں نے اپنی ماں سے چرائی تھی ، چھوٹی سی ناک ، گلابی ہونٹ ، گالوں پر پرتے ڈمپل ماہا کے دونوں گالوں پر پڑتے تھے جبکہ مایا کے لفٹ گل پر مگر دونوں نے ایک عرصے سے اپنے ڈمپل کی نمائش کروانی چھوڑ دی تھی ، سفید رنگ ، کالے لمبے بال ، مایا نے رنگ پہننے چھوڑ دیئے تھے وہ صرف سفید اور کالا رنگ پہنتی تھی مگر کبھی کبھی ماہا ضد کر کے اپنے جیسے کپڑے پہنا ہی دیتی تھی ، وہ میں ٹھیک ہوں ، تم جاؤ میں ریڈی ہو کر آتی ہوں نیچے پھر ساتھ ہی جائیں گے وہ اس کو دیکھتی پیار سے بولے نکل گئی تھی ، مایا بھی ایک نظر ساری جگہ ڈال کر باہر آگئی تھی ،

تھوڑی دیر بعد وہ سارے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے جب ثاقب صاحب نے مزمل کو مخاطب کیا تھا ،

اور بھئی کام کیسا جا رہا ہے آپ تینوں کا ،

چھوٹے پایا اچھا چل رہا ہے آج ایک بہت امپاڈ میٹنگ ہے جو میں اور مایا دیکھ رہے ہیں، یہ ڈیل اگر ہمیں مل جائے تو ہمیں بہت پرافٹ ہوگا، منزل نے تفصیل سے انہیں بتایا تھا،

ہمممم، چلو خدا خیر کرے وہ کہہ کر اٹھ گئے تھے، خدیجہ بیگم بھی اٹھ گئی تھی،

یار یہ تم تینوں کی وجہ سے میری بہت عزت افزائی ہوتی ہے،
احمر نے معصوم سی شکل بنا کر ان تینوں بہن بھائی کو دیکھے کہا تھا

کیوں ہم نے کیا کیا ہے جو یوں بول رہا ہے

، منزل نے اس کو آنکھیں دیکھتے ہوئے کہا تھا،

بلیو پینٹ گرے شرٹ بلیک برانڈڈ شوز پہنے بالوں کو جل سے سٹ کیئے نیلی خوبصورت
آنکھیں، سفید رنگت، ہلکی ہلکی شیوو کیئے وہ ایک خوب رو لڑکا تھا 22 سال کی عمر میں مایا
اور ماہا کے ساتھ مل کر اپنا بزنس سنبھال چکا تھا جبکہ احمر

(ثاقب صاحب منزل لوگوں کے تایا تھے خدیجہ بیگم منزل لوگوں کی تائی اور خالہ تھی
شہریار اور مہوش کے انتقال کے بعد وہ ان تینوں بچوں کو اپنے ساتھ امریکہ لے آئی تھی
ماں باپ بن کر پالا تھا انہوں نے ان تینوں کو، ان دونوں کا ایک ہی بیٹا احمر 24 سال کا

تھا، 5 فٹ سے نکلتا قد، بھوری آنکھیں، ڈارک برائون بال ماتھے پر بکھرے، ستون ناک، کٹدار ہونٹ ہلکی سی دھاڑی اسے اور بھی خوب رو بناتی تھی بی بی اے کر چکا تھا، اب ہر وقت فضول گھومتا پھرتا تھا کبھی ثاقب صاحب کے ساتھ آفس چلا جاتا، زیادہ وہ منزل لوگوں کے آفس میں پایا جاتا ان چاروں میں بہت اچھی بنتی تھی، ثاقب اپنا خاندانی بزنس سنبھال رہا تھا جبکہ منزل، مایا نے اپنا الگ سٹونز کا بزنس شروع کیا تھا جو بہت اچھا چل رہا تھا، مایا اور ماہا نے بھی اپنی پڑھائی ختم کر لی تھی وہ دونوں 20 سال کی ہو گی تھی، ماہا گھر میں سب کی بہت لاڈلی تھی خاص کر منزل اور مایا کی)

یار ہر وقت میرے باپ کے سامنے نمبر بڑھاتے ہوئے نظر آتے ہو کیا مجھ سے میرا باپ چھیننا چاہتے ہو

اس نے جانجی نظروں سے منزل کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

چلو ہم لیٹ ہو رہے ہیں اٹھو

، وہ مایا، ماہا کو بولتا احمر کو سرے سے نظر انداز کرتا باہر جا چکا تھا، وہ دونوں بھی نکل گئی تھی

اوکے بھیجے جلدی

، وہ بولتا باہر نکلا تھا،

5 منٹ کے بعد دیا آگئی تھی، پنک ٹی شرٹ، بلیو جینز، بالوں کو ہائی پونی کیئے، گرے آنکھیں، گلابی ہونٹ، سفید و سرخ رنگت وہ کسی کی بھی dream girl ہو سکتی تھی.... وہ آکر گاڑی میں بیٹھ گئی تھی، فارس اسے یونی ڈراپ کرنے کے بعد زین کی طرف چلا گیا تھا، زین اس کا بچپن کا دوست تھا،

وقار صاحب اور رضیہ بیگم کا اک ہی بیٹا تھا، صدیق، ان کی شادی انہوں نے اپنی مرضی سے اپنے دوست کی بیٹی، فوزیہ سے کر دی ان کا ایک بیٹا فارس اور بیٹی دیا تھی، وقار صاحب، رضیہ بیگم اور صدیق صاحب اپنے پاکستان گاؤں میں حویلی میں رہتے تھے، وقار صاحب وہاں کے چودھری تھے گاؤں کے سارے فیصلے ان کی مرضی سے ہوتے تھے، فوزیہ بیگم اپنے بچوں کو لے کر امریکہ شفٹ ہو گئی۔ صدیق خان بھی انکے ساتھ آگئے مگر وہ رہتے ان کے ساتھ نہیں تھے۔ صدیق اپنے بچوں، بیوی سے ملنے آتے رہتے تھے، دیا میں تو ان کی جان بستی، وہ بہت ڈرتے تھے کہ ماضی میں ہوئے گناہ ان کی بیٹی کی زندگی میں نہ آجائیں، وہ تینوں ایک پرسکون زندگی جی رہے تھے،

پھر خبر آئی وہ بہت خوش ہے

جب جدا ہوئے تھے تو حلات دونوں کے اک جیسے تھے ؟؟؟

■ ■ ■ ■ ■

مع معااففف ککرر دووو

، کرسی پر باندھا ہوا شخص اپنی زندگی کی بیگ مانگ رہا تھا مگر شاید مقابل کوئی بہت سخت
دل تھا جسے لوگوں کو یوں مار کر سکون ملتا تھا،

اررے سیٹھ جی آپ تو ڈر رہے ہیں یاررر چلیں آپ کے ساتھ کافی عرصہ کام کیا اسی
لئے آپ کے لیے رعایت ہے ، ٹھیک ہے نہ؟؟

ان کے سامنے ان کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تھا،

دیکھو ملک مجھے جانے دو تمہارا راز راز ہی رہے گا ملک میرے بچے یتیم ہو جائیں گے رحم
کرو

ملک سیٹھ فواد اپنے سامنے کھڑے اس ظالم شخص کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا،
اتنی ہی محبت تھی اپنے گھر والوں سے تو پہلے سوچنا چاہیے تھا نہہہ، چلو کیا یاد کرو گے نہیں
مارتا تمہیں لیکن یاد رکھنا اگررر کسی کو بھی بتانے کی کوشش کی یا کوئی چلا کی کی تووو،،،،

تو تمہاری ننھی پری بہت خوبصورت ہے کیا ہوا چھوٹی ہے تو ہمارا کام ہو جائے گا، اس کے بعد تمہاری بیوی، واہ کیا مست ہے، کافی لوگوں کے لیے کافی ہے، اس لیے زرہ احتیاط سے کام لیا، مجھ سے غداری کی تو تمہارا پورا خاندان ختم کرنے میں، میں دیر نہیں لگائوں گا، سمجھ گئے ہو گے

، وہ سفاکیت کی ساری حدیں پار کرتے ہوئے بولا تھا ، کھولو اسے

آخر میں اپنے آدمیوں کو اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا، وہ اسے کھول چکے تھے، سیٹھ فواد شکر خدا کا کرتا ہوا نکل گیا تھا، ملک کی قید میں جو ایک دفعہ آجانا پھر اس کا نکلنا مشکل ہی ہوتا ،

نظر رکھو اس --- پر کہیں پھر ہوشیاری نہ دیکھا دے ، وہ اپنے خاص آدمی کرپس اور جیک کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا تھا، جی سر، جیک نے ادب سے جواب دیا اور باہر نکل گیا، ویسے سر ایک بات پریشان کر رہی تھی اگر آپ بتا دیں تو، کرپس نے ڈرتے ڈرتے اپنے سامنے بیٹھے شخص سے پوچھا تھا،

ہاں پوچھو ، سگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑتے ہوئے کہا تھا،
وہ سر کیا آپ نے سیٹھہ کو اس کی فیملی کی وجہ سے چھوڑا میرا مطلب کے اس کی ہی وجہ
سے آپ اسے تو نہیں چھوڑ سکتے ،
کرپس نے ڈرتے ڈرتے اپنی بات پوری کی تھی کہیں اگلے کو غصہ ہی نہ آجائیں پھر نہ آئی
مرنا پر ہے،

ہاہا ہا ہا جب تم جانتے ہو کہ میں اپنے مطلب کے بغیر کچھ نہیں کرتا تو یہ سوال کیوں؟
مجھے ابھی اس سے بہت کام ہے اس کا سارا بزنس ہتھینا ہے اس کے بعد اس کی بیوی ،
واہ کیا کمال کا مال ہے ، پتا نہیں اتنا خوبصورت مال اسے کیسے مل گیا میں تو اس کی بیوی کو
دیکھ دیکھ کر ہی دل بھرتا ہوں لیکن اب وہ مجھے چاہیے ہے۔۔ اس کے بعد ابھی اور بھی بہت
سے کام نکلوانے ہیں اس سیٹھ سے۔۔ کافی کام کا بندہ ہے۔۔ مگر۔۔ ی وفاداری۔۔ اور یہ ایمان
داری ختم ہو جائے تو۔۔

وہ سگریٹ کے کش لیتا ساتھ ساتھ اپنی آگے کی پلاننگ بھی پتا رہا تھا،
ملک از میر ، ایک بہت بڑا بزنس ٹائیکون تھا، اس کے باپ ملک اسلم کا اتنا بڑا بزنس نہیں
تھا، مگر از میر نے جب سے سنبھالا تھا، کئی غیر قانونی کام کر کے اس نے اپنا بزنس کافی

پھلا لیا تھا، ملک اسلم اور ہما بیگم کا ایک ہی بیٹا تھا، مگر نا تو اسلم ملک نے اس پر توجہ دی نا ہی حما بیگم کو اسکی کوئی پروا تھی .. تنہا رہتے رہتے .. وہ خود سر ہوتا گیا .. وہ جو چیز پسند کر لیتا بس اسے وہ چاہیے ہوتی خوا وہ کسی اور کی ہی کیوں نہ ہو... وہ رشتوں کے معاملے میں ایک انتہائی بد نصیب شخص تھا ... بس اسی لیے جو اسے پسند آجاتا وہ اس کے معاملے میں شدت پسند ہو جاتا .. وہ اسے دنیا سے چھپا لینا چاہتا تھا....

، سفید رنگت، گلابی ہونٹ جو سائیڈ سے کالے ہوئے تھے، بھورے بال جو ماتھے پر بکھرے ہوئے ہوتے، کالی سیاہ آنکھیں، کسرتی جسم 6 .. فٹ قد وہ کتنی ہی لڑکیوں کے خوابوں کا شہزادہ تھا اسی بات کا فائدہ اٹھا کر وہ کئی لڑکیوں کے ساتھ کھیل چکا تھا اپنے پیار میں پھسا کر وہ انہیں اپنے فام ہاوس میں لے آتا پھر جب دل بھر جاتا تو انہیں چھوڑ دیتا ... یہی سب اسکی زندگی کا خلاصہ تھا...

اب تم جاؤ میں بھی کچھ ٹائم ریٹ کرنا چاہتا ہوں، وہ کرپس کو جواب دینے جو اب بھی باہر نکل آیا تھا، صبح کے تخت نشین شام کو مجرم ٹھہرے

ہم نے پل بھر میں نصیبوں کو بدلتے دیکھا ہے؟؟

ہیلو.....ماہی.. کیسی ہو... کیا ہو رہا ہے، احمر مایا کے کمرے میں داخل ہوتے اسکے ساتھ ہی بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھے ہوئے بولا تھا...
ہمم مجھے کیا ہونا ہے ٹھیک ہوں میں.. بس آفس کا کچھ کام کر رہی تھی، نیلی آنکھیں لیپ ٹاپ پر مرکوز کئے وہ معروف سے انداز میں بولی..
، یار مایا کیا کر رہی ہو، چلو نا باہر چلتے ہیں کہیں، اسکو ہنوز لیپ ٹاپ میں گھسا دیکھتے احمر نے اب تپ کر بولا تھا.. وہ کوئی بہت ہی آدم بے زار تھی..
کل تو گئی تمہارے ساتھ.. اب کدھر جانا ہے.. مایا نے نظریں لیپ ٹاپ سے ہٹاتے حیرت سے پوچھا تھا.. ابھی کل ہی تو وہ کئی گھنٹے اسکے ساتھ مال میں خوار ہوئی تھی.. اور اب وہ ایسے بول رہا تھا جیسے صدیوں سے کہیں گیا نا ہو..
، شاپنگ کریں گے، سی سائڈ جائیں گے اور ڈنر کر کے گھر واپس،

احمر نے چہکتے ہوئے اسے تفصیل سے جواب دیا . اور پلیززز صرف میں اور تم جائیں گے پلیززز ، آخر میں اس نے مسکین سی شکل بنا کر فرمائش بھی کر دی تھی...
،اوکے تم جائو میں تیار ہو کے آتی ہوں، گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتی اسنے ہار ماننے کے انداز میں بولا...

یسسس ، اور تھورا جلدی آنا پلیززز ، کہتا وہ خوش ہوتا باہر نکل گیا تھا ،
مایا اب بھی دروازے کی طرف ہی دیکھ رہی تھی، جہاں سے وہ ابھی ابھی گیا تھا... وہ بچی نہیں تھی وہ جانتی تھی کہ احمر اسے پسند کرتا ہے ، کہیں دل میں وہ بھی تو احمر کو پسند کرتی تھی لیکن وہ فحال دگی افورڈ نہیں کر سکتی تھی،
، تھوری دیر بعد وہ تیار ہو کر نیچے آگئی تھی، وائٹ ٹی شرٹ، وائٹ ہی جینز پہنے، بالوں کو کھلا چھورے ، سن گلاسیز پہنے وہ احمر تک آئی تھی وہ گاڑی کے قریب کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا، وہ اسے بچپن سے دیکھ رہا تھا مگر وہ اسے ہر بار ہر بار سے زیادہ اچھی لگتی تھی.. دل دھڑکا تھا زوروں سے...

ہیلو کدھر گم ہو، اس نے احمر کے سامنے ہاتھ ہلایا تھا جس سے وہ ہوش میں آیا تھا،
نہیں تو کہیں نہیں، تم آؤ بیٹھو، وہ اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتا ہوا بولا تھا، مایا
بیٹھ گئی تو اس نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی
الجھنیں بھی اسے دیکھیں تو سلجھ جاتی ہیں
یار وہ شخص __نگاہوں سے گرہ کھولتا ہے!!



یہ ایک نائٹ کلب کا منظر تھا کہ

بلیو، پنک اور پریل لائبر، کلب کے بیچ و بیچ، پنک اور پریل کلر کا شیشے کا ڈانس فلور،
جس پر کتنے ہی امیرزادے اپنے جود سے بے خبر دوسروں میں مدہوش تھے،
وہ بھی کلب میں بیٹھا ہاتھ میں وائن پکڑے کسی کے انتظار میں تھا، وہ یہاں اکثر اوقات
آتا تھا، مگر آج اسے کسی کا بے صبری سے انتظار تھا جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا
تھا، بلیک شرٹ پنٹ پہنے بلیک ہی شوز، بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ کافی ہینڈسم لگ رہا

تھا، وہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جب اچانک اس کی نظر داخلی دروازے پر
پرہی، اور وہاں سے پلٹ نہ سکی

وہ بلیو جینز اور ریڈ سٹائلش سی شرٹ پہنے، ریڈ ہی ہائی ہیل پہنے لمبے سلکی بالوں کو کھلا
چھوڑے بہت خوبصورت لگ رہی تھی، اس کے ساتھ دو اور لڑکیاں بھی تھیں انہوں نے
بھی سیم ڈریسنگ کی ہوئی تھی لیکن منزل کی نظر دیا پر جم سی گئی تھی، س کی بے قرار
آنکھوں کو قرار سا آیا تھا، گہرا سانس لیتے اسنے ویسی کا گلاس ہاتھ میں لیتے صوفے سے
ٹیک لگائی۔ بے قرار نگاہیں اسپر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

یار ہانیہ تم ادھر کیوں لائی ہو، دیکھو کتنا شور ہے ہم کہیں اور تمہاری birthday
celebrate کر لیتے،

وہ بے زاری سے اپنی ساتھ کھڑی ہانیہ سے بولتے اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ
گئی، وہ ان کی آواز سن سکتا تھا اور اب تو اس کے کان پوری طرح ادھر لگ گئے تھے،..
کیا یار دیا تم اتنی بورنگ ہو دیکھو سب کتنا enjoy کر رہے ہیں ایک تم ہو کہ ادھر بیٹھ گئی
ہو،.. چلو ہم بھی چلتے ہیں۔۔۔

اس کی دوست جیسکا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا... اور ساتھ ہی پر شوق نگاہوں سے چاروں طرف دیکھتی اسکے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔ ہانیہ بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی... تم لوگ جائو میں ادھر ہی ہوں، دیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بے زار سے لہجے میں کہا۔ وہ کلبز میں کئی بار آتی رہتی تھی۔ مگر یوں رات کے وقت اسے آنا نہیں اچھا لگا تھا۔

...

اوکے پھر ہم آتے ہیں، جیسکا جانتی تی وہ ایک بار کہہ دے تو پھر نہیں مانتی.. تبھی کھڑے ہوتے... ہانیہ کو کھنچتے ہوئے وہاں سے ڈانس فلور پر لے گئی۔ دیا، ہانیہ اور جیسکا بچپن کی دوستیں تھی، اور آج 12 کے بعد ہانیہ کی birthday تھی تو وہ دونوں اسے زبردستی یہاں لے آئی، امریکہ جیسے آزاد ملک میں یہ عام سی بات تھی... مگر اس کے باوجود انہوں نے کبھی اپنے لیمیٹس کر اس نہیں کی... وہ صوفے پر بیٹھی موبائل یوز کر رہی تھی مگر اسے بار بار لگ رہا تھا کہ وہ مسلسل کسی کے گہری نظروں کے احصار میں ہے اس نے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا مگر سب اپنے میں مدہوش تھے... اپنا وہم سمجھتی وہ دوبارہ موبائل کی طرف متوجہ ہوئی...

مگر اب وہ بیٹھی بیٹھی بور ہو رہی تھی تب ہی گھر جانے کے خیال سے آٹھ کر باہر نکل گئی، اسکا خیال تھا کہ وہ باہر نکل کر جیسکا کو میسج کر کے بلا لے گی۔ ورنہ تو ان دونوں نے آنا نہیں تھا۔۔۔

وہ جو کب سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ اسے کنفیوز ہوتا بھی دیکھ چکا تھا۔ مگر اس کے آٹھ کر جاتے ہی وہ بھی اس کے پیچھے ہی ب نکل گی

دیا موبائل فون پر جیسکا کو میسج کرتی اپنی گاڑی کی طرف بڑھی۔۔۔ ابھی وہ دروازہ کھول کر بیٹھنے ہی لگی تھی جب اچانک منزل نے اسے بازو سے کھینچ کر گاڑی سے ہی پن کیا تھا،

ک کون... کون ہو تم۔ پیچھے ہٹو۔۔۔ وہ اچانک ہی حملے پر بوکھلا سی گئی تھی۔۔۔ جبھی اسے دور کرنے کی کوشش کرتے قدرے اونچی آواز میں چیختے ہوئے بولی۔

بتا دوں گا اتنی کیا جلدی ہے، خمار آلود آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی، م جھے چھوڑ۔۔۔

آنکھیں بند کرو، وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ منزل نے اس کو ٹوکا

میں کیوں بند کروں ، اس نے خود کو ناریل ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے دور کرنے کی ایک آر ناکام کوشش کی۔ وہ مقابل کا چہرہ نہیں دیکھ سکتی تھی کیونکہ اس نے چہرے پر رومال باندھا ہوا تھا باقی کو ہڈی سے چھپا لیا۔۔۔

میں کہہ رہا ہوں آنکھیں بند کروووو، اب کی بار اس کے لہجے میں غصہ در آیا تھا دیا نے جٹ سے آنکھیں بند کر دی،

اس کی تیزی دیکھتا منزل مسکرایا وہ ساتھ ہی چہرے سے رومال ہٹا کر اس کے چہرے پر جھک کر اپنے ہونٹ اسکے گال سے مس لئے، آر پل میں دور ہوا تھا۔ رومال واپس اوپر کرتے اوپر اسے ایک نظر سختی سے آنکھیں موند کھڑی دیا کو دیکھا جو اسکے دور ہوتے ہی اپنی بڑی بڑی بوری آنکھیں کھولے غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔ عین اسی وقت وہاں سے ایک گاڑی گزری تھی، جس کی لائٹز میں دیا نے اس کی نیلی آنکھیں کو دیکھا۔ اور بس وہ دوبارہ اپنا چہرہ چھپا کر دور ہوا۔ اور پھر اٹے قدم لیتا وہاں سے غائب ہوا تھا۔

با* __ اسنے گال پر ہاتھ رگڑتے اسکی دور ہوتی پیشت کو دیکھتے گالی سے نوازا تھا.. سب اتنا جلدی اور اپنا غیر متوقع ہوا کہ وہ اس کہ علاوہ کچھ کر ہی ناسکی.. منزل کا دھکتا لمس اب بھی اسے اپنی گال پر محسوس ہو رہا تھا.

یار دیا کہ ہر تھی ہم تمہیں دھونڈ کر تھک گئے، اور تم یہاں باہر کیوں آئی، ہانیہ اسکے پاس پہنچتے ساتھ ہی شروع ہو گئی...

ہاں یار میں بور ہو رہی تھی تو سوچا کہ گھر چلی جاؤ، تمہیں مسیج کرنے ہی والی تھی.. بمشکل مسکراتے ہوئے کہا اس نے منزل والی بات چھپالی..

اچھا تو تم بھول گئی کہ ہم دونوں تمہارے ساتھ آئی تم چلی جاتی تو ہم کیسے گھر جاتے، اب کی بار جیسکا نے تیوری چڑھاتے ہوئے کہا... اور ہم یہاں مکھیاں مارنے نہیں آئے تھے... سارا پلین خراب کر دیتی ہو ہمیشہ..

لے کر ہی جانا تھا تم دونوں کو.. اور کس نے کہا اتنی رات کو آتے.. اب چلو بھی لیٹ ہو رہے ہیں... منہ بناتے ہوئے بولتی وہ اب گاڑی میں بیٹھ گئی تھی..

اسکے ساتھ ہی جیسکا اور ہانیہ بھی بیٹھ گئی.. گاڑی سٹارٹ کرتے اسنے روڈ پر ڈالی اور بھگا کر لے گئی... ان دونوں کو چھوڑنے کے بعد اپنے گھر کی طرف گاڑی موڑ لی تھی..

میں تجھے دیکھتا ہوں دیر تلک سوچتا ہوں
ملنے والوں میں کہاں ہے کوئی تی۔رے جیس

■■■■■

ٹھک ٹھک، وہ سڈی روم میں بیٹھی تھی کہہ دروازہ کھول کہ شمس اندر آیا وہ ان تینوں کا
پر سنل سیکرٹری تھا

ہاں بولو کیا بات ہے، وہ اس کو دیکھتے ہوئے بولی جس کے ہاتھ میں کچھ فائلز تھی،
وہ میم ان کے بارے میں پتا چل گیا ہے، شمس نے اسکے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے
کہا...

ہمم۔۔ گوڈ.... یہ تو اچھی بات ہوئی.... بتائو کیا کیا پتا چلا، ایک ہاتھ میں پنسل کو گھماتے ماہا
نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ نیلی آنکھوں میں عجیب سا تاثر در آیا تھا۔
میم صدیق خان کا اپنا بزنس ہے، فوزیہ نامی عورت سے شادی ہوئی، ایک بیٹا اور ایک ہی
بیٹی ہے، فارس اور دیا، خود صدیق خان الگ رہتا ہے اور بچے ماں کے ساتھ الگ۔۔ شمس
نے فائل پر نظریں جمائے ہوئے تفصیلی جواب دیا۔
ہمممم۔۔ اور کوئی کمزوری، کچھ سوچتے ہوئے اس نے پوچھا،

میم بچے ہی اس کی کمزوری ہیں خاص کر بیٹی دیا، وہ ڈرتا ہے کہ کہیں اس کے ماضی کے گناہ اس کے بچوں کے سامنے نہ آجائیں.. وہ ایک دفعہ پھر بولا تھا

ہمم اور دوسرا؟؟؟ ماہا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا،

ازمیر ملک نام ہے، اکلوتا ہے کافی بگڑا ہوا ہے، کئی غیر قانونی کام کر کے اس نے اپنے بزنس کو کئی ملکوں میں پھیلا لیا ہے، لڑکیاں اس کی کمزوری ہیں کئی لڑکیوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے، کئی قتل کیے ہیں لیکن ثبوت نہ ملنے کی وجہ سے کوئی کچھ نہیں کر سکتا، اور سب چھوٹی، بڑی معلومات فائل میں موجود ہیں، شمس کہہ کر خاموش ہو گیا تھا،

ہمم چلو اپنے بندوں سے کہو کہ اس پر نظر رکھے، ایک منٹ کی خبر چاہیے مجھے اور اب جاو، منزل اور مایا آجائیں تو پھر بتائیں گے کہ آگے کیا کرنا ہے مایا کے کہتے ہی وہ اٹھ کر باہر نکل گیا...

اووو تو یہ ہے دیا صدیق خان،، ماہا نے فائل میں موجود اس کی تصویر کو دیکھتے ہوئے کہا، اور یہ ازمیر، کافی ہینڈسم ہے تب ہی شکار میں مشکل پیش نہیں آتی، اور یہ فارس صدیق خان، اس نے تصویر کو غور سے دیکھا، اسے فارس کافی ڈیشنگ لگا

....

اپنی سوچوں کو جھٹکتے وہ دوبارہ فائل پرھنے لگ گئی،
ہممم کافی اچھی زندگی گزار لی تم تینوں نے مگر اب تم تینوں کی زندگی نرخ بننے والی ہے تم
لوگوں کے باپ کا ماضی تم تینوں کے حال اور مستقبل کو کھا جائے گا، ماضی میں تو سلطانز
کے نصیب میں ہار لکھی گئی تھی، مگر اس بار ہار تم لوگوں کا مقدر ہے، ان تینوں کو بھی
اسی ازیت سے گزرنا پڑے گا جو ہم نے سہی، بس بہت جی لی زندگی اب گزار کے بتانا
زندگی کو،،

وہ ان کی تصاویر کو دیکھتی بول رہی تھی، آنکھیں لال آنکار ہو گئی تھی، لہجے سے وحشت
ٹپک رہی تھی وہ عنقریب کئی زندگیاں برباد کرنے والی تھی، فائل بند کرتے ان نے
صوفے پر سر ٹکا دیا یہ تو تہہ تھا کہ آج پھر نیند نہیں آنی تھی
کیا ضروری ہے کہ میں التجا ہی کروں؟
تو دیکھ تو سہی میری سوالی آنکھیں....



تم کھڑی کیوں ہو بیٹھو نہ ، از میر نے اپنے سامنے کھڑی لینا سے کہا جو اس کی آج کی رات کو خوبصورت بنانے والی تھی ،

از میر میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی ، تمہارے پیرنٹس کدھر ہیں ، لینا نے پریشانی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا...

ان سے بھی مل لینا پہلے مجھ سے تو ملو ،..

از میر نے اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا ، ریڈ ٹاپ بلیک شائٹس پہنے۔ گولڈن بالوں کو کھلا چھوڑے وہ کسی کا بھی ایمان ڈگمگا سکتی تھی...

از میر اگر تمہارے موم ڈیڈ ادھر نہیں ہیں تو پلیز مجھے میرے کھر ڈراپ کر دو ، لینا کو کچھ مشکوک سا لگا جبھی وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولی تھی...

کیا بے بی۔ موم ڈیڈ سے ملو دوں گا نا... ابھی تو موڈ آف مت کرو... از میر نے اسکا مرمرئی ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے گھمبیر آواز میں کہا تھا...

مگر بے بی...

تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے کیا... اسکے کان کی لو کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا وہ بو جھل لہجے میں سرگوشی نما بولا۔ دوسرا ہاتھ اسکی کمر کے گرد باندھ لیا تھا..

خود سے بھی زیادہ ہے .. لینا بھی مدہوش ہو رہی تھی جبھی سب بھلائے اسکے قریب ہو گئی...

ہم تو بس .. بس صرف مجھے یاد کرو .. مجھ محسوس کرو بس .. بس بھول جاؤ .. وہ اسکے اور قریب ہو گیا .. اتنا کہ کوئی فاصلہ نا بچا تھا ..

یہ سلسلہء بدگمانی ختم ہو یا رب
بہت دور ہو گئے کچھ اپنے بھی یہاں

وہ تینوں اس وقت اپنے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے ،

مزل سے کچھ سوچا ہی نہیں جا رہا تھا وہ سن سا ہو گیا تھا اپنی جگہ ،،،، ابھی ہی تو ماہانے اسے فائل دکھائی تھی اس میں اپنے سب سے بڑے دشمن کی بیٹی کی تصویر کی جگہ دیا کی تصویر کو دیکھ کر اسے سانپ سونگھ گیا تھا،،،،، اس نے شدت سے دعا کی تھی کہ نام کی

جگہ دیا کا نام نہ ہو،،،،، لیکن ساری دعائیں قبول تو نہیں ہوتی،،،،، فائل دیکھنے سے پہلے اس نے کیا کیا سوچا تھا کہ کتنی بڑی موت دے گا،،،،، ان سب کو لیکن مجرموں کی قطار میں تو اس کی جان کھڑی تھی،،،،، وہ جاگ جانا چاہتا تھا اسے لگ رہا تھا یہ بھیانک خواب ہوگا،،،،، اسے جاگنا تھا،،،،، لیکن کیسے وہ تو جاگا ہوا تھا، ایک دفعہ پھر اسے قسمت سے بہت بری ہار ملی تھی، اس نے تھک کر اپنا سر کرسی کے بیک پر ٹکا دیا، دوسری طرف مایا اس کی آنکھیں ہمیشہ کی طرح ہر جذبات سے عاری تھیں، اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ صدیق خان اور اسلم ملک کی زندگی بھی ویران کر دے جیسے آج سے 12 سال پہلے ان کی ہوئی تھی، وہ جانتی تھی کہ دیا، فارس یا از میر کی کوئی غلطی نہیں تھی لیکن.. غلطی تو ان تینوں کی بھی نہیں تھی... اور وہ تینوں ان دونوں کے سگے تھے، اور وہ چاہتی تھی کہ وہ بھی اپنوں کی دوری برداشت کرے، وہ تکلیف، وہ ازیت سہے جو ان تینوں نے سہی، ان کا بچپن ظائع ہو گیا، کتنی کتنی راتیں انہوں نے جاگ کر گزاری، اس کے زہن میں بدلہ تھا،،،،، صرف بدلہ،،،،، اس کی نیلی خوبصورت.. آنکھیں لہو ٹپک رہی تھی جو عنقریب سب ننگنے والی تھی،،،،، ایک طوفان آنے والا تھا،،،،، کہیں دور

وہ مجھ سے ملنے سے پہلے ہی بجھر گیا
کبھی بھی کوئی وقت کبھی وقت پر نہیں آیا



اور بھی برخوردار آگے کیا سوچا ہے، تم نے یا یہی آوارہ گردی کرنی ہے، صدیق صاحب نے فارس کو مخاطب کیا تھا، وہ چاروں اس وقت شام کی چائے پی رہے تھے، آج مہینے بعد وہ آئے تھے کچھ دنوں کے لیے،

بابا میں import export کا بزنس نہیں کرنا چاہتا، میں اپنا خود کا بزنس کرنا چاہتا ہوں، فارس نے چائے کی پیالی میز پر رکھتے سپاٹ لہجے میں بتایا تھا ہمم ابجھا،،،، تو کیسا میرا مطلب کس چیز کا بزنس کرنا چاہتے ہو تم،

خلاف توقع انہوں نے کافی نرمی سے جواب دیا، وہ ہمیشہ سے چاہتے تھے کہ فارس یا دیا میں سے کوئی ان کے ساتھ کام کرے، مگر فارس ہمیشہ ٹال مٹول کرتا تھا اور دیا پہلے تو ابھی پڑھ رہی تھی لاسٹ سمسٹر تھا اس کا لیکن اس کا کہنا تھا کہ وہ جاب کرنا چاہتی ہے، تو انہیں بچوں کے سامنے ہار مانی ہی پڑھی،

میں ایونٹ آرگنائزیشن کا کام کرنا چاہتا ہوں، وہ بغور انہیں دیکھتا ہوا بولا، وہ کافی سنجیدہ طبیعت کا مالک تھا، اپنے کام سے کام رکھنے والا..

چلو جیسی تمہاری مرضی،،،،، کام شروع کروایا ہے کہ ابھی تک سوچ ہی رہے ہو،
انہوں نے ایک دفعہ پھر اسے مخاطب کیا تھا،

بس بابا تقریباً کام ہو گیا ہے اب کچھ اور ورکرز چاہیئے وہ بھی جلدی ہو جائے گا انشاء اللہ،
اس نے تحمل سے جواب دیا تھا اور موبائل جیب سے نکال کر بیٹھ گیا مطلب صاف تھا کہ
وہ اب بات نہیں کرنا چاہتا..

صدیق صاحب دانت پیس کر رہ گئے تھے.... اس کی اسی عادت کی وجہ سے تو دونوں میں
بالکل نہیں بنتی تھی کہ وہ اپنے باپ کو کچھ سمجھتا ہی نہیں تھا اور تو دیا کو بھی زیادہ ان
کے پاس نہیں بیٹھنے دیتا تھا،،،،، اور صدیق صاحب ڈرتے تھے کہ کہیں ان کا ماضی نہ
جانتا ہو، اپنی زندگی کا سیاہ باب.. جو تھا تو بہت بھیانک مگر ان کے لیے معنی نہیں رکھتا تھا.
... مگر وہ اس بات سے زرا ڈرتے تھے کہ وہ سیاہ باب کبھی ان کے بچوں پر نا کھلے....

،، پھر وہ فوزیہ بیگم اور دیا کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئے تھے،،،،، فارس دو منٹ
بعد ان پر بھی نظر ڈال لیتا تھا،،،،، وہ تب تک ان کے ساتھ رہتا تھا جب تک اس کا باپ
واپس نہ چلا جاتا،،، عجیب بات تھی دنیا باپ کے سائے تلے محفوظ رہی تھی اور وہ اپنے
باپ کے سائے سے ڈرتا تھا،

عجب سا تناو تھا دونوں باپ بیٹے کے درمیان

وہ جو ہم نے کھایا تھا وہ تو دھوکا تھا

پر جو آپ کو ملا ہے اسے شہ مات کہتے ہیں



اسلام و علیکم سر،، وہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا کوئی فائل پڑھ رہا تھا تب ہی جیک اندر آیا،

اس کے ہاتھ میں بھی کوئی فائل تھی،،

ہممم بولو،، اس نے مصروف سے انداز میں جواب دیا،،

سر یہ یہ کچھ پیپرز ہیں ان پر سائن کو دیں، اس نے فائل از میر کی طرف بڑھائی،

اس نے پڑھ کر سائن کر دئے تھے،

وہ سر آپ کو یاد دلانا تھا کہ تین دن بعد سلطانز کے ساتھ میٹنگ ہے سر وہ ڈیل بہت

امپورٹنٹ ہے ہمارے لئے اور سر آپ ایک دفعہ کرپس کو سب بتا دیں تاکہ کل مسئلہ نہ ہو

آپ کو، جیک نے اسے بتاتے ہوئے فائل اٹھالی تھی،

ہممم تم جاو اور کرپس کو بھیجو اور میرے لیے کافی بھی، بولتے ساتھ اس نے اپنا سر کرسی

کے بیک پر ٹکا دیا تھا،، سہی ہی تو کہہ رہا تھا یہ ڈیل بہت ضروری تھی اسے یہ کنٹریکٹ

سائن کروانا تھا ہر قیمت پر ، لیکن اسے شاید پتا نہیں تھا کہ اس کی بد قسمتی اسی ڈیل سے شروع ہونی تھی اور پتا نہیں ختم ہونی تھی بھی کہ نہیں۔ ،،،، وہ سلطانز کے پاس جا کر غلطی کر رہا تھا ،،،، اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی ،،،، جس کی سزا بہت بھیانک تھی ،،،، اس کی سوچ سے بھی زیادہ.....

تھوڑی ہی دیر بعد کرپس آگیا تھا۔ اور وہ دونوں اب مصروف ہو گئے تھے۔
اک ع تھا پھر ش تھا،،
اک آگ تھی پھر راکھ تھی،،
صحرا بھی تھا اور پیاس بھی تھی،،
پھر اک خلاء ہے انت ساء، اک بند گلی، سا راستہ،،
ویرانیاں ، تنہائیاں ، پھر ق تھا،
پھر سارا منظر راکھ تھا،،
سب خاک تھا،،
بس عشق تھا،،،،
صرف عشق تھا،،



اب بتائو کہ وہ تمہیں کہاں ملی تھی،؟؟؟ منزل اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑا
سگریٹ پی رہا تھا، ساتھ دیا کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اسے معلوم ہی نہیں ہوا کہ ماہا
کب آئی۔ وہ چونک کر مڑا۔ اور پھر اسکے سوال پر بوکھلایا تھا۔
ک کون کہاں ملی تھی،، اس کے تاثرات دیکھ کر ایک پل کو وہ چونکا ضرور تھا پھر خود کو
نارمل کر کے الٹا سوال کیا،
وہی جس کو سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہے ہو، ماہا نے ایک جانجی نظر اس پر ڈال کر تنزیہ
لہجے میں کہا۔۔۔

میں کچھ نہیں سوچ رہا، منزل نے رخ موڑنے سپاٹ لہجے میں کہا۔
ہممم اچھا یہ تو اچھی بات ہے، دعا کرنا جیسا میں سوچ رہی ہوں وہ محض ایک وہم ہو لیکن
ایک بات یاد رکھنا کہ میری آنکھیں کم از کم تم دونوں کے معاملے میں دھوکا نہیں کھاتی،
اور اگر ایسا کچھ ہے بھی تو اسے ابھی ہی اپنے دماغ سے نکال دو، مایا کہہ کر روکی نہیں تھی
وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی واپس لوٹ گئی،

پچھے مزل کرنے کے انداز میں صوفے پر بیٹھا تھا، اس کی نیلی آنکھیں لال ہو گئی تھی،
صوفے کی پِشت سے ٹیک لگائے وہ آنکھیں موند گیا، تب اس کے زہن میں وہ منظر
گھوما جب اس نے پہلی بار دیا کو دیکھا تھا،،، جب سے وہ اس کی سانسوں میں بسی تھی،،،
جب اسے اپنی بے رنگ زندگی میں رنگ نظر آئے تھے،،،،، پھر اس کے بعد کوئی دن،
کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں اس نے دیا کو نہ سوچا ہو،،، اس سے غلطی ہوئی تھی
کہ اس دن دیا کا ڈیٹا نہیں نکلوا یا،، اور اب.. اب جب حقیقت کھلی تو اس سے برداشت
نہیں ہو پا رہی تھی.. ایک باغی آنسو آنکھ سے نکلتا چلا گیا تھا..

وہی ہوا نہ بچھرنے پہ بات آ پہنچی
تجھے کہا تھا، پرانے حساب رہنے دے

#tu_bewafa_na_tha

#sandal

#episode_4

#revange_based

#rude_heroin_based

#romantic_novel

مایا آفس سے آکر کمرے میں بند ہو گئی تھی، جب سے آئی تھی بیڈ پر سیدھی لیٹی چھت کو گھوڑ رہی تھی، آج اس فائل میں دیا کی فوٹو دیکھ کر وہ بھی شوک ہو گئی تھی، وہ جانتی تھی کہ منزل دیا کو پسند کرتا ہے، اصل میں مایا نے ماہا اور منزل پر نظر رکھوائی ہوئی تھی.....، ماہا کا تو کوئی غیر ضروری کام اسے کوئی نہیں ملا..... لیکن پچھلے کئی دنوں سے منزل کے بارے میں اسے بہت سے خبریں مل رہی تھی جس میں وہ ایک لڑکی کے ساتھ نظر آ رہا تھا..... لیکن مایا نے کچھ نہیں کہا وہ جانتی تھی کہ منزل کبھی کچھ غلط نہیں کرے گا، اس لیے اس نے زیادہ توجہ نہیں دی، اور اب انہیں پتا چلا کہ دیا تو صدیق سلمان خان کی بیٹی ہے، وہ بہت بے بس ہو گئی تھی وہ یہ سب چھوڑ بھی نہیں سکتی تھی اس نے کافی دفعہ کوشش کی کہ وہ بھی اور لوگوں کی طرف ایک نارمل زندگی گزارے پر سکون زندگی نفرت دھوکے بدلے سے ہٹ کر، لیکن پھر ماضی ہر بات پر حاوی ہو جاتا تھا، وہ اب بھی چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی۔ مگر آنسو آ ہی نہیں رہے تھے .. اسے نہیں یاد تھا کہ وہ آخری دفعہ ہنسی اور روئی

کب تھی ، وہ جتنا خود کو مضبوط دیکھانے کی کوشش کرتی تھی وہ اندر سے اتنی خوفزدہ تھی ، وہ ڈرتی تھی، منزل ، ماہا کو لے کر ... اسے ڈر تھا کہ ، مہوش اور شہریار کی طرف یہ دونوں بھی اس سے جدا نہ ہو جائیں،
ٹھک ٹھک ٹھک،

دروازے پر ہونے والی دستک نے اسے واپس حقیقت میں لا کر پٹخا تھا، آجاو،، کہہ کر وہ سہی ہو کر بیٹھ گئی تھی، تب ہی خدیجہ بیگم اندر داخل ہوئی اور آکر مایا کے بیڈ پر ہی بیٹھ گئی،

کیا ہوا آپ کو، ماہا اور منزل بھی کافی پریشان لگ رہے تھے، لنچ بھی نہیں کیا آپ تینوں نے، کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتا بتاؤ بیٹا ایسے خاموش رہنے سے تو کچھ نہیں ہو گا، مایا نے اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا تھا وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہی تھی،،

نہیں، ماما بس ٹھیک ہے، بس آج میٹنگ سہی نہیں ہوئی تو تب ہی اور ہم نے لنچ باہر ہی کر لیا تھا، اس لیے ہی، مایا نے ان کو اپنی طرف سے مطمئن کرنا چاہا،،

تو بیٹا آپ نے کپڑے کیوں نہیں بدلے،، وہ اب بھی مطمئن نہیں ہوئی تھی، مایا نے صبح والے، بلیک شرٹ، جینز، پہنے بال کھلے بکھرے ہوئے تھے...
وہ ماما میں آکر سو گئی تھی تب ہی،، اس نے ایک دفعہ پھر جھوٹ کا سہارا لیا،
چلو بیٹا آجاو فریش ہو کر سب کے ساتھ چائے پیو،، وہ کہہ کر اٹھ گئی تھی، مایا بھی فریش ہونے چلی گئی

اے عشق ادھر آ تجھے عشق سکھائوں...
دریاء میں تجھے بیٹھا کر بعیت کروائوں...



دس دن پہلے....

ہاں بڈی. کیا ہو رہا ہے،

مزل نے ہارس کے کھندے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا

تو کدھر تھا ہاں، نہ تو ابھی بھی نہ آتا، تو نے آکر تو احساس کر دیا ہے ہم پر نہ،

ہارس تو پھٹ ہی گیا تھا، آخر کیوں نہ پٹھتا مزل کو دو گھنٹے پہلے آنے کا کہا تھا، اور یہ

صاحب دو گھنٹے لیٹ تھے،...

چل چھوڑ نہ کام آگیا تھا ایک تو دماغ سے نکل گیا،

مزل نے اس کو ریلیکس کرنا چاہا،

اچھا چل جا تو، بلکہ ایک کام کر اوپر میرے روم میں جا میرا موبائل رہ گیا ہے تو وہ لا
دے مہمان آرے ہیں تو میں نہیں جاسکتا، اس نے مزل کو کمرہ بتا کر کہا، تو مزل کو
چاروناچار جانا ہی پڑا،

ہارس مزل کا بہت اچھا دوست تھا، اس نے ابھی ہی بزنس شروع کیا تھا جس میں اسے
کافی کامیابی ملی، اس کے ماں باپ 5 سال پہلے روڈ ایکسیڈنٹ میں فوت ہو گئے تھے، اس
کی ایک ہی بہن تھی، ہانیہ، جس سے وہ بہت پیار کرتا تھا....

مزل دوسری منزل پر پہنچ تو گیا تھا لیکن وہ کمرہ بھول گیا، پھر جو کمرہ یاد آیا اسی کی
طرف بڑھ گیا..... دروازہ کھول کر اندر گیا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ تب ہی کلک کی
آواز کے ساتھ دروازہ کھولنے کی آواز آئی، اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو دیکھتا ہی رہ
گیا.....

، وہاں کوئی لڑکی تھی خون خوار نظروں سے اسے ہی گھور رہی تھی ...

ٹی پینک سیلو لیس گھٹنوں سے کافی نیچے تک جاتا پلین فراک پہنے.. پاؤں میں سلور پینسل ہیل پہنے بھورے لمبے بالوں کو کھلا چھوڑے.. پارٹی میک اپ کئے ... غیر معمولی نقوش سرخ و سفید رنگت گرے آنکھیں .. وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی کون ہو تم اور یہاں میرے دوست کے کمرے میں کیا کر رہی ہو، منزل نے خود کو نارمل کرتے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا ..

مجھے چھوڑو تم بتاؤ تم یہاں کیا کر رہے ہو .. دیا بھی اسکے سامنے آتی اسکی کے انداز میں بولی تھی .. دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ایک دوسرے کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے ... یہ میرے دوست کا روم ہے ... میری مرضی جو بھی کروں .. دو قدم آگے ہوتے وہ اسکی گرے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا ..

ابجھاا .. اپنے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا مگر تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ روم میرا ہے .. تمہارے کسی دوست کا نہیں ہے .. سو اچھا ہو گا تم شکل گم کرو یہاں سے .. بے زار لہجے میں کہتے اسنے منزل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کو دھکا دیا تھا ... منزل نے وہی ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا ... کہ ایک دوسرے کے سانسوں کی تپش وہ اپنے چہرے پر محسوس کر سکتے تھے

.. لہجہ درست کرو اتنا لڑکی ... مجھے ایسے لہجوں کی عادت نہیں ہے۔ نا مجھ سے برداشت ہوتے ہیں ... اس کے چہرے کے قریب ہلکا سا جھکتے وہی سرسراتے لہجے میں بولا تھا ... وہ اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرتی ہلکان ہو رہی تھی ... ایک پل کو تو اسے بھی لگا تھا منزل کے لہجے سے ...

اور مجھے ایسی چھچھوڑی حرکتیں کرتے لوگ نہیں برداشت ہیں۔ سو برائے مہربانی دفعہ ہو جائیں پیچھے .. وہ اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھتی ایک ایک لفظ چبا کر بولی تھی ایک بار کی سمجھ نہیں آتی کیا ... اس کے بازو پر گرفت سخت کرتے اس کا لہجہ بھی کافی سخت ہوا تھا ..

تم دور ہٹو سب سمجھ آجائے گی مجھے ، دیا نے بے زاری سے کہا ہممم .. ہنکار بھرتا وہ پیچھے ہوا .. مگر نیلی آنکھیں اس کی خوبصورت چہرے پر جمی ہوئی تھیں

وہ ہے دروازہ اور تم شاید ہارس بھائی کے روم میں جانا چاہ رہے تھے ... ساتھ والا روم انکا ہے .. اس کو یوں ہی کھڑا دیکھتے وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی .. اس شخص کی بولتی گہری نظریں اسے نروس کر رہی تھی

ایک بھرپور نظر اسکے خوبصورت سراپے پر ڈالتا وہ لمبے لمبے ڈانگ بھرتا باہر نکل گیا تھا۔۔ اور پھر پورے فنکشن میں وہ دیا کو ہی دیکھتا رہا، وہ دیکھنا نہیں چاہ رہا تھا مگر صرف اسی کو دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

اور پھر کچھ دنوں میں وہ اسے بھول نہیں پا رہا تھا۔۔۔ جبھی اسکے پیچھے کلب گیا تھا۔۔۔۔۔ اور اب سب ختم سا ہو رہا تھا۔۔۔

اوووو بھئی کدھر ہے۔۔ وہ اپنی سوچوں میں گم تھا کہ احمر نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

آہاں۔۔۔۔۔ کچھ نہیں بس،، منزل نے ٹالنا چاہا، مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتا چل بتا،، احمر نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا، وقار اور صدیق کی فیملیز کا پتا چل گیا ہے، اس نے کہا ہی تھا کہ احمر کے چہرے سے کئی رنگ گزرے تھے،،

کدھر ہے،، اسے اپنی ہی آواز کہیں دور سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔ ان کی فیملیز کا پتا چلنا۔ مطلب ایک ان دیکھی جنگ کی شروعات۔۔۔ اور وہ مایا۔۔۔ بلکہ کسی کو بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

جواب میں منزل نے اسے کچھ کچھ بتا دیا...

صرف یہی بات ہے، احمر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا، دل تو اس کا بھی کامپ رہا تھا، کہیں دل میں کوئی قیمتی دور جاتی محسوس ہوئی.. کھو دینے کا ڈر. ایک ایسے شخص کو جسے کبھی پایا ہی نہیں.. وہ ڈر تو کبھی دل سے گیا ہی نہیں..

بدلے میں منزل نے اسے اپنا دیا کے لیے سارے احساسات و ملاقات.. سب بتا دیا تھا.. وہ جانتا تھا وہ احمر سے کچھ نہیں چھپا سکتا.. اور نا وہ چھپانا چاہتا تھا..

، احمر کا تو منہ کھلا کا کھلا ہی رہ گیا..... ابھی کچھ بولتا کہ تب ہی ملازمہ انہیں بلانے آگئی کہ ، صاحب جی بلا رہے ہیں، ،

ابھی چل بعد میں سوچتے ہیں اس بارے میں، پریشانی سے پریشانی مسلتے دوسرے ہاتھ سے اسے پکڑ کر اٹھایا تھا.. اور وہ دونوں باہر آگئے تھک جاتے ہیں لوگ اکثر تیرے عین پر آکر... عین ، شین سے آگے تیرے قل میں سماؤں.



دیا کے لاسٹ سمسٹر کے پیپرز شروع ہو گئے تھے، وہ آج کل بالکل پڑھائی پر دھیاں دے رہی تھی، اس سب میں وہ منزل کو تو واقع بھول گئی تھی، یا شاید اس کے پاس کسی کو یاد کرنے کا ٹائم ہی نہیں تھا،

تو دوسری طرف فارس کا بھی کام تقریباً ختم ہو گیا تھا، بس اب ورکرز کی ضرورت تھی وہ بھی مل رہے تھے، وہ پوری طرح اپنے کام میں مگن تھا، یہ جانے بغیر کہ ان کی زندگی میں تو ابھی ایک بہت بڑے طوفان نے آنا تھا جو سب کچھ برباد کر دینے والا تھا، اے عشق تیرا عشق ہوں آسنگ تو میرے...

سینے سے لگا کر تجھے سر مست بنائوں۔



اور ادھر از میر بھی سلطانز کے ساتھ میٹنگ کی تیاری میں مصروف تھا، اسے یہ ڈیل سائن کروانی تھی پہلے، پھر اس نے سوچا تھا کہ وہ دھوکے سے سلطانز کا سارا بزنس اپنے نام کر لے گا کیونکہ ان کا بزنس کئی ملکوں میں پھیلا ہوا تھا، لیکن فحال تو اسے یہ کنٹریکٹ چاہیے تھا جس کی وجہ سے وہ آج کل کافی محنت کر رہا تھا... اور پرسو کی فلائٹ سے وہ نیویارک جا رہا تھا... ایک نئے سفر کی طرف۔

تو جھوم اٹھے دیکھ کر دیوانگی میری.....
آ وجد کی حالت میں تجھے رقص دکھائوں!.....

وہ سارے باہر لائونچ میں بیٹھے چائے پی رہے خلاف توقع سب ہی خاموش تھے ، ثاقب صاحب اور خدیجہ بیگم ان چاروں کو دیکھ رہے تھے جو کچھ پریشان لگ رہے تھے ، بیٹا کوئی مسئلہ ہے یا پریشانی ،؟؟ آخر ان کی خاموشی سے تنگ آکر ثاقب صاحب بول ہی اٹھے ،

نہیں بابا سب ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے ،
مزل نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ،
ہم چلو بچوں خوش رہو ،، میں جارہا ہوں کل ایک میٹنگ ہے ، اسی کے سلسلے میں انہوں نے پہلے مزل اور آخر میں خدیجہ بیگم کو دیکھ کر کہا ،

رات تک آجائیں گے نا خدیجہ بیگم نے بھی ان کے ساتھ اٹھتے ہوئے کہا، ہاں آجاؤں گا، وہ کہتے ہوئے اندر چلے گئے پیچھے خدیجہ بیگم چلی گئی،

اب وہاں وہی چاروں خاموش بیٹھے ہوئے تھے، جب اس خاموشی کو مایا کی آواز نے توڑا،

اب آگے کیا کرنا ہے، کوئی ارادہ ہے بھی یا دل بدل گیا ہے، مایا نے منزل کی طرف دیکھتے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔

ہا، ہاں کیوں نہیں، میرا ارادہ تو بالکل نہیں بدلا، تو بتائو کیا کریں آگے،

وہ بھی اس وقت سب بھول گیا تھا یاد تھا تو صرف یہ کہ اس نے بدلا لینا تھا ہر حال میں، سوچ کو منزل ابھی ہی بعد میں کوئی مسئلہ نہیں کرنا، اس کی نظر اب بھی منزل پر ہی تھی ناجانے وہ اس کے چہرے پر کیا ڈھونڈنا چاہ رہی تھی،

میں نے کہہ دیا نہ کہ میں نہیں ہٹوں گا پیچھے تو تمہیں بیفکر ہونا چاہیے، منزل اب تنگ آریا تھا، یا شاید وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہ رہا تھا،

چلو پھر کرتے ہیں کچھ ، مایا نے ہاتھ سے چائے کا کپ ٹیبل پر چھوڑتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگالی،

اس سب میں احمر اور ماہا بالکل خاموش تھے ، احمر مایا کے لیے ڈر رہا تھا کہ اس سب میں کہیں اسے کچھ نہ ہو جائے ، وہ تینوں جس طرف بڑھ رہے تھے وہاں آگ تھی ہر طرف، وہاں موت کسی کو بھی کہیں بھی آسکتی تھی، اور آگر مایا کو یا منزل ، ماہا میں سے کسی کو بھی کچھ ہو گیا.... اس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا، اور ماہا دیا کے لیے منزل کے جذبات سے ڈر رہی تھی ، وہ اس کی بہن تھی کیسے نہ دیکھتی اس کی آنکھوں میں دیا کے لیے محبت ، وہ بھی کافی پریشان تھی،

اس بار خاموشی کو شمس نے توڑا،

سر از میر ملک سے جڑی ایک بہت اہم بات پتا چلی ہے، وہ ان کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا وہ ان کا کافی پرانا سیکرٹری تھا ساتھ ہی کافی اچھا دوست بھی ، وہ ، منزل لوگوں کے بارے میں سب جانتا تھا، اس لیے ان میں کافی بے تکلفی تھی، اس کے بولتے

ہی ان چاروں کا دھیان اس کی طرف ہو گیا،
کیا خبر ہے، اس _____ کے بارے میں، منزل کی غصے بھری آواز گونجی،
تو خبر یہ ہے کہ کل ہماری جس کمپنی کے ساتھ میٹنگ ہے وہ کمپنی از میر کی ہی ہے، وہ وہ
یہ میٹنگ وہ خود اٹینڈ کرے گا، وہ کہہ کر خاموش ہو گیا،
جبکہ وہ چاروں حیران پریشان اسے ہی دیکھ رہے تھے، مطلب ان کا شکار خود ان کی طرف
آ رہا تھا، انہوں نے تو ابھی تک کچھ سوچا بھی نہیں تھا،
لیکن کیسے،، میرا مطلب ابھی ہم نے کوئی پلنگ کی ہی نہیں ہے، تو، مطلب، منزل سچ
میں پریشان ہو گیا، یہی حال ان تینوں کا بھی تھا،
سر اگر آپ کہیں تو میرے پاس ایک بہت اچھا پلین ہے، شمس نے بتانے سے پہلے ان
کی رائے لینی ضروری سمجھا،
ہاں ہاں بتاؤ، اور زیادہ یہ ڈرنے کے ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس وقت ہم
آفس میں نہیں ہیں جو تم سیکرٹری اور ہم باس ہوں، اور آفس کے باہر یہ سر سر کر کے
چاپلوسی بیشک نہ کرو، زلیل انسان،

احمر تو پھٹ ہی گیا، مطلب اسے تو وہ سر سر کہہ کر اتنی عزت نہیں دیتا تھا، اور ابھی تو پہلے ہی اس کا دماغ پ خراب ہوا ہوا تھا، اوپر سے اس کی چاپلوسی....

ہاں شمس بولو تم کیا کہہ رہے تھے، مایا نے احمر کو گھوری نوازتے شمس کو دیکھ کر کہا، جس پر وہ اپنا پلین انہیں بتانے لگا، جیسے جیسے وہ بتا رہا تھا، احمر کے سوا تینوں کے چہرے پر اطمینان نظر آرہا تھا جبکہ احمر کا تو دل کیا کہہ اس کی ادھر ہی قبر کھود دے، وہ ساری بات سمجھا کر اب انہیں ہی دیکھ رہا تھا آیا، پلین پسند آیا کے نہیں،

واہ یہ وہ واقع زبردست ہو گیا مطلب اپنا اچھا پلین،، کتنے عرصے بعد مایا کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے، سب ہی اسے شوک سے دیکھ رہے تھے، احمد جس کا کچھ دیر پہلے دل کر رہا تھا کہ شمس کا قتل کر دے ابھی اس کا دل کیا کہہ سب کے سامنے اس کی چچی لے، کہ اس کی وجہ سے اس کی مایا مسکرائی تھی،

لیکن بڑے بابا کو راضی کون کرے گا، سب سے پہلے ماہا ہوش میں آئی تھی تھی تو وہ بھی بہت خوش کہ اس کی بہن کتنے عرصے بعد یوں خوش ہوئی تھی،

بابا کو میں منالوں گا بلکہ رات کو سب ان سے بات کریں گے، احمر نے سب کو مطمئن کرتے ہوئے کہا، اور پھر وہ پانچوں دوبارہ باتیں کرنے لگ گئے،



وہ سٹڈی میں بیٹھی پیپرز کی تیاری کر رہی تھی جب اس کا موبائل رنگ کیا ،
کیا مصیبت ہے ، کس کو سکون نہیں ہے ، وہ سخت بد مزہ ہوئی نوٹس ادھر ہی پٹختی کمرے
میں آئی تھی ، گرے ٹی ثرت ، وائٹ ٹرائوز پہنے بالوں کو ڈھیلی پونی میں کیئے ، چہرے
پر غصہ سجائے وہ اس حالت میں بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی ،
موبائل پر ان نون نمبر سے آتی کال دیکھ کر اور غصہ آیا ،،

ہیلوو ، کال آنسر کرنے کان سے لگائی ،

ہیلوووووو ، سن رہے ہو کہ نہیں جب بولنا نہیں ہوتا تو کال کیوں کرتے ہو ، وہ سخت چڑ کر
بولی ،

ادھر مزمل جو کب سے دیا کی آواز

سننا چاہ رہا تھا ،، اس نے کافی دفعہ دل کو سمجھانے کی کوشش کی ، کافی بہلایا مگر دل تھا کہ
بغاوت پر اتر آیا ، آخر تنگ آکر اس نے دیا کو کال ملا ہی لی ، جیسے ہی اس کی آواز سنائی
دی . اس کے اندر تک سکون اتر ، اس نے سر بیڈ کے بیک سے لگا کر آنکھیں بند کر
دی ،

ہیلو کیسی ہو،

مردانہ وہ بھی انجان آواز سن کر اس نے حیرت سے موبائل کو گھورا پھر دوبارہ کان سے لگا لیا، اب وہ بھی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی،

ہو کون تم.. پہلے تو یہ بتاؤ.. پھر میں بتاتی ہوں کہ کیسی ہوں.. وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی تھی..

اتنی جلدی بھول گئی، ابھی کچھ دنوں پہلے ہی تو ہماری ملاقات ہوئی تھی، منزل نے صاف تنگ کرنے والے لہجے میں کہا..

ارے ارے کب ہوئی ہماری ملاقات، آپ جھوٹ بول رہے ہیں میں نے تو آپ کی آواز ابھی سنی، دیا تو حیران ہی ہو گئی تھی،

مس دیا میں کیوں جھوٹ بولوں، آپ ہی بھول گئی مجھے، دماغ پر زور ڈالیں تو یاد آجئے گا، کلب کے باہر ملے جو تھے، منزل نے اسے یاد کروانا چاہا،

اووووو، اچھا وہ بلیک مین آپ تھے، دیا تو سچ میں بھول گئی تھی،

ایک منٹ ایک منٹ یہ آپ نے مجھے بلیک مین کیوں کہا اچھا خاصا چٹا ہوں تو، منزل کو تو دکھ ہی ہو گیا تھا،

اررےےے نہیں وہ آپ پورے بلیک ڈریس میں تھے ناتب کہا، دیا نے کلیر کرنا
ضروری سمجھا،
اور شکر ہے، ویسے آپ نے میرا چہرہ بالکل نہیں دیکھا، منزل نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا
'
کہاں دیکھتی آپ نے پردہ کیا ہوا تھا، شاید آپ اپنی خوبصورتی کسی کو دیکھانا نہیں چاہتے،
'ہاں مگر آپ کی نیلی آنکھیں دیکھی، وہ ریل تھی یا لینز تھے، دیا کوچ میں اس کی
آنکھوں کا کلر پسند آیا تھا،
ریل ہے میڈم، ویسے میں آپ سے تو خوبصورت ہی ہوں، اپنے آپ کو دیکھا ہے، کسی
چریل سے کم نہیں ہیں،
منزل نے اس کو تپانا چاہا
اوووشٹ اپ، زیادہ فری نہ ہو، دو منٹ بات کیا کر لی سر پر ہی چڑھ گئے ہو دوبارہ مجھے
کال نہ آئے نہیں تو بلاک کر دوں گی، ایڈیٹ، کہہ کر اس کے ٹھک سے کال بند کی اور
موبائل بیڈ پر پھینکا، دیا سچ میں ہی جل گئی تھی، آخر کیوں نہ جلتی، اس کے اتنے پیارے
چہرے کے بارے میں کہا تھا

اچانک اس نے آنکھیں کھولی تھی ، لال انگار ، درد ، ازیت ، بے بسی ، بدلے کی آگ ، عشق ، کیا کچھ نا تھا ان آنکھوں میں ،

نہیں دیا صدیق خان تمہیں میرا بیٹ روپ ہر حال میں سہنا پڑے گا ، تم سہوگی مجھے ہر صورت ، میں تمہیں بھی وہی ازیت دوں گا جیسی تمہارے باپ نے میرے نے میری ماں کو دی ، جیسے میری ماں باپ کو مارا تمہیں بھی مرنا ہوگا ، ہاں... مرنا ہوگا تمہیں ، ، ایک دفعہ پھر کرب سے

آنکھیں میچ لی ، ازیت ہی ازیت تھی ، بہت بے بسس ہو گیا تھا ، کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا ، آنکھیں کھولتا تو دیا نظر آتی ، بند کرتا تو اپنی ماں کی بے بسی نظر آتی ، بیوقوف دیا کے قہقہے اور مہوش کی کانوں کو چیرتی ازیت سے بھڑی آواز سنائی دیتی ، شہریار کی بے بسی ، ماہا ماہا کی خوشیاں جو نہ جانے کہاں گم ہو گئی تھی ، ان کا تڑپنا سسکنا سب یاد آتا ، بے بسی کی انتہا تھی ، یہی سب سوچتے سوچتے نا جانے کب نیند اس پر مہربان ہو گئی ، ایک دفعہ پھر سب تکلیفوں 1 آزاد ہو کر سو گیا تھا ،



یہ کیا کہہ رہے ہو بیٹا آپ لوگ ، ثاقب صاحب ہاتھ میں اٹلی کے ٹکٹ پکڑے حیرانگی سے سب کو دیکھ رہے تھے،

بابا اس میں حیرانگی کی کیا بات ہے، بس آپ جا رہے ہیں وہ مہینے کے لیے ، یار بابا تھوڑا گھومے پھرے ، ہر وقت کام کام ، بس آپ اور ماما صبح 5 بجے جا رہے ہیں ہم نے ساری تیاری کر لی ہے ، کیوں منزل ، کہتے ہوئے اس نے اچانک منزل کو بھی ساتھ گھسیٹا ، منزل بیچارے کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا ، ایک تو احمر اسے نیند سے جگا کر ادھر لے آیا تھا اب یہ ڈرامہ اسے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا ، آنکھیں مسلتے وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اس کی یہ حالت دیکھ کر ماہا، مایا کو بھی ہنسی آرہی تھی ، اس کو خاموش دیکھ کر خدیجہ بیگم نے اسے مخاطب کیا،

بیٹا یہ کیا کہہ رہا ہے آپ نے کیوں یوں اچانک ہمارے لیے اٹلی کے وہ بھی دو مہینوں کے ٹکٹ لے لیے وہ بھی پریشان ہو گئی تھی...

ہاں ہاں ، بڑی ماما ٹھیک کہہ رہا ہے جو بھی کہہ رہا ہے ، آپ لوگ جائیں کچھ دن گھومیں ، ہم ادھر ہیں ، منزل نے کہتے ہوئے احمر کو آنکھیں نکالنی نہ بھولی

لیکن بیٹا کل میری بہت امپورٹ میٹنگ ہے میں کیسے چھوڑ کر جا سکتا ہوں، اس برخوردار کو تو کچھ پتا ہی نہیں

نہیں ہے، اور صبح کیسے، کچھ تیاری نہیں کی ہوئی، بیٹا ایسا کرو کہ کچھ دن آگے رکھ لو، وہ اب بھی مطمئن نہیں تھے،

نہیں بابا میٹنگ ہم دیکھ لیں گے، میں اور مایا، پوچھ لیں اس سے، احمر نے اس دفعہ مایا کو گھسیٹا، اب ماہا اپنی باری کا انتظار کر رہی تھی کہ کب اس کی باری آتی ہے، ہاں بابا میں اور احمر دیکھ لیں گے آپ آفس کی ٹینشن نہ لیں، آپ کی غیر موجودگی میں، میں اور احمر بہت خیال رکھیں گے، مایا نے پہلے احمر کو گوری سے نوازا پھر ثاقب صاحب کو دیکھ کر، آرام سے کہا،

لیکن بیٹا ادھر اتنا وقت ہوٹل میں تو نہیں رہ سکتے نہ، ثاقب صاحب اب بھی تیار نہ تھے ارے بابا آپ کو کس نے کہا کہ آپ لوگ ہوٹل میں رہیں گے، ماہا نے بہت اچھا ویلا بک کروایا ہے دو مہینوں کے لئے آپ لوگ آرام سے رہیں گے، ویسے بھی آپ اور ممی نے ایک دوسرے کو ٹائم دینا تو چھوڑ ہی دیا ہے، احمر نے ماہا کو بھی گھسیٹا ساتھ ہی،

ارے ماہا بیٹا کون سا ویلا بک کروایا، ہے کدھر، کچھ تو بتاؤ، خدیجہ بیگم بخشنے کے موڈ میں بالکل نہیں تھی،

وہ۔ وہ ماما....

ارے ماما وہ تو سر پرانز ہے نہ آپ لوگ جائیں تو سہی، جب ماہا سے کوئی بات نہیں بن پائی تو مایا نے سنبھالا تھا منزل کو تو اس وقت سب ہی زہر لگ رہے تھے، وہ نیند سے کبھی ادھر تو کبھی ادھر گر رہا تھا مگر مجال ہو جو کسی کو بیچارے پر ترس آئے، وہ بالکل ٹن ہوا تھا،...

ہاں ماما آپ جائیں اپنی اور بابا کی پیکنگ کریں اور ماہا اور مایا کہہ رہی تھی کہ وہ آپ کی مدد کروا دیں گی، احمر کہاں باز رہنے والا تھا،

ہاں یہ ٹھیک ہے، بیٹا آجاؤ، ویسے بھی اتنا ٹائم نہیں ہے کہ میں اکیلی کروں، بھلا ہو تم دونوں کا تم دونوں کے ہوتے ہوئے مجھے بیٹیاں مل گئی ہیں میں بہت خوش ہوں، ہاں ماما آپ جائیں ہم بسبس ابھی آتے ہیں، مایا نے احمر کو گھورتے ہوئے کہا، چلو آجاؤ پھر، وہ کہہ کر چلی گئی تھی، ثاقب صاحب پہلے ہی آٹھ گئے تھے،

رات کے بارہ بجے کہیں وہ پیکنگ کر کے فارغ ہوئے تھے ، ماہا کو تو ویسے بھی یہ کام کرتے ہوئے موت آتی تھی ، ، وہ دل ہی دل میں ، ہزار گالیاں دے چکی تھی احمر جس کی وجہ سے وہ ادھر پھس گئی ، لیکن مایا نے چپ چاپ ہو کر کروا دی ،
اب وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی ، جب اچانک کسی نے اسے بازو سے پکڑ کر کچینچ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا ، کمرے میں لا کر اسے چھوڑا ، اور کمرہ لاک کر کے اس کی طرف مڑا وہ بیچاری ابھی بھی اپنا بازو پکڑے کھڑی تھی اس نے کھینچا ہی اتنے زور سے تھا ،

کیا ہوا درد ہو رہا ہے ، احمر نے ، اس کا بازو دیکھتے فکر مندی سے گویا ہوا ،
یہ کیا بد تمیزی ہے احمر ایسے کون کرتا ہے آرام سے نہیں لا سکتے تھے . اپنا بازو اسکی سخت گرفت سے نکالتی وہ ناگواری سے بولی . . مایا کو سچ میں اچھا نہیں لگا تھا .
لیکن جواب میں وہ بالکل خاموش تھا ، اس کے چہرے پر نظریں جمائے وہ نہ جانے کیا ڈھونڈ رہا تھا ،

کیا دیکھ رہے ہو ، مایا نے اس کے سامنے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا . .

دیکھ نہیں کچھ سوچ رہا ہوں ، اس کے پھولے گلابی گال پر ہاتھ رکھتے وہ پر سوچ لہجے میں بولا تھا .. ، وہ دونوں کافی قریب تھے ایک دوسرے کے .. کہ ایک دوسرے کی سانسوں کی تپش وہ اپنے چہرے پر محسوس کر سکتے تھے ..

کیا سوچ رہے ہو .. دو قدم پیچھے کو لیتی وہ عام سے لہجے میں بولی تھی ..
ہمممممم وہ بھی بتاؤں گا ، لیکن پہلے تم مجھے ایک بات بتاؤ ، اب کہ وہ اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا ..

مایا تو اسے ایسے دیکھ کر بہوش ہونے کو تھی ، اس نے دور ہونے کی کوشش کی مگر بے سود ... وہ اور قریب آگیا تھا اسکے ..

ماہی تمہیں کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا .. تم .. ماہا سے کہو .. وہ میرے ساتھ چلی جائے گی احمر نے بغور اسکو دیکھتے بے چین لہجے میں کہا ..

احمر پیچھے تو ہٹو پہلے ، پھر بات کرتے ہیں ... مایا نے تنگ آکر قدرے سخی سے کہا
ہمممممم وہ ہنکار بھرتا دور ہوا تھا .. اور پھر اسکا ہاتھ پکڑ کے آکر صوفے پر بیٹھایا .. اور خود بھی اسکے ساتھ بیٹھا تھا ..

اب بولو کیا مسئلہ ہے۔ کیا اول فول بولے جا رہے ہیں... مایا پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوتے تیوری چڑھاتے ہوئے بولی تھی...

تم۔ تم دور نہیں رہ سکتی ساسب سے.. م میرا مطلب منزل ماہا، اور پھر میں بھی تو ہوں نا... تم..... جواب جانتے ہوئے بھی وہ ایک امید سے بولا مگر مایا کو دیکھتے بات ادھوری ہی رہ گئی تھی..

تمارا دماغ چل گیا ہے.... ہٹو.. جانے دو مجھے.. قدرے ترخ کر بولتی وہ اٹھی س صوفے سے.....

احمر نے اسکے آگے بڑھنے سے پہلے ہی اسکی کلائی پکڑ کر روکا.. اور پھر جھٹکا دے کر دوبارہ ادھر ہی صوفے پر بیٹھایا تھا.....

تم نا.. مجھے بیمار لگ رہے ہو.. اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتی وہ اب کے سچ میں فکر مند ہوئی تھی.....

ماتھے پر رکھے اسکے ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ میں پکڑا تھا.....

تمہیں کسی اور کے ساتھ کیسے دیکھوں گا.. اسکے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولا... لہجے میں عجیب سی بے چینی تھی.. جیسے مایا سمجھ نہیں پار رہی تھی.

ادھر بھی تو فارس ہو گا.. دیکھنا تو تب بھی پڑے گا.. آرام سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالتی وہ اب قدرے آرام سے بولی..

تمہیں دیکھتے ہوئے میں بھی احتیاط کرتا ہوں..... تو وہ -- شخص تو ہے ہی کمینہ... مگر چلو.... تمہارے لیے یہ بھی کر لیں گے... مگر یاد رکھنا.. وہ بولتے ہوئی پل بھر کو رکا..

وہ مجرم کیا بیٹا ہے..... جیسا بھی ہو.... تم کافی احتیاط کرنا.. اسکا لہجہ اب تھوڑا عجیب آ ہوا تھا.. کھو دینے کا خوف شدت پکڑ رہا تھا جیسے....

ہمم.. وہ نا سمجھی سے ہی سہی.. مگر سر ہاں میں ہلا گئی تھی..

..■■■■

صبح 4 بجے منزل اور احمر انہیں ایئرپورٹ پر چھوڑے جا رہے تھے، مایا اور ماہا کو نہیں جگایا تھا، وہ گاڑی میں ہی تھے، جب احمر نے ثاقب صاحب کو مخاطب کیا

بابا اب جا ہی رہے ہیں تو وہاں جا کر گھر کے لیے پریشان نہ ہونا ہم ادھر دیکھ لیں گے اور روز روز علی صاحب، (سیکرٹری) کو فون نہ کرتے نہ رہنا مجھ پر تو آپ کو یقین نہیں ہے، آپ کو کچھ پوچھنا ہو تو منزل کو کال کر دینا، احمر سارے رستے صاف کرنا چاہتا تھا،

بیٹا یہ ہے ہی نالائق تم تو سمجھ دار ہو بیٹا اپنا اور سب کا خیال رکھنا میں ، احمر ، مایا اور ماہا یہاں اپنی امانت چھوڑ کر جا رہی ہوں ، اسی طرح مجھے لوٹانا ، اور اپنا بھی بہت خیال رکھنا ، آفس وغیرہ بھی دکھنا تمہیں پتا تو ہے تمہارے پایا کتنے فکر مند ہیں ، اس سے پہلے ثاقب صاحب کچھ بولتے خدیجہ نیم نے بولنا شروع کر دیا ، آپ فکر نہ کریں ، میں خیال رگوں گا تھوڑی دیر بعد وہ انہیں چھوڑ کر آگے تھے ایک نئے ارادے سے ،



اس وقت مایا منزل اور احمر آفس میں تھے ، منزل اور احمر نے میٹنگ اینڈ کی تھی جو کامیاب ہو گئی تھی ، اب دو مہینے تک از میر کی کمپنی نے ان کے ساتھ کام کرنا تھا ، چلو اب تک تو سب ٹھیک ہو گیا ہے ، آگے کافی احتیاط سے کام لینا ہوگا ، منزل نے احمر اور مایا کو دیکھ کر کہا...

ہمم چلو تم دونوں ہیٹھو میں آتی ہوں از میر ملک سے پہلی ملاقات کر کے ، مایا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا ، اور باہر نکل گئی ، احمر کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا...

ازمیر اس وقت اپنے آفس میں تھا جو اسے یہاں ملا تھا، ہیلو ازمیر ملک، کیسے مزاج ہیں آپکے،

ازمیر آفس میں گلاس وال کے پاس کھڑا کسی گہری سوچ میں تھا جب اسے اپنے قریب سے کسی لڑکی کی آواز سنائی دی، وہ پیچھے مڑا تو ایک خوبصورت لڑکی کھڑی تھی، وہ اسے دیکھ کر کچھ دیر کے لئے سب بھول گیا، گرین آنکھیں، خوبصورت نقش، لالے لمبے بال، بلیک جینز شرٹ میں ملبوس، بلیک ہی سنیکر شوز پہنے وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی، ازمیر کی اس سے نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی جب اچانک اس نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے لہرایا،

ہیلو مسٹر کدھر گم ہو گئے،

وہ... وہ نہیں تو کہیں بھی نہیں، آپ کا تعارف؟؟

شاید زندگی میں پہلی بار اس کی زبان لڑکھرائی،

اووو،، مائے سلف ہیر سلطان یہاں کے اوئر ثاقب سلطان ہی اکلوتی بیٹی،

ہیر نے بالوں کو ایک ادا سے پیچھے کرتے ہوئے کہا،،

ہیر ، وہ زیر لب بڑبڑایا،
آپ کھڑے کیوں ہیں بیٹھے نا، مجھے کام ہے کچھ تو مجھے نکلنا ہے ورنہ آپ کو کمپنی دیتی
ہیر نے سیٹ اس کے لئے آگے کرتے ہوئے کہا
ہم از میر نے فقط اتنا ہی کہا
وہ باہر کی طرف بڑھ گئی ابھی دروازے تک گئی تھی جب اچانک رکی ، اس کے اسے رکنے
سے از میر کی دل کی دھڑکن بڑھی،
تم یہ سوچ رہے ہو گے کہ میں بائے کہے بغیر ہی چل دی ، تو مسٹر از میر ملک اب تو
مسلل ملاقات ہوگی ، اور جس دن آخری ملاقات ہوئی اس دن بہت خوبصورت انداز میں
کروں گی ، ااااا ، میرا مطلب کے لاسٹ ڈے بہت اچھے سے سیلیبریٹ کریں گے ،
وہ از میر کے کافی قریب کھڑی تھی ، از میر نے اس کی آنکھوں کو کچھ ڈھونڈنا چاہا اس کا
لہجہ اسے کافی عجیب لگا
اوکے تو میں گئی ، مایا اسے بولتی باہر نکل گئی،
پچھے از میر اسے دیکھتا رہا اسے یہ لڑکی کافی مختلف لگی ،
ہیر سلطان ، ناٹ بیڈ ، وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا،...

کدھر ررر، کدھر جا رہی ہو ابھی، احمر نے اسے امیر کے آفس سے سیدھا باہر پارکنگ ایریا کی طرف جاتا دیکھ کر پوچھا،
میں گھر جا رہی ہوں، تم لوگ بعد میں آجنا، مایا کا موڈ کافی خراب ہو گیا تھا از میر کو دیکھ کر اسی لئے وہ گھر جانا چاہ رہی تھی،
کیا مطلب کہ گھر جا رہی ہو ابھی تو 10 بج رہے ہیں اور تو گھر میں میں کائی نہیں ہوگا، ماہا بھی گئی ہوئی ہوگی، احمر نے بغور اس کو دیکھتے ہوئے کہا،
یار پلیزز احمر میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے میں کچھ ریسٹ کرنا چاہتی ہوں اور پلیزز تم جاؤ میں اکیلا رہنا چاہتی ہوں، مایا باہر کی طرف بڑھتی ہوئی بولی،
ہممم اوکے جاو، مگر پلیزز ڈرائیونگ آرام سے کرنا یا، یا تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ، مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہی،
کیا مطلب کہہ نہیں ہوں میں ٹھیک، زندہ ہوں میں نہیں ملتی جلدی، اور اگر تمہیں لگ رہا ہے کہ میں اس کو دیکھ کر پریشان یا پاگل ہو رہی ہوں تو تم یہاں غلط ہو، اور میری

زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ، میں خود ہوں خود کے لیے ، دوبارہ یوں جھے روک کر کچھ نہیں بولنا، جا رہی ہوں ، بائے

مایا پہلے ہی از میر کو کو دیکھ کر غصے سے پاگل ہو رہی تھی اور اب احمر کا یوں آکر روکنا اسے کافی غصہ دلا گیا ، اسے پتا ہی نہیں چلا وہ کیا بولتی رہی، وہ بول کر رکی نہیں تھی،

چل یار چھوڑنا ، جانتا تو ہے کہ کتنی نفرت کرتی ہے وہ از میر سے اسے سامنے دیکھ کر غصہ ہو گئی تو دل پر نہ لے ، منزل نے سن لیا تھا مایا کو احمر سے بات کرتے ہوئے تب ہی احمر کو دلاسا دینا چاہا ، اسے بھی کہیں نہ کہیں شک تھا کہ وہ مایا کو پسند کرتا ہے ، نہیں یار مجھے کیوں بڑا لگے گا، پہلی دفعہ تو اس نے ایسے بات نہیں کی ، چل اب میں ہوں ادھر تو جانا چاہتا ہے تو جا اپنے آفس ، احمر نے پہلے ڈھٹوں کی طرح پھر کچھ یاد آتے ہوئے کہا، ،

ہاں یار تو دیکھ اب ادھر جو کام ہم نے کرنا تھا وہ ہو گیا ہے ، اور دیکھنا کچھ غلط نہ ہو جائے کافی چالاک بندہ ہے ، ہمیں کافی ہوشیاری سے چلنا ہو گا ، صرف دو مہینے ہیں ہمارے پاس،

تو اب جا دیکھ دیکھ کوئی بات ہو تو مجھے کال کرینا، مایا پہلے ہی کافی غصے میں ہے، اور ماہا پتا نہیں کہ ہر تک پہنچی ہوگی، منزل نے اسے دیکھ کر کیا،
ہاں میں تو اسے بھول ہی گیا تو کال کر کے پوچھ گئی ہے کہ نہیں، احمر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا،

تیرے اس دماغ میں کچھ پڑتا ہے کہ نہیں، بتایا بھی تھا کہ اسے کال نہیں کرنی، اب دوبارہ نہ بھول جائی، اور اب بیٹھ جا کر اندر مجھے کام ہے کچھ اپنے آفس میں، منزل نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا،

ہاں ٹھیک تو جا، احمر نے کہا تو وہ بھی باہر نکل گیا، احمر دوبارہ آفس میں آگیا اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا کہ مایا از میر کے پاس گئی تھی، مگر وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا، وہ جانتا تھا کہ جب تک وہ تینوں اپنے ماں باپ کی موت کا بدلہ نہ لیں لیں وہ سکون سے نہیں رہ سکیں گے، اس لیے وہ خاموش تھا،
اس نے تکلیف سے آنکھیں بند کر لیں،



ہیلو ، کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ فارس صدیق کا آفس کہاں ہے ، وہ اس وقت فارس کی کمپنی میں کھڑی تھی،

سیس میم بٹ آپ کس سلسلے میں ان سے ملنا چاہتی ہیں، کاونٹر پر کھڑی لڑکی نے کافی عزت سے اس سے انگلش میں پوچھا،

میں نے نیوز پیپر پر ایڈ دیکھا تھا کہ آپ کو پرسنل سیکرٹری کی ضرورت ہے تو اسی لیے آئی ہوں، ماہانے بھی اسے اسی کے انداز میں نرمی سے جواب دیا،

اوکے میم تھرڈ فلور پر فرسٹ روم ان کا ہے اور سیکرٹری کی بھی انہی کو ضرورت ہے ، آپ جائیں ان سے مل لیں، اس لڑکی نے کافی عزت سے جواب دیا،

ہم اوکے شکریہ بہت ، ماہانے سمانل پاس کرتے ہوئے کہا، جس سے اس کے دونوں گال پر پڑتے ڈمپل گہرے ہوئے ، کسی کو اپنا دل اس کے ڈمپل میں ڈوبتا محسوس ہوا، وہ اس سب سے انجان لفٹ کی طرف بڑھ گئی، اوپر کھڑا نفوس بھی واپس اپنے آفس میں آگیا، فارس آفس میں آکر اپنی چیئر پر بیٹھ گیا، وہ ابھی باہر نکلا تھا، کسی کی کال آرہی تھی جب اچانک اس کی نظر نیچے کاونٹر کے پاس کھڑی لڑکی پر پڑی ، وہ لڑکی اسے پہلی نظر میں ہی

بہت خوبصورت لگی پھر اچانک وہ مسکرائی اس کے ڈمپل دیکھ کر ، فارس کے دل میں اچانک آنے چھونے کی خواہش ابرھی ، وہ ان کی آواز تو نہیں سن سک رہا تھا، جب اسے لفٹ کی طرف جاتا دیکھا تو آفس میں آگیا اسے پتا تھا کہ وہ ادھر ہی آئے گی کیونکہ ادھر اوپر اور کوئی آفس نہیں تھا ، وہ ابھی انہی سوچوں میں گم تھا جب دروازہ ناک ہوا ، فارس کی ایک بیٹ مس ہوئی ،

یس کم ان ، وہ خود کو لیپ ٹاپ میں مصروف ظاہر کرتے کہا ، وہ چلتی چلتی اس اور اپنے درمیان فاصلے ختم کر دی تھی ، اس کہ ہیل کی آواز خاموشی میں گونج رہی تھی ، فارس کی نظر اچانک اٹھی ،

بلیو جینز پر سٹائلش سی لائٹ بلیو کلر کی شرٹ پہنے جس کے بارہ تو بالکل ہی نہیں تھے ، اس کی گردن اور سفید بازو پورے نمایاں ہو رہے تھے ، سلور کلر کی ہائی ہیل پہنے ، لمبے کالے بالوں کو کھلا چھوڑا جس کی وجہ سے اس کی نگہ کمر چھپ گئی تھی ، ایک ہاتھ میں فائل دوسرے میں ، لیٹیسٹ آئی فون اور اپنے گگلز پکڑے اسی کی طرف بڑھ رہی تھی ، فارس ٹکٹکی باندھے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے کسی چیز کا بھی ہوش نہیں رہا تھا ،

ہیلووو سر آر یو اوکے ماہا نے اس کے آگے ہاتھ لہراتے ہوئے کہا، ایمپریس تو وہ بھی ہوئی تھی اس سے، گرے ٹوپس، ساتھ بلیک شرٹ پینے، بھورے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے، وہ پیکیجر سے زیادہ خوب رو تھا، اپنی سوچ پر دو حرف بیجی وہ فارس کی طرف متوجہ ہوئی جو اسے ہی تار رہا تھا، یس آئے ایم اوکے، پللیز سٹ، اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے ماہا کو بیٹھنے کا کہا جو کب کی کڑی تھی،

سر میں ہیر سلطان، یہ سر میرے ڈاکومنٹ، میں نے ایڈ دیکھا تھا کہ آپ لوگوں کو سیکرٹری کی ضرورت تھی تو تب میں آئی، ماہا نے اس کے سامنے اپنی جعلی فائل کرتے ہوئے کہا،

آپ کیوں کرنا چاہتی ہیں جاب، میرا مطلب کہ ضرورت ہے یا شوق، فارس فائل چیک رہتے ہوئے بولا وہ اسے دیکھنے سے ڈر رہا تھا، وہ سب بھول جاتا تھا اسے دیکھ کر، نہیں سر مجھے سق ہے اس لئے، ماہا نے بغور اسے دیکھ کر کہا، پھر کچھ باتوں کے بعد وہ وہاں سے آگئی تھی اسے کل سے ہی جائوان کرنا تھا،

ہیر سلطان، کیا لڑکی ہے ، مطلب اتنی خوبصورت ، اس کے جاتے ہی فارس اسے سوچنے لگ گیا ، اتنی دوری پہ بھی ___قربت کا یہ عالم تو بہ پاس ہی دل کے کوئی بول رہا ہو جیسے



یار دیا آگے کا کیا سوچا ہے مطلب پیپرز کے بعد ، جیسکا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا ، کیا سوچنا ہے ، بتایا تو ہے کہ جاب کا شوق ہے وہی کروں گی ، دیا نے فاک پلیٹ میں رکھتے ہوئے کہا ،

وہ اس وقت ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے ، آج ان کا دوسرا پیپر تھا ، پیپر کے بعد ہانیہ اور جیسکا کی کافی اصرار پر وہ آہنگی تھی ، وہ بیٹی لہجہ کر رہی تھی ، پتا نہیں یار دیا تمہیں اور یا ہانیہ کو کیا شوق جاب کا سب تو ہے تم لوگوں کے پاس ، اب فری رہو میری طرف میں نے سوچا تھا کہ پیپرز کے بعد ترکی جائیں گے گھومیں گے انجوائے کریں گے لیکن نہیں جی تم دونوں کو جاب کا جنون ہے ، جیسکا نے منہ بناتے ہوئے کہا ،

اس کے کافی دفعہ ان دونوں کو کہا کہ پیپرز کے گھومنے جائیں گے لیکن ان دونوں کا کہنا تھا کہ وہ جاب کریں گی م تب سے جیسکا انہیں بات بات پر سنائے جاتی تھی، یار چلیں گے نا تمہارے ساتھ بھی ابھی تو موڈ ٹھیک کروں، ہانیہ نے بات سنبھالتے ہوئے کہا

یار چلو اب مجھے لگ رہا ہے کہ کوئی کب سے دیکھ رہا ہے مجھے، اب اٹھو، دیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن سب ہی خود میں مگن تھے مجال ہو جو کوئی اسے دیکھ رہا ہو، کیا ہوا دیا تم ٹھیک ہو، کون دیکھ رہا یہاں تو سبھی اپنے کام سے کام کر رہے ہیں تمہیں کون دیکھ رہا ہے، ہانیہ نے پریشان ہوتے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا، یہی تو مسئلہ ہے یار کافی دنوں سے لگ رہا ہے کہ کوئی ٹرپ کر رہا ہے، اور اس دن کلب میں پھر اس نے ساری بات بتا دی ان دونوں کو، پہلے تو اس نے سوچا تھا کہ وہ ان دونوں کو پریشان نہیں کرے گی لیکن اب وہ کافی پریشان ہو گئی تھی، تب ہی اس نے ساری بات بتا دی ان دونوں کو،

تم فکر نہ کرو اب پتا لگانے کی کوشش کریں گے، نہیں تو تم اپنے بھائی کو بتا دینا، جیسکا نے اسے مطمئن کرنا چاہا،

ہمم ٹھیک کہہ رہی ہے جیری، تم فارس بھائی کو بتا دینا اگر دوبارہ ایسا کچھ ہوا تو، ہانیہ نے بھی جیسکا کی بات میں ہاں میں ہاں ملائی،

ہمم چلو بل پے کرو اور چلو گھر ڈراپ کروں تم دونوں کو، دیا نے اٹھتے ہوئے کہا، وہ دونوں بھی دیا کے ساتھ اسی کی گاڑی میں آتی جاتی تھی کیونکہ یہ دیا میڈم کا حکم تھا سو انہیں ماننا پڑا، وہ بل پے کر کے بکل گئی،

پچھے منزل نے چہرے سے ماسک ہٹایا اور کرسی کے بیک سے ٹیک لگالی،

اس نے دیا کے پچھے اپنے بندے لگائے ہوئے تھے، جن سے اسے پتا چلا کہ دیا ریسٹورنٹ میں ہے، تو وہ احمر کو آفس میں ہی چھوڑ کر ادھر آگیا،

شب کو شب نہیں، دن کو رات کہتے ہیں

ہم فقط اپنی مرضی کی بات کہتے ہیں

چھوڑو پیار کی باتیں، عشق کے قصے

ایسی باتوں کو ہم خرافات کہتے ہیں

وہ جو ہم نے کھایا وہ تو دھوکہ تھا

مگر جو آپ کو ملا اسے شہ مات کہتے ہیں

ہم نہیں رکھتے کسی سے وفا کی امید
ہم جہاں رہتے ہیں اسے اوقات کہتے ہیں
وہ جو وفا کہ بدلے جفا دیتا ہے
سادا لفظوں میں اسے بدزات کہتے ہیں

کیا ہوا ماہا تم ٹھیک ہو،
اور گئی تھی آج، منزل ئے ماہا کو پول کے پانی میں پاؤں ڈالے بیٹھی ہوئی نجانے کیا سوچ
رہی تھی جب منزل اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا،
ہممم گئی تھی، مل گئی ہے جاب بھی فارس کی سیکرٹری کی کل سے جانا ہے، ماہا نے اس کو
دیکھتے ہوئے کہا،
ہممم چلو یہ تو ٹھیک ہو گیا، بس تم اپنا خیال رکھنا اور یاد رکھنا کہ کیوں گئی ہو ادھر، منزل
سامنے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا،
ہممم میں تو یاد رکھوں گی، خیر تم بتاؤ کدھر تھے دن کو،، مطلب احمر بتا رہا تھا کہ تم اسے
چھوڑ کر پہلے ہی آگئے تھے، ماہا بغور اس کو تکتی پوچھ رہی تھی،

میں ... ہاں میں آفس چلا گیا تھا کام تھا ادھر کچھ، منزل نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے کہا،

ابجھااا، ! ماہا اب بھی اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے تھی، اسے پتا چلا تھا کہ منزل پر اس لڑکی کے پیچھے گیا ہے، وہ تب سے پریشان تھی منزل کے لیے، اور اب منزل کا جھوٹ بولنا،

وہ خاموشی سے ادھر سے آٹھ گئی، منزل ادھر ہی بیٹھا رہا میرا عشق ہو..... تیری ذات ہو.....

پھر حسن عشق کی بات ہو.....

کبھی میں ملوں.....

کبھی تو ملے....

کبھی ہم ملیں ملاقات ہو.....

کبھی تو چپ ہو.....

کبھی میں ہوں چپ.....

کبھی ہم دونوں چپ چپ ہوں....

کبھی گفتگو.....
کبھی تذکرے.....
کوئی ذکر ہو.....
کوئی بات ہو.....
کبھی ہجر ہو تو وہ دن ہو.....
کبھی وصل ہو تو وہ رات ہو.....
کبھی میں تیرا.. کبھی تو میری....
کوئی اک دو بے کے ہم ہوں....
کبھی ساتھ میں....
کبھی ساتھ تو.....
کبھی آپ دے کے ساتھ ہوں.....
کبھی صعوبتیں....
کبھی رنجشیں....
کبھی دوریاں.....

کبھی قربتیں.....
کبھی جیت ہو.....
کبھی ہار ہو.....
کبھی پھول ہو.....
کبھی دھول ہو.....
کبھی یاد ہو.....
کبھی بھول ہو.....
نہ نشیب ہوں.....
نہ اداس ہوں.....
صرف تیرا عشق ہو....
صرف میری ذات ہو.....

ماہا سٹڈی میں اپنی مخصوص رالینگ چیئر پر بیٹھی ہوئی تھی، اپنے دونوں بازو رالینگ ٹیبل پر رکھے، ایک ہاتھ میں پن گمھا رہی تھی، ٹی پنک کلر کی کھلی سی شرٹ اور وائٹ ٹرائوز

پہنے ، بالوں کو بے دردی سے جوڑے میں پھسائے وہ اس رف حالت میں بھی کافی پرکشش لگ رہی تھی،

عجیب بندہ ہے مجھے تو اڈر لگتا ہے اس سے تو اچھا وہ از میر ہی تھا میں اسے ڈیل کر لیتی مگر رر اب تو کچھ نہیں ہو سکتا، منزل یا ماہا کو بتایا تو وہ مرد کریں گے میری لیکن خیر ر اب کچھ نہیں ہو سکتا اب ادھر ہی جانا پڑے گا ... کتنا چھچھوڑا ہے... دیکھتا کیسے ہے.. جیسے خیر اب دل بڑا کرنا پڑے گا ... دیکھا کیسے سیدھا کروں گی اسے میں،

پن اب بھی وہ ہاتھ میں گمھا رہی تھی،

ماہا اس کی فوٹو دیکھتے ہی اس سے کافی امپرس ہوئی تھی، اسے فارس فارس صدیق خان کافی اچھا لگا تھا، لیکن یہ بات اب تک ماہا نے مانی نہیں تھی، منزل اور مایا کو بھی اسی نے کہا تھا کہ وہ فارس کو ڈیل کر لے گی، جبکہ منزل اسے از میر کو ڈیل کرنے کا کہہ رہا تھا، اور اب اسے فارس سے ڈر لگنے لگا تھا، وہ اس کے حواسوں پر سوار ہو رہا تھا .
اپنی ساری سوچوں کو جٹکتی وہ صبح کے لیے کپڑے نکالنے چلی گئی تھی کمرے میں،

حالات نے ہمیں ایسا سبق سکھایا
کہ شاگرد بننے کی عمر میں استاد بن گئے



ہاں مایا رات میں ڈیڈ سے بات ہوئی تھی میری میں نے انہیں بتا دیا کہ ڈیل فائنل ہو گئی
ہے ،

وہ سب بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب احمر نے کہا
ہمممم ٹھیک ہے ، اور علی صاحب سے کیا کہا ، ماہانے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا ،
ارے کہنا کیا ہے میں نے انہیں اور ان کی وائف کو آفس آفس کی طرف سے ، دبئی
بھیج دیا اور کہا کہ جائیں وائف کے ساتھ ٹائم گزاریں ، ڈیڈ نے کہا تھا کہ آپ کو چھٹیوں
پر بھیج دوں ، پہلے تو نہیں مانے کہنے لگے کہ تم لوگ بچے ہو کام نہیں دیکھ سکتے ، سر کے
آنے تک نہیں جاسکتا ، میں نے بھی کہا کہ بھی ہم ہیں جائیں آپ ، اور ڈیڈ کا نام نیو نمبر
بھی نہیں دیا ، دوسرا نمبر لگے گا نہیں ، تو بس خاموش ہو گئے اور اب تو چلے بھی گئے
ہوئیں ،

احمر نے بریڈ پر بڑ لگاتے ہوئے مزے سے اپنی کارستانی سنائی ،

ہممم چلو ایک مہینہ وہ نہیں ہونگیں ، تب تک از میر کا کھیل ختم کرنا ہوگا ، پھر وہ فارس اور اور .. وہ دیا صدیق بھی ہے ، ٹوٹل دو مہینے ہیں پھر ڈیڈ بھی آجائیں گے منزل پہلے تو روانی سے بول رہا تھا مگر دیا کا سوچتے ہی اسے بریک لگی ، ایک ہیولہ سا نظروں کے سامنے سے گزرا ، یہ تو وہی جانتا تھا کہ کتنی مشکل سے اس نے دیا کا نام لیا تھا ، مگر وہ خود کو ان سب کے سامنے کمزور نہیں ظاہر کرنا چاہتا تھا ، اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ دیا کو صدیق خان کی بیٹی کی ہی طرح ٹریٹ کرے گا ، ہممم سہی کہہ رہے ہو فارس اور دیا اب بھی ہیں ہمارے ٹارگٹ میں ، مایا نے دیا پر خاصا زور دیا ، دیا کے نام پر منزل کے چہرے پر ایک کرب گزرا تھا جو وہاں سب سے ہی دیکھا تھا ،

چلو احمر لیٹ ہو رہے ہیں پہلے ہی تمہیں بہت لگی ہے تو آفس میں جا کر کھا لینا ، اب مایا نے احمر کو مخاطب کیا جو اب چکن سینڈویچ کے ساتھ انصاف کر رہا تھا ، مایا کی آواز پر مسکین سی شکل بنا کر سینڈویچ ہاتھ میں لینے ہی اٹھ گیا ، یہ تقریباً روز ہی ہوتا تھا صبح کے ناشتے پر ہمیشہ لیٹ ہوتا تھا وجہ سے اس کی پیاری نیند تھی ، اسے لیے ہاتھ میں راستے میں ہی ناشتہ کرتا تھا ، تین ہی چیزیں اسے جان سے پیاری تھی کھانا) ماہا کی طرح ہو بھی

بہت فوڈی تھی) ، سونا اور مایا ، کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا ،
ان دونوں کے بعد ماہا بھی اٹھ گئی ، ساتھ ہی منزل بھی ، ماہا اپنی گاڑی میں بیٹھ کر آفس
کے لیے نکل گئی ، منزل بھی اپنی گاڑی اپنے آفس کی طرف موڑ چکا تھا ، اب سے مایا نے
احمر کے ساتھ سلطان کمپنی میں ہی کام کرنا تھا ، اور ماہا نے فارس کی کمپنی جوائن کر لی ، تو
منزل اکیلا ہی جاتا تھا ،

کسے کل کے بہانے پر بہلا رہے ہو
ہمیں آج دکھ ہے کہ تم جا رہے ہو
نظر آنے والے تو تم تھے ہی نہیں
پھر کیوں ہمیں ہر جگہ نظر آرے ہو
نشہ کوئی پوچھے مجھ سے گفتگو کا
سمجھتا نہیں ہوں کہ کیا کہہ رہے ہو
بڑی دیر پہچھتاو گے اب تو شاید
بڑی دیر کے بعد پہچھتا رہے ہو

کریدہ نہ پھر زخم پوچھو نہ کچھ بھی
کچھ دن تو تم بھی مسیحا رہے ہو
نہ ہوگی نہ شکوے کا موقع ملے گا
ملاقات کا تم وعدہ فرما رہے ہو
یہی تو ہے راحیل منزل کا جنون
پتہ گھو رہے ہو خیر پا رہے ہو



فارس کب سے بیٹھا ماہا کا انتظار کر رہا تھا، آج ایک میٹنگ تھی جو اس نے ماہا کے ساتھ
ہی دیکھنی تھی لیکن وہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اسے ایک ہفتہ ہو گیا تھا ادھر،،
تب ہی فارس کی نظر انٹرس کی طرف گئی، فارس کے آفس کی دیواریں گلاس وال تھی
جن سے آفس کے اندر سے تو باہر کا منظر صاف دیکھائی دیتا تھا مگر باہر والا اندر نہیں
دیکھ سکتا تھا،

وہ سامنے سے ہی آرہی تھی آرہی تھی ، وائٹ سوٹ پنٹ پہنے بالوں کی درمیان سے مانگ نکالے کانوں کے پیچھے کر کے سارے کھلے چھوڑے، آنکھوں پر برانڈڈ گاگلز لگائے، پاؤں میں بلیک ہیل والے شوز پہنے، ایک ہاتھ میں ، موبائل پکڑے آفس ہی کی طرف آرہی تھی ، اس کا آفس فارس کے آفس کے اندر ہی تھا، لاڈ بورڈ لگا کر الگ کیا ہوا تھا، کدھر رہ گئی تھی آپ ہیر آپ کو پتا ہے میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہا تھا، وہ جیسے ہی اندر آئی فارس شروع ہو گیا، وہ ناک کر کے بالکل نہیں آتی تھی اس کا کہنا تھا کہ اس کا آفس بھی یہی ہے تو اسے ناک کرنے کی ضرورت نہیں ہے ، پہلے پہل تو فارس نے کہا لیکن اس کے آگے اسے بھی ہار ماننا پڑی ، چلیں سر.. ماہانے اس کی ساری باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا، ہمممم چلیں ، فارس نے خود دانت پیس کر کہا بلا اسے کہاں پسند تھا کہ کوئی اسے انگور کرے..... خیر... یہ نیک کام بھی ماہا کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا تھا، وہ دونوں ادھر سے سیدھا میٹنگ روم میں گئے، مارنگ سر، انہیں دیکھتے ہی سب نے آٹھ کر کہا.....

ہمممممممم، کام کی بات پر آئیں، سر کو خم کرتے سلام کا جواب دیتے اس نے کام کی بات کی،،

تھوڑی دیر بعد انہیں یہ کنٹریکٹ مل گیا تھا، سب کچھ ماہانے ہی فائنل کیا تھا فارس کو سب کچھ بھلائے اسے دیکھنے میں مگن تھا، ماہا کو اسے خود کو یوں دیکھتے پا کر کنفیوز ہو رہی تھی پھر بھی ساری باتوں کے بعد ڈیل فائنل کر دی تھی یہ کافی بڑے بزنس ٹائٹلون کی بیٹی کی بیر تھڑے پارٹی کی جو کل شام میں تھی اور ان کے پاس بہت کم ٹائم تھا، مس ہیر آپ میرے آفس میں آئیں، سب سے مل کر آخر میں ہیر کو اپنے روم میں بلاتا وہ شاہانہ چال چلتا اپنے آفس میں چلا گیا، ہیر سب سے ملتی باہر آگئی تھی یہ بندہ میری جان پہلے ہی لے لے گا، ہیر سوچتی ہوئی اس کے آفس میں داخل ہوئی جی سر آپ کو کوئی کام تھا، ہیر اندر گئی تو وہ سامنے ہی کھڑا تھا، اجازت لے کر تو ہیر کو اندر آنا پسند تھا ہی کدھر،

کیوں اگر کام نہ ہو تو میں آپ کو بلا نہیں سکتا؟؟ خیر مجھے یہ کہنا تھا کہ کل کا سارا ایونٹ آپ نے پلین کرنا ہے آپ کی ہیلپ کر دے گی جیکلین، پہلے اس سے سوال کرتا آخر میں اپنے مدعے کی بات کرتا وہ قدم قدم اس کی طرف بڑھ رہا تھا،

ہیر اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھتی قدم پیچھے کی طرف لیتی دیوار کے ساتھ لگ گئی ،
سمجھ آئی آپ کو یا نہیں ، اس کے دونوں طرف بازوؤں کا حصار باندھتا کھڑا ہو گیا ،
پہلی بات سر کہ آپ مجھے کام کے علاوہ بلکل بھی نہیں بلا سکتے ، دوسری بات اتنا بڑا ایونٹ
ہے میں ابھی آئی ہوں مجھے کام کا اتنا نہیں پتا ، ایونٹ خراب بھی ہو سکتا ہے تو آپ کسی
اور کو دے دیں ، میں ساتھ ہیلپ کروا دوں گی ، وہ ایک ہاتھ اس کے سینے پر رکھے اسے
پیچھے کرتے ہوئے کہا جس پر کوئی اثر نہ ہوا

تمہیں کوئی حق نہیں میرے حواسوں پر سوار ہونے کا ، وہ بغور اس کا جائزہ لیتے ہوئے
بولا ،

اپنی بات کا اتنا فضول جواب سن کر وہ غصہ میں آگئی
ہٹیں پیچھے سر آپ فاصلہ رکھ کر بات کیا کریں نہیں تو میں رزائن دے دوں گی ، اپنی
حالت سے پریشان ہوتی وہ اسے دور کرنے لگی

ہاہاہا ، آپ شاید بھول رہیں ہیں کہ آپ نے ایک سال کا کانٹرک سائن کیا اس سے پہلے
اگر آپ نے جواب چھوڑنے کا سوچا تو آپ کو بھاری جرمانہ ادا کرنا پڑے گا وہ اس کے
ہونٹوں کو فوکس میں لیئے ہوئے بولا

ہاہا سر آپ مجھے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ اس کے ڈمپل پر اپنے دہکتے انگاروں جیسے ہونٹ رکھ چکا تھا، اس کے ہونٹ ماہا کے ہونٹوں سے مس ہو رہے تھے، اسے اپنے ہونٹوں پر اس کی دھاڑی کے بال محسوس ہو رہے تھے،

وہ بالکل ساکن ہو گئی تھی اس کی قربت میں وہ سب بھول گئی اس کا دل دھڑکنا بھول گیا وہ ہل بھی نہ سکی وہ اس شخص کے سحر میں مبتلا ہو رہی تھی وہ بھول گئی تھی اپنا مقصد وہ بھول گئی تھی کہ وہ اس کے موم ڈیڈ کے قاتل کا بیٹا تھا ایک قاتل کا بیٹا جسے وہ یہاں برباد کرنے آئی تھی .

س س سر پ پلیرز، اچانک اسے اپنی پوزیشن کا احساس ہوا، وہ بمشکل بول پائی، میرے سامنے ہنسنا مت کریں، آپ کے ڈمپل دیکھ کر میں سب بھول جاتا ہوں، اس نے ہونٹ اس کے گال سے ہٹا تو لیئے تھے مگر چہرہ اب بھی ماہا کے چہرے کے بالکل قریب تھا اتنا کہ بولتے ہوئے اس کے ہونٹ ماہا کے چھوٹے سے ناک سے مس ہو رہے تھے، سررر پلیررز، ماہا نے اس کے کہندے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کیا جو خود ہی فاصلہ بنا گیا،

تو کیا کہہ رہی تھی آپ ، فارس نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، اپنی آتی بے خودی پر تھوڑا شرمندہ تو تھا مگر ظاہر کرنے سے شاید ٹیکس لگتا تھا تب ہی ڈھیٹ بنتا دوبارہ اسے مخاطب کیا ، جو اب ادھر سے گھسنے کا سوچ رہی تھی ،

میں یہ کہہ رہی تھی کہ یہ فائن سے مجھے نہ ڈرائیں ، میں پے کر سکتی ہوں ، دوسری بات ، بات کرتے ہوئے فاصلہ رکھا کریں اور .. یہ میرے سامنے سستے عمران ہاشمی بننے کی کوشش نہ کریں میں نہیں امپرس ہوتی ، دوبارہ اپ اگر میرے قریب آئے تو اچھا نہیں ہوگا ،

پہلی بات مغرور لہجے میں کہتے آخر میں انگلی اٹھا کر اسے گھورنے ہوئے کہا،

یہی یہی ایڈیٹر تمہارا مجھے تمہاری طرف کھنچتا ہے ، اسی انگلی کو پکڑ کر خود کی طرف کھنچا وہ تیار نہیں تھی تب ہی اس سے سینے سے آگلی ، دونوں کی دھڑکنوں میں مقابلہ لگا ہوا تھا جو الگ ہی سپیڈ میں دھڑک رہا تھا ،

سرفعال تو آپ نے مجھے کھنچا ہے اپنی طرف تو پیچھے ہٹیں ، اور مجھے کام ہے تو میں ابھی جا رہی ہوں ، مگر فکر مت کریں میں گھنٹے تک آجائوں گی ، اپنے اور اس کے درمیان

فاصلہ بناتی آخر میں اسے کہتے ہوئے وہ اپنے آفس میں گاڑی کی کی لیتے اس پر نگاہ غلط ڈالے بغیر نکل گئی ،

ناٹ بیڈ .. اتنی ہمت تو میرے باپ میں بھی نہیں ہے جو مجھ سے ایسے بات کرے ، خیر ججتا ہے میری ہیر پر ،

باپ کو سوچتے ہی اس کا حلق تک کڑوا ہوا تھا ،

اس کی نگاہوں نے ہیر کا او جھل ہونے تک پیچھا کیا تھا ، پھر وہ بھی باہر نکل گیا کیونکہ اسے بھی دیا کو لینے جانا تھا ،

کبھی یہ دعویٰ کہ وہ میرا ہے فقط میرا ہے

کبھی یہ ڈر کر وہ مجھ سے جدا تو نہیں

کبھی یہ دعا کے مل جائیں

اسے سارے جہاں کی خوشیاں

کبھی یہ خوف کہ جوش وہ میرے بنا تو نہیں

کبھی یہ تمنا کہ بس جائوں اس کی نگاہوں میں

کبھی یہ ڈر کہ اس کی آنکھوں کو کسی نے دیکھا تو نہیں

کبھی یہ خواہش کہا منتظر ہو زمانہ اس کا

کبھی یہ وہم وہ کسی سے ملا تو نہیں

کبھی یہ آرزو جو مانگے مل جائے اسے

کبھی یہ وسوسے اس نے میرے سوا کچھ مانگا تو نہیں

وہ اپنے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی بلیک بزنس سوٹ پہنے ، بلیک ہی ہائی ہیل ، بالوں کو کھلا

چھوڑے ، گالز کو آنکھوں سے ہٹا کر سر پر ٹکائے ، آنکھوں کا کلر اس نے گرین کر دیا

تھا ، اپنی مخصوص رولنگ چیئر پر کانگ پر ٹانگ رکھے ، دو انگلیوں میں پن گماتی وہ کوئی

فائل ریڈ کر رہی تھی ، جب دروازہ ناک ہوا . .

یس کم ان ، فائل بند کر کے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا ، اسے پتا تھا کہ آنے والا کون ہے ،

کیسی ہیں مس ہیر ، از میر اس کے سامنے والی چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولا ،

آئے ایم گڈ ، وٹس ابائوٹ یو (I am good, what's about you , ?) ، اس نے اس

کا جائزہ لیتے ہوئے کہا ،

بلیو پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے ، بازو کہنیوں تک فولڈ کیے ، بلیک چمکتے ہوئے شوز پہنے ،

بالوں کو ماتھے پر گرائے ، وہ کسی کا بھی آئیڈیل ہو سکتا تھا، مگر یہاں مایا تھی جس کے لیے وہ اس کے موم ڈیڈ کے قاتل سے زیادہ کچھ نہیں تھا،
میں بھی ٹھیک ، ویسے آپ سے ایک بات پوچھوں اگر بڑا نہ مانیں تو،؟؟ از میر نے چیئر کے بیک سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا،
ہاں جی پوچھیں،

7 ، 8 دن تو ہو گئے ہیں مجھے یہاں ، میں نے آپ کو ہمیشہ بلیک یا وائٹ رنگ میں دیکھا ہے ، نارملی لڑکیاں تو رنگوں کی کافی شوقین ہیں ، آپ کا تو آفس کی تھیم بھی بلیک اینڈ وائٹ ہے ، کچھ خاص وجہ؟؟ از میر نے آفس کا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے کہا،
اپکو لڑکیوں کے متعلق کافی معلومات ہیں..... خیر..... آپکی زندگی آپکی مرضی.....
دوسری بات مجھے رنگوں میں نفرت ہے..... مجھے سیاہ رنگ پسند ہے کیونکہ یہ رنگ نہیں بدلتا..... اور سفید اس لیے کہ اس کا کوئی رنگ نہیں ہوتا..... مجھے رنگیں چیزوں سے نفرت ہے..... جو ہوتیں تو کچھ ہیں مگر انہیں رنگ دے کر کچھ اور بنا دیا جاتا ہے.....
بس اسی لیے.... میرے آس پاس آپ کو صرف دو رنگ ہی دیکھتے ہیں، ، مایا نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا،

انٹرسنگ ویسے آپ وہ ہیں نہیں جو آپ دیکھتی ہیں، آئے مین کے کافی گہری ہیں
آپ ... از میر نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔
وہ تو آپ بھی ویسے نہیں ہیں جیسے نظر آتے ہیں..... بلکہ ویسا تو آج کی دنیا میں کوئی بھی
نہیں ہے جیسا نظر آتا ہے کوئی بڑا بنتا ہے لیکن وہ دل کا اچھا ہے..... تو کوئی اچھا
بلکہ بہت اچھا ہے لیکن اس کے دل میں کھوٹ ہے .. ظاہر دیکھ کر کسی کو جج نہیں کرنا
چاہیے کسی کو حالات بڑا بنا دیتیں ہیں تو ... تو کسی کے خون میں شامل ہوتا ہے
منافقت دھوکہ دینا ... جھوٹ بولنا ان شاٹ سمندر کتنا گہرا ہے ... سمندر میں
کیا کیا راز دفن ہے ... یہ سب تو تب پتا چلتا ہے جب بندہ اس میں ڈوبتا ہے ساحل
پر کھڑے ہو کر ہم صرف اندازہ ہی لگا سکتے ہیں ... وہ بھی غلط ...
مایا نے سامنے دروازے پر نظریں جمائے ہوئے کہا،
ہممم سہی کہہ رہی ہیں آپ ... میں کافی امپرس ہوا ہوں آپسے کہ اس دنیا میں بھی کوئی
ایسی سوچ رکھتا ہے ... ویل ڈن .. واقع آپ چاہے جانے کے قابل ہیں ..، پہلی بات اس
نے اسے دیکھتے ہوئے کہا آخری صرف دل میں ہی کہہ سکا ..

ہممم خیر باتوں میں بھول ہی گئی۔۔ چائے۔۔ کافی کیا لیں گے۔۔ مایا نے انٹرکام اٹھاتے ہوئے کہا،
کافی،

ہاں شمس دو کپ کافی بھجو میرے آفس میں، کال کاٹ کر وہ دوبارہ از میر کی طرف مڑ گئی، کافی کے ساتھ ساتھ پھر کافی باتیں ہوتی رہیں، ،
از میر مایا کو پسند کرنے لگا تھا، مگر وہ ڈرتا تھا کہ کہیں مایا کو کہہ کر اس کی دوستی سے بھی محروم نہ ہو جائے، وہ روز گھنٹہ دو گھنٹے مایا کے ساتھ گزارتا، اسے مایا کا بولنا بہت پسند تھا، مایا کو بھی وہ نیچر وائز بڑا انسان تو نہ لگا لیکن پھر بھی وہ اپنا ارادہ نہ بدل سکی، وہ بھی اپنے خول سے باہر آرہی تھی، جتنی باتیں اس سے کرتی اتنی تو اس نے کبھی احمر سے بھی نہ کیں،

تھوڑی دیر بعد از میر اپنے آفس میں چلا گیا، مایا بھی دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی، ہمیں کھو کر بہت پشیمان ہو گئے جب ہم نہیں ہو گئیں
دنیا بھر کو ویران پاؤ گئے جب ہم نہیں ہو گئیں
بہت آسان سہی راہ وفا کی منزلیں، لیکن

اکیلے تم کہاں تک جاؤ گے جب ہم نہیں ہونگیں
ہمیں اپنا نہیں جان تمنا، غم تمہارا ہے
تم کس پر ستم فرمائو گے جب ہم نہیں ہوگیں



ہما میڈم آپ کو سر بلا رہیں ہیں، ہما بیگم اپنے کمرے میں ڈریسنگ روم میں کھڑی تیار
ہو رہی تھی جب میڈم نے آکر انہیں اسلم صاحب کے بلاوے کا بتایا،
جاؤ تم، ارہی ہوں، ہما بیگم کا موڈ ہی خراب ہو گیا تھا، ریپ ریڈ کلر کی انتہائی نفیس سی
سیلو لیس ساڑھی پہنے جس کا اگلا گلہ اوپر گردن تک تھا اور بیک صرف دو موتیوں کی
ڈورھی پر ٹکا ہوا تھا، ریڈ ہائی ہیل پہنے، تیز میک اپ کیئے، بالوں کو ڈائے کر کے کھلا
چھوڑے وہ ایک جوان بیٹے کی ماں کہیں سے بھی نہیں لگ رہی تھی،
آج ملک اسلم اپنے کسی بزنس پارٹنر کے ہاں پارٹی پر جا رہے تھے یہ تو یہاں کا معمول تھا
روز ہی پارٹیز وغیرہ، اپنے جوان بیٹے کو تو وہ بھول ہی گئے تھے جو پچھلے ایک ہفتے سے گھر
نہیں آیا تھا، اپنی زندگی میں اتنے مگن تھے کہ اپنے سے جڑے قیمتی لوگوں کو بھول بیٹھے،

چلو تم اب لیٹ نہیں ہو رہے، ہما بیگم سیڑھیوں سے اترتی سامنے صوفے پر بیٹھے کسی گہری سوچ میں گم اسلم صاحب کو دیکھ کر بولی،
ان دونوں میں شادی کے بعد سے ہی ایک ان دیکھی دیوار سی تھی، اسلم صاحب کبھی ہما بیگم کو پیار دے ہی نہیں سکے، ہما بیگم پہلے پہل تو محسوس کرتی پھر از میر کے بعد وہ بھی بے حس ہو گئی، از میر ملازموں کے ساتھ ہی رہتا تھا، کتنے کتنے دن وہ اپنے ماں باپ کو دکھتا ہبھی نہ تھا وہ ہوتے تو دیکھتا، یوں ملازموں کے ساتھ رہ کر وہ ایک عجیب شخصیت کا مالک بن گیا

ہمم چلو، اسلم صاحب نے ایک نظر بھی دیکھے بغیر کہا،
کچھ دیر بعد وہ ایک بہت بڑے ہال میں پہنچ گئے،
ہیلو ملک صاحب کیسے مزاج ہیں آپ کے، ان کے دوست طاہر نے بغل گیر ہوتے ہوئے کہا

شکر الحمد للہ، سب ٹھیک،

اور مسز اسلم؟؟؟؟ طاہر نے ایک جانجی نظر ہما بیگم پر ڈالتے ہوئے کہا،

بالکل ٹھیک ، طاہر صاحب آپ سنائیں ہما بیگم نے بالوں کے اک ادا سے پیچھے کرتے ہوئے کہا،

بسبس ہم بھی ٹھیک ہو گئے ، طاہر صاحب نے بھی بغیر انہیں دیکھتے ہوئے کہا،
اووو ان سے ملیں یہ ہمارے نیو پاٹرن ڈی کے کمپنی کے مالک صدیق خان
، طاہر صاحب نے سامنے سے آتے ہوئے صدیق خان سے اسلم صاحب کو ملوایا جو ان سن کر ہی پیچھے مڑ چکے تھے سامنے دیکھ کر تو مانوں ان پر سکتا طاری ہو گیا تھا، آج اپنے جگری دوست کو 11 سال بعد دیکھ رہے تھے انہیں دیکھ کر نہ جانے کیا کچھ یاد آیا تھا
مقابل کا بھی کچھ یہی حال تھا، انہیں بھی اپنا ماضی یاد آیا تھا جو وہ بولنا چاہتے تھے، مگر وہ کسی آسیب کی طرح ان کے پیچھے ہی پڑ گیا تھا،
اسلمم ... وہ بمشکل بول پائے،

ہیلوو، آچھا ااااا 1 لگا آپ سے مل کر، پہلے اسلم ہوش میں آئے تھے، ہاتھ آگے بڑھا کر ملے،

ہمم طاہر صاحب آپ مجھے جیک سر سے ملوادیں ، انہوں نے اسلم صاحب سے ہاتھ ملا کر طاہر صاحب کو مخاطب کیا، وہ جلد از جلد ادھر سے غائب ہونا چاہتے تھے،

ہاں ہاں کیوں نہیں چلیں آپ ، طاہر صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے راستہ دیکھتے ہوئے کہا ، اور وہ دونوں بھیڑ میں گم ہو گئے ،

اسلم صاحب بھی بڑے بڑے قدم اٹھاتے باہر نکل گئے البتہ ہما بیگم ادھر ہی اپنی دوستوں کے ساتھ مصروف ہو گئی ، منزل اپنے کمرے میں لیٹا کسی غیر مری نقطے پر غور کر رہا تھا ، اس کا دل آج بہت خفا خفا سا تھا ، وہ کافی دیر سے سگریٹ پھونک رہا تھا مگر اندر کی آگ کسی بھی طرح ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی ، وہ سکون چاہتا تھا جو پچھلے 12 سال سے ایک لمحہ بھی نہیں ملا ، وہ بظاہر تو کافی ہنس مکھ نظر آتا مگر صرف وہی جانتا تھا کہ وہ کس طرح خود سے ایک نہ دیکھنے والی جنگ لڑ رہا ہے ، دیا کو دیکھے بھی ہفتہ تو ہو ہی گیا تھا ، مگر وہ اسے پل پل یاد رہتی تھی ،

مسکراتا تو بس ایک ادا ہے ہماری

یہ مت سمجھنا کہ غم سے نا آشنا ہیں ہم

اچانک ہی دروازے پر دستک ہوئی

آجاو ، سگریٹ سامنے ہی ایش ٹرے میں کچلتا آٹھ کر بیٹھ گیا تھا ، بلیک شرٹ ٹرائلر مل ملبوس ، بالوں کو ماتھے پر بکھیرے لال آنکھیں ، وہ کافی ٹینس لگ رہا تھا ،

کیا ہوا بڑی تو کیوں پریشان ہے اتنا، احمر نے اس کے سامنے ہی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا، پریشان نہیں ہوں، بس ویسے ہی سر میں درد ہے کچھ تب، منزل نے سر بیڈ کے بیک سے لگا کر آنکھیں میچتے ہوئے کہا،

مجھے پتا ہے تو دیا کی وجہ سے ڈسٹرب ہے، یار حوالہ کر میرے یار سب سیٹ ہو جائے گا، احمر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا، پریشان تو وہ بھی تھا، بہت سوچنے پر بھی اس کے شاتر دماغ میں کچھ نہیں آیا کہ کیسے وہ منزل کو اس پریشانی سے نکالے،

ہاہاہاہا، احمر میں کوئی بچہ نہیں ہوں جسے تو بہلا لے، سب سمجھ ہے مجھے، نا مطلب ہر بار ہم ہی کیوں، 12 سالوں سے لمحہ سکون کا نہیں ملا، اس کو دکھا تو لگا تھا کہ اب.. شاید اب زندگی مہربان ہو ہی گئی ہے 12 سال بعد مجھ پر، لگا تھا کہ اب میں بھی خوش رہ پائوں گا، مجھے لگا اسے دے کر خدا نے سارے دکھوں کا مداوا کر دیا.... لیکن اب مجھے پتا چلا کہ اسے جس لمحے دیکھا وہ تو سب سے زیادہ آزیت کی وجہ بنے گا، میں نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میری.. میری.. منزل.. یا.. یا.. یا... ماہا کی زندگیوں میں بھی سکون ہو سکتا ہے۔ ہمیں جو.. جتنا سکون ملنا تھا وہ سب 12 سال پہلے مل گیا ہمارا حصہ ختم.. ہم نے یوں ہی ساری زندگی گزارنی ہے.... بنا سکون کے.. تکلیف... آزیت..... اور نا

جانے کس کس آگ میں جل کر.. مجھ میں اب برداشت نہیں ہے... ہاں یاررر.....
میری بس ہو رہی ہے... میں مرد ہو کر یہ نہیں سہ پا رہا تو میری معصوم.. نازک سی
بہنیں کیسے سہتی ہوں گی.... کتنا تڑپتی ہوں گی... کیا کروں جگر.. دل تو وہ.. ہا ہا ہا....
وہ لے گئی... دماغ نے ساتھ چھوڑ دیا ہے.. مجھے لگتا ہے میں جلد پاگل ہو جاؤں
گا..... منزل جب بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا...
احمر تو بالکل خاموش ہو گیا تھا اسے تو سمجھ ہی نہیں ارہی تھی وہ کیا بولے تو اس کو کچھ
سکون ملے، وہ تو آزیت کی حدوں کو چھو رہا تھا.. مگر قہقہے لگا کر..
چھپا رہا ہے کسی کرب کو، کسی درد کو
جو ہنس رہا ہے مسلسل، وہ جھوٹا ہے..
ت تو آرام کر اب، کافی تھکا ہوا ہے میں بھی چلتا ہوں، احمر سے کچھ بن ناپایا تو یہی کہہ
کر وہ نکل آیا باہر اس آنکھیں بی ضبط سے لال ہو گئی تھی، وہ اپنے جان سے پیارے،
دوست.... بھائی،... بہن.... اپنی محبت.... کسی کے لیے بھی تو کچھ نہیں کر پا رہا تھا....
وہ بھی بے بس تھا..... بہت بے بس..

دیا..... پیچھے منزل کے منہ سے بے ساختہ نکلا ساتھ ہی زخمی مسکراہٹ اس کے وجہی
چہرے پر سج گئی...

جو تجھے دیکھنے سے ملتا ہے سارا مسئلہ اُس سکون کا ہی ہے۔ ♡ □ ☹ جیکلین یہ مس ہیر
ابھی تک نہیں آئیں، فارس کب کا آفس آیا ہوا تھا مگر اسے پیر کہیں بھی نظر نہیں ارہی
تھی آج تناسب جلدی آنا چاہیے تھا، فنکشن کی تیاری میں پوری تھی مگر اسے ہیر کو دیکھنا
تھا۔ آخر تھک کر اس نے انٹر کام اٹھا کر جیکلین سے پوچھا،.....

سر مس ہیر آپ کے آنے سے کچھ دیر پہلے ہی گئیں تھیں۔ وہ رات ساری ادھر ہی تھی
، تھک گئی تھی تو انہوں نے کہا آپ کو بتا دوں کہ اب شام میں ہی آئیں گی، جیکلین نے
تھکن سے چور آواز میں کہا،

ہممم ایسا کریں کہ جو جو رات کو جاگا رہا اسے چھٹی دیں.. ابھی گھر جائیں اور آرام کریں
شام کو پارٹی میں۔ ہی آئیں اور آپ بھی چھٹی کریں، فارس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا..
جی تھنک یو سرر، جیکلین نے خوشی سے کہ وہ ویسے بھی تھک گئی تھی۔
کچھ ہی دیر بعد آفس سے وہ بھی گھر کے لیے نکل گیا۔

ہم کتنی محبت کرتے ہیں
تجھے کب ہو گا معلوم پیا ♪



ہیلو کیا ہو رہا ہے .. از میر نے مایا کو دیکھتے ہوئے کہا . جو کسی گہری سوچ میں گم تھی .
نہیں کچھ بھی تو نہیں .. مایا نے پن واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا ..
اچھا یہ تو اچھا ہے .. از میر نے اسکے سامنے والی چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا
ہمم پر وجیکٹ کیسا چل رہا ہے، مایا نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا، جس نے بلیک شرٹ
پنٹ پہنے، بلیک شوز، بالوں کو اپنے مخصوص انداز میں سیٹ کیے وہ کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا،
مایا نے نوٹ کیا تھا وہ اب زیادہ بلیک کلر پہنے لگ گیا تھا، مایا نے بھی بلیک بزنس سوٹ
پہنا ہوا تھا، بالوں کو سٹریٹ کر کے کھلا چھوڑا ہوا تھا،
اچھا کام ہو رہا ہے ... از میر نے سرسرایا جواب دیا ..
اچھا یہ تم نے میری طرح بلیک رنگ کیوں پہننا شروع کر دیا، مایا نے دماغ میں گھومتا
سوال زبان پر لایا

میں سوچا کہ کیوں نہ اپنی اکلوتی دوست کی طرح ہو جائوں ، از میر نے جس انداز میں کہا
مایا کی ہنسی ہی چھوٹ گئی،

وہ مایا میں کہہ رہا ٹھیک اسی وقت احمر آفس میں داخل ہوا . مایا کو یوں از میر سے
ساتھ بیٹھ کر ہنستے مسکراتے بات کرتا دیکھ کر اسے از میر سے شدید جلن محسوس ہوئی .
اووو سوری آپ دونوں کو ڈسٹرب کر دیا، احمر نے بغور مایا کو دیکھتے ہوئے کہا .
نہیں احمر کہو تم کیا کہہ رہے تھے . مایا نے دوبارہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا . وہ احمر نے شدت
سے محسوس کیا تھا .

کچھ نہیں . . احمر کہنے ساتھ رکا نہیں تھا وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا .

اس کو کیا ہو گیا ہے ، از میر و بارہ مایا کی متوجہ ہوا .

کیا پتا خیر چھوڑو تم اس کو یہ ایسا ہی ہے . پریشان تو وہ بھی ہوئی تھی . .
ہممم چلو سہی ہے . از میر نے بھی زیادہ کریدنا مناسب نہ سمجھا .

مجھے تیرا ساتھ گلابوں سا

مرا تجھ بن تلخ مزاج پیا۔ ☹

مرا آنے والا وقت بھی تُو

مرا تُو ہی کل اور آج پیا ♡😊



آج اسلم صاحب کو مہوش کی یاد شدت سے ارہی تھی...، وہ مانتے تو نہیں تھے انہوں نے جو کیا وہ غلط تھا مگر پھر بھی وہ چاہتے مہوش کو ہی تھے، ہما سے تو انہوں نے تعلق دنیا داری کے لیے نبھایا۔ دل سے تو وہ مہوش کو ہی چاہتے تھے....

وہ ملک ویلا میں اپنے کمرے میں بیٹھے ماضی یاد کر رہے تھے.... وہ جانتے تھے کہ ان کی محبت اب زندہ نہیں ہے یہ بھی جانتے تھے کہ اس کی موت کے مزے دار بھی وہی تھے، یہ بات انہیں تکلیف دیتی تھی..

میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا تھا مہوش مگر اس وقت میں انسان نہیں درندہ بنا ہوا تھا، جس نے ایک معصوم کو نوچ کر مار ڈالا... مگر تم نے بھی تو غلط کیا تھا۔ مجھ پر اس شہریار کو فوقیت دے کر.. وہ ایک دفعہ پھر ماضی میں کھو گئے ماضی.....

کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو،

تقریباً نو دس سال کی اک بچی بڑے سے بنگلے کے لان میں بیٹھی گٹنوں میں سر دیے بس
روئے جا رہی تھی جب اس کے پاس اسی کی عمر کی ایک لڑکی تقریباً تقریباً بھاگتے ہوئے
آئی تھی اس کے ساتھ اس سے تقریباً دو سال کا بڑا لڑکا بھی بھاگتا ہوا آیا تھا،

وہ ڈیڈی، ا اور مئی، اس بچی نے سر اوپر اٹھایا تھا نیلی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال
ہو چکی تھی خوبصورت سفید چہرہ رونے کی وجہ سے گلابی ہو گیا تھا، کیا ہوا ہے بتائو میری
جان، وہ بچہ اس کے ساتھ بچ پر بیٹھ کر اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا،
اس کے ساتھ کھڑی دوسری بچی بھی اب رو رہی تھی،

وانکل نے م م مار دیا ہے وہ روتے ہوئے بمشکل روتے ہوئے بول رہی تھی، کس کو
مار دیا ہے،

گڑیا بتائو نہ اور مئی کدھر ہیں، وہ بچہ اب پریشان نظر آ رہا تھا، وانکل نے ہمارے
موم ڈیڈک کو ممار دیا ہے

وہ بچی اب اپنی شرٹ سے اپنا ناک صاف کرتے ہوئے بول رہی تھی چہرے پر ڈر خوف
، غصے ملے جلے تاثرات تھے اس کی بات سنتے دوسری بچی دوبارہ رونے لگ تھی، جب اس

بچے نے دونوں بچیوں کا ہاتھ پکڑے تھے ، ک کسی نے مارا ہے اور کدھر ہے موم ڈیڈ ،
وہ بچہ اب ڈرتے ہوئے پوچھ رہا تھا ، وہ اندر ہیں ،

آؤ میرے ساتھ ، ، تینوں ڈرتے ڈرتے اندر کی طرف گئے تھے اندر جا منزل نے دونوں
کو دور صوفے کے پیچھے بیٹا دیا ، اندر کا منظر بہت خوفناک تھا کچھ لوگوں نے شہریار سلطان
کو کرسی پر بیٹھا کر رسیوں سے باندھا ہوا تھا اور اک آدمی نے مہوش کو بالوں کو سختی سے
پکڑا ہوا تھا اور مسلسل کچھ کہہ رہا تھا اور ساتھ ساتھ خباثت سے ہنس دیا اور ساتھ ہی اس
کا ساتھی بھی ہنسا ،

تمہیں کیا لگا ڈارلنگ میں تمہیں بھول جائوں گا اپنی اتنی بیزنی کو بھول جائوں گا ، شام کے
6 بج رہے تھے فارس ہال میں موجود تھا اس کے ورکرز میں سے بھی کوئی کوئی تھا ۔
بلیک ڈنر سوٹ پہنے بلیک شوز ،..... بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ۔ وہ کافی ہینڈ لگ رہا تھا ۔
... کافی لڑکیاں اس کے قریب ارہی تھی جنہوں نے کپڑے نہ پہننے کے برابر پہنے ہوئے
تھے مگر فارس کا دل تو صرف ماہا کو دیکھنے کا کر رہا تھا جو نہ جانے کدھر گم تھی ، نمبر
بھی آف جا رہا تھا

پورے ہال کو بلیک اینڈ ریڈ تھیم س ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا..... ہر طرح خوب گہما گہمی تھی .
..... لڑکے لڑکیاں سب اپنی موج مستی میں مصروف تھے کسی کو کسی کا خیال نہیں
تھا مشہور بزنس مین سہراب درانی کی اکلوتی بیٹی

عدن درانی کا بیرتھڈے پر امریکہ کے کافی بزنس مین موجود تھے فنکشن میں سب
لڑکوں نے بلیک اور لڑکیوں نے ریڈ کلر پہننا تھا..... ہر کسی نے آف کے کمپنی کے ورکرز
اور مالک فارس خان کو ان کے کام پر خوب داد دی مگر وہ تو تھی ہی نہیں جس نے یہ
سب کیا تھا فارس نے بہت دفعہ کال بھی کی مگر نو رسپانس اس نے جیکلین
سے بھی پوچھا مگر اس نے بھی لا علمی کا اظہار کیا فارس اتنا سب کچھ ماہا
کے بغیر بے معنی ہی لگا اس کا دل ہر چیز سے آٹھ گیا تھا،

اس کی نظریں سارے ہال میں ایک لڑکی کو ڈھونڈ رہی تھی ، تھیم کے حساب سے سب
لڑکیوں نے ریڈ اور لڑکوں نے بلیک کلر پہننا ہوا تھا ، ہال کو بھی ریڈ اور بلیک کلر سے
ڈیکوریٹ کیا گیا تھا ، وہ تھک کر ایک صوفے پر بیٹھ گیا تب ہی اسے اپنے قریب سے جانی
پہچانی ہنسی کی آواز آئی ، وہ ایک دم پیچھے، مڑا، وہ جیکولین سے ساتھ بیٹھی کسی بات پر
ہنس رہی تھی . وہ بنا وقت زائع کیے اس تک پہنچا،

آپ یہاں ہیں اور میں آپ کو کہاں کہاں ڈھونڈ رہا ہوں، فارس اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

کیوں سر پچھلے دو دن تو آپ نے مجھے سکون سے بیٹھنے نہیں دیا اب کیوں ڈھونڈ رہے ہیں، ماہانے جل کر کہا وہ پہلے کی ہی تھی ہوئی تھی اور اب فارس دوبارہ اسے ڈھونڈ رہا تھا، ہاہاہاہا کام میں یہ سب تو ہوتا ہے، لیکن میں ابھی آپ کو کام کے لیے نہیں ڈھونڈ رہا تھا، میں ویسے ہی ڈھونڈ رہا تھا، فارس نے اس پر ایک جانچتی نظر ڈال کر کہا

ریڈ پاؤں تک آتا فراک جو سینے سے اوپر اور بازوؤں سے ریڈ نیٹ کا تھا، ریڈ ہی ہائی ہیل، بالوں کو تھوڑا تھوڑا کرل کیلئے کھلا چھوڑا، ہلکا پھلکا میک اپ، بلڈ ریڈ لپ اسٹک لگائے وہ معمول سے ہٹ کر تیار ہوئی تھی، یہاں موجود سب لڑکیوں سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی، کم از کم فارس کو تو یہی لگا،

معاف کریں سر مجھے، ویسے آپ کے پاس اور کوئی کام نہیں ہے جو ہر وقت یوں بے وجہ گھومتے پھرتے ہیں، ماہانے تیز میوزک کی وجہ سے اونچی آواز میں کہا،

مس ہیرررر، آپ ہر وقت لال مرچ منہ میں لینے پھرتی ہیں، کبھی تو آرام سے بات کر لیا کریں، ویسے آپ سے زیادہ بدتمیز لڑکی پورے امریکہ میں بلکہ اس پوری دنیا میں نہیں ہونی ہے، فارس نے دانت پیسے ہوئے کہا، آخر وہ کہاں عادی تھا اس لہجے کا، اووو اچھا سر....، تو

آپ جیسا، لوفر، کام چور، اور سستا عمران ہاشمی، اس امریکہ تو کیا پوری دنیاااااااا میں کہیں بھی نہیں ملے گا چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہیں، ماہا بھی کہاں چپ رہنے والے میں سے تھی،

آج تک اتنی کسی میں ہمت نہیں ہوئی کہ مجھ سے اس لہجے میں بات کرے، بات تو چھوریں ایسا سوچنے والے دوبارہ سوچنے کے قابل ہی نہیں رہتے، فارس نے اس بتمیز کو پھر ڈرانا چاہا،

اووو یہ میرے لیے تو اعزاز کی بات ہے، ہاں نا، اور آپ فکر نہ کریں آپ تقریباً ہر کوئی آپ سے ایسے ہی بات کرے گا کیونکہ شروعات مجھ سے ہوئی اب برکت ہوگی، ماہا بھی اپنے نام کی ایک ہی تھی،

فارس تو اس ڈھیٹ کو دیکھتا ہی رہ گیا ہیر میں تمہارا باس.....

سر اگر میں آپ کو عزت سے آپ کہ کر مخاطب کر رہی ہوں تو آپ بھی مجھے یہ تم تم نہ کہیں... ماہا نے اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی کاٹ دی۔

ویسے آپ کے بچپن میں آپ کے ساتھ کوئی بڑا واقعہ پیش آیا جس نے آپ کی زندگی ہی بدل دی مطب کے کوئی ایکسیڈنٹ ہوا جس میں آپ کا دماغ متاثر ہوا.. وہ اور بھی بولتا پر جیسے ہی اس کی نظر ماہا پر پڑی اسے بریک لگی تھی..

ہیر آریواو کے۔ جیکلین نے پریشان ہوتے ہوئے کہا..

اور اچانک ہی ماہا کے ہاتھ میں پکڑا سافٹ ڈرنک کا گلاس اس نے ہاتھ میں ہی توڑ دیا۔ کانچ اس کے ہاتھ میں گھپ گئے تھے مگر ادھر فکر کس کو تھی..

یہ یہ کیا کر رہی ہو ہیر رتم تمہارے ہاتھ سے خون بہا رہا ہے، فارس اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا..

Hey don't dare to touch my hand

فارس نے اس کا ہاتھ پکڑے کے لیے بڑھایا ہی تھا۔ جب اچانک ہی ماہا صوفے سے اٹھتی ہوئی تقریباً چلا کر بولی.. تیز میوزک میں آواز زیادہ پھیل گئی

گڈ مارنگ ... فارس نے کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا، وہ سب ناشتہ کر رہے تھے، کیسے ہو بیٹا اور آج اتنا لیٹ ہو گئے، فوزیہ بیگم نے اس کے سامنے جوس کا گلاس کرتے ہوئے کہا..

ہاں موم بس آج لیٹ جاں گا، اور یہ گڑیا کدھر ہے، فارس نے دیا کی خالی جگہ کو دیکھتے ہوئے کہا..

وہ بیٹا کہہ رہی تھی کہ آج کہیں انٹرویو دینے جائے گی، اسے لینے تیار ہو رہی ہے.... بلکہ لو دیکھو آگئی.... انہوں نے دیا کو آتے دیکھا تو کہا..

کیسے ہو بھو.. آپ تو نظر ہی نہیں آتے. دیا نے ہاتھ سے فائل اور اپنا پرس ڈرائنگ ٹیبل پر رکھا اور خود فارس کے ساتھ والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی..

ابھی ابھی کام شروع کیا ہے اور پھر ایک پروجیکٹ مل گیا ادھر بیزی ہو گیا.. تم بتاؤ کدھر ہے انٹرویو... فارس نے برڈ کا سلاٹس منہ میں ڈالتے ہوئے کہا..

دو تین جگہ ہے بھو.. دیکھو اب کدھر جا ب ملتی ہے .. دیا نے ماں کو دیکھ کر کہا جو پہلے ہی اسے گھور رہی تھی .. جس نے وائٹ جینز پو یلو سیلو لیس سٹائلش سی شرٹ پہنی ہوئی تھی .. بالوں کو رول کر کے پونی میں بند کیئے ... وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی .
دیا میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کہ اتنے چھوٹے کپڑے مت پہنا کرو.. مگر تم ہو کہ کسی کی سنو تو ..

افففف موم ایک تو آپ بھی نہ آپ کی وجہ سے میں نے شاڈٹس پہنا چھوڑ دیئے اور آپ اب بھی کہہ رہی ہیں .. دیا نے بڑا مانتے ہوئے کہا ..
بیٹا میں ڈرتی ہوں کہ کہیں میری بیٹی کسی مشکل میں نہ پڑ جائے .. آج کل خوبصورت ہونا بھی جرم ہو گیا ہے ... تمہیں نہیں پتا .. کتنے درندے شرافت کا لبادہ اوڑھے کھوم رہے ہیں . انہوں نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا ..
موم کیا ہو گیا ہے یارررر، میری بہن ہے .. فارس خان کی بہن کوئی ہاتھ تو لگائے میں جان لے لوں گا . فارس نے سٹاپ لہجے میں کہا .

اففففف آپ دونوں بھی نا.. خیر بائے موم.. بائے بھیو... میں جا رہی ہو.. دیا نے فائل اور بیگ اٹھا کر، گاگلز لگتے اٹھتے ہوئے کہا....

اللہ کے امان میرا بیٹا، فوزیہ بیگم نے اسے دیتے ہوئے کہا.. ان کا دل کافی دنوں سے بے چین تھا..

اوکے ماما میں بھی جا رہا ہوں.. فارس نے ہاتھ منہ نیپکن سے صاف کر کے کہا.. خیال رکھنا بیٹا..

فارس ان کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے باہر نکل گیا.



ہاں میں نے بھی سنا ہے اس بارے میں پتا نہیں کون ہے.. ویسے جو بھی ہے... بڑا شاعر ہے.... کتنے مڈر کر دیئے مجال ہو جو اب تک پولیس کو کچھ بھی پتا چلا ہو.. منزل نے بھی احمر کی ہاں میں ہاں ملائی..

لڑکا ہے کہ لڑکی.. مایا نے گلاس منہ سے لگاتے ہوئے کہا..

یہی تو مزے کی بات ہے کہ آج تک کسی کو یہ بھی پتا نہیں چلا.. احمر نے چائے کا سیپ لیتے ہوئے کہا..

اتنا بڑا سیلڑ کمر ہے وہ۔ اتنے قتل کر لیئے اور خود بھی کہہ رہے ہو کہ جتنے لوگ مرے ان کے جسم پر ایک مخصوص نشان ہے تو کیوں پتا نہیں چلا۔ ماہا نے حیرانی سے پوچھا۔

وہ سب ناشتے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے جب احمر نے کسی سیلیر کمر کے بارے میں بتایا۔۔۔ یار وہ تو وہ خود کرتا/کرتی ہے۔۔۔ لاہے پر کچھ لکھا ہوا ہے اور وہی لوہا گرم کر کے وہ لوگوں کے جسم پر لگاتا/تی ہے۔ اور آج تک کوئی پڑھ بھی نہیں سکا کہ وہ لکھا کیا ہے۔۔۔ احمر نے ان کی معلومات میں اضافہ کیا۔

اچھا تو چلو ایک کام کرتے ہیں ہم لوگ۔۔۔ ماہا نے فوک واپس پلیٹ پر رکھتے ہوئے کچھ سوچ کر کہا۔

نا تم اب اس معاملے میں نہ پڑو۔۔۔ مایا نے جلدی سے کہا۔۔۔ یار ماہی تم بھی نا۔۔۔ ماہا بتاؤ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔ منزل نے ماہا کو دیکھتے ہوئے کہا جس کا منہ لٹک گیا تھا۔

ابجھاا۔۔۔ تو ایسا کرتے ہیں کہ ہم لوگ اس پر ریسرچ کرتے ہیں۔۔۔ مطلب گوگل سے۔۔۔ یا جیسے بھی کر کے۔۔۔ پتا تو چلے کہ اتنا بہادر ہے کون۔۔۔ ماہا نے خوش ہوتے ہوئے بتایا۔

ہاں ماہا کہہ تو ٹھیک رہی ہو .. ویسے مجھے تو لگتا ہے کہ یہ کسے مرد کا کام ہی ہو گا . لڑکیاں تو
کا کروچ سے بھی ڈرتی ہیں . احمر نے آخر میں اپنے سے ہی شوشا چھوڑا ..

مجھے تو یہ کسی لڑکی کا کام لگتا ہے ، اور ہاں ہم سب اپنا اپنا کریں گے . ، مطلب کہ میں
الگ ماہا الگ اسی طرح تم دونوں بھی الگ الگ . دیکھتے ہیں کہ پہلے کون اس تک پہنچتا ہے .
مایا نے احمر کو آنکھیں نکالتے ہوئے کہا .

ہاں یہ ٹھیک ہے .. اور دیکھ لینا کوئی تنگڑا سا مرد ہی نکلے گا .. یہ کام تم لڑکیوں کے بس
کے نہیں ہیں .. کہاں تم لڑکیاں اور کہاں کلر . تم لوگ تو کسی کو کل کرنے سے پہلے خود
ہی نہ ہو جاو .. احمر نے بڑ سے برھی برڈ منہ میں ٹھوستے ہوئے . بے فکری سے کہا .
احمر ررررر ... اٹھو نکلو جلدی ... ہمیشہ کی طرح گاڑی میں کھانا جو رہ گیا . مایا نے اٹھتے
ہوئے کہا . غصہ ت پہلے ہی وہ دلا گیا تھا کہاں وہ برداشت کرتی کہ وہ لڑکیوں کو
ڈرپوک کہہ رہا تھا .

اچھا یار چلو . کھانے تو تم نے مجھے دینا نہیں ہے . احمر نے دو برڈ پر سٹابری جیم لگاتے
ہوئے آٹھ کر کہا .

تم جاو گی .. منزل نے ماہا کے پوچھا کیوں نہ وہ دو دن سے نہیں گئی تھی اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس نے کافی بد تمیزی کی تھی فارس سے ..
ہاں نکل رہی ہوں ، ماہا نے بھی اٹھتے ہوئے کہا ..

آج کا دن شروع ت اچھا ہوا ہے اللہ کرے آگے بھی اچھا ہو. منزل نے ہاتھوں سے بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے خود سے ہی کہا. کیونکہ آج انہوں نے شاید پہلی دفعہ یوں بیٹھ کر ماضی کے علاوہ کسی بات پر بھس کی تھی ورنہ تو ان کا رشتہ کافی گہرا ہونے باوجود کافی سراسر اساتھا . صرف لین دین کا ہی . منزل سوچتے ہوئے باہر پورچ میں کھڑی گاڑی تک آ گیا تھا . باقی تینوں کب کے نکل گئے تھے .



سر میں آجائوں .. مارک نے فارس کے آفس میں داخل ہونے سے پہلے پوچھا ..
ہاں آؤ میں کب سے تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا .. اور کہاں تھے اتنے دن تمہیں پتا ہے کتنا اہم کام دیا تھا میں نے تمہیں . فارس نے اسے دیکھتے ہی اپنے ازلی سٹاپ لہجے میں کہا،

سوری سر آپ کو انتظار کرنا پڑا .. میں آپ کے کام میں ہی مصروف تھا .. یہ رہی مس

ہیر کی فائل اس میں وہ سب ہے۔، جو مجھے مل سکا۔۔ سوری سر ہمیں زیادہ تو کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا۔۔ بچپن کے بارے میں تو کچھ بھی نہیں کیونکہ میم کا بچن پاکستان میں گزرا ہے وہ ادھر تب آئی تھی جب ان کے ماں باپ کا قتل ہوا یہ تو نہیں پتا چلا کہ کیسے ہوا کچھ کا کہنا ہے کہ ایکسیڈنٹ ہوا تو کہیں سے پتا چلا کہ بے دردی سے قتل ہوا۔ ان کے بارے میں ہر کوئی الگ الگ کہانیاں ہی سنا رہا تھا۔۔۔ اور سر۔۔۔ وہ۔۔۔ میڈم نے اپنے بارے میں ادھر جو کچھ بھی بتایا وہ سب بالکل جھوٹ ہے۔۔۔ بلکہ نام بھی غلط ہے۔۔۔ ان کا نام ہیر نہیں ماہا سلطان ہے۔۔۔ سلطان انڈیسٹرز جو بزنس پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے، ان کے مالک ثاقب سلطان کی بھتیجی ہیں۔۔۔ ایک اور بھائی بھی ہے۔۔۔ انہوں نے اپنے بھائی کے ساتھ اپنا بزنس حال ہی میں شروع کیا ہے پھر نہ جانے کیوں وہ ادھر آگئی۔۔۔ مارک نے زمین پر نظریں گارے ہوئے ساری باتیں فارس کے گوش گزار دی جائو تم۔۔۔ فارس نے بمشکل خود پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جی سر مارک کہہ کر باہر نکل گیا تھا۔۔۔

اتنا بڑا دھوکہ اتنا بڑا۔۔۔ اپنا نام تک جھوٹ بتایا۔۔۔ تم کون ہو ہیر کیوں آئی ہو میری پر سکون۔۔۔۔۔ ہاہا خیر پر سکون تو تھی ہی نہیں میری زندگی کبھی مگر تم نے آکر مجھے اور

بے چین کر دیا ہے فارس نے بے بسی سے چیئر کے بیک سے ٹیک لگا لی .. جب دور سے اسے ماہا آتی دکھائی دی ... بلیک سٹائش ٹرٹ .. بلیک جینز . بلیک ہی سپورٹ شوز پہنے .. بالوں کو درمیان سے مانگ نکالے، کھلا چھوڑے. اپنی نیلی آنکھوں کو گالز سے چھپائے وہ جیکلین سے بات کر رہی تھی .. پہلے تو اسے دیکھ کر فارس کو سکون ملا مگر ... کچھ ہی پل یک دم اسے مارک کی بولی گئی ساری باتیں یاد آئی اس کا دماغ ہی گھوم گیا .. وہ ایک دم اٹھا تھا . باہر نکل کر ماہا کی طرف بڑھا ... ماہا نے اسے دیکھ کر انکسور ہی کیا فارس تب تک اس کے سر پر پہنچ گیا تھا

آفس میں آئیں . . فارس کہہ کر پلٹنے لگا تھا جب جب ماہا کی بات سے طیش میں آگیا..

سرا بھی مجھے کوئی کام ہے میں تھوڑی دیر بعد آتی ہوں،

فارس نے مڑ کر اچانک اس کے بازو سے پکڑا ! چھوڑو مجھے .. تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے

یوں ٹریٹ کرنے کی ماہا نے خود کو فارس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کی مگر ناکام

رہی ،

وہ اسے گھسٹتا ہوا اپنے آفس میں لایا تھا، ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ کر لاک لگایا . ماہا نے

بمشکل خود کو بچایا ورنہ وہ سیدھی زمین پر گرتی،

تم۔ تم پاگل ہو گئے ہو... جنگلی انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے سختی سے پیش آنے کی میں نے پہلے بھی تمہیں کہا تھا میں تمہاری غلام نہیں ہوں جو تم نجوم مرضی کرتے پھرو... دوبارہ ایسی ہمت بھی نہ کرنا ورنہ انجام کے زمے دار خود ہو گے، اور اگر مسئلہ ہے مجھ سے تو بکو میں 3 کے بجائے 6 کروڑ دے دوں گی مگر غلامی مجھے بالکل نہیں پسند... ماہانے آگے بڑھ کر اس کا کالر پکڑ کر تقریباً چلاتے ہوئے کہا، آخر کب وہ اسے رویے کی عادی تھی جو سہہ لیتی،

اووو اس کے ہونٹوں کو گول کر کے کہا، تو میڈم اونچی آواز برداشت نہیں کرتی، سہم آئی سی۔ اور مجھے پتا ہے بہت پیسہ ہے میڈم کے پاس... مگر میڈم بیکھاری میں بھی نہیں ہوں تو یہ پیسے کا زور کسی اور پر آزمانا... اور جہاں تک غلامی کی بات ہے تو تم میری غلام ہو...

فارس نے بھی غصے سے اس کے ہاتھ اپنے کالر سے ہٹاتے، کہا، وٹ ایورر... پاگل۔ سائیکو۔ جنگلی... ماہانے ناگواری سے کہہ کر باہر جانے کے لیے قدم اٹھائے، ابھی ہی تو اس کے دل میں فارس کے لیے نرم گوشہ بنا تھا... وہ سوچنے لگی تھی۔ آج ایک عرصے بعد اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی جس سے ابھی وہ انجان تھی...

اس نے دروازہ کھولنے کے لیے ہینڈل پر رکھا تھا جب فارس کے الفاظ نے اسے ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا۔

میں تمہاری اصلیت جان چکا ہوں۔ ہیر...،، اوپسس سوری..... ماہا شہریار سلطان۔
..ناک ہیر درانی... ایم آئے رائٹ...؟؟ کیوں

. جھوٹ بولا ہاں تمہیں کیا لگا تم کب تک اس جھوٹ کے ساتھ رہو گی... مجھے تو لگا تھا کہ تم مجھے پاگل صرف بولتی ہو مگر ہی... سوری ماہا..، تم نے تو مجھے سچ میں پاگل ہی سمجھ لیا.. اب بتاؤ کیوں جھوٹ.. کیا ارادہ ہے تمہارا... کیوں آئی ہو، ہاں بولو.. فارس نے اس کو بازو سے سختی سے پکڑتے ہوئے کہا،

ن نہیں ہوں م میں تمہیں جوابدہ، وہ پہلے تو دھنگ ہی رہ گئی تھی فارس کے منہ سے اپنی سچائی سن کر.. پھر خود کو نارمل کرتے اس کی گرفت سے اپنا بازو نکالتے قدرے اونچی آواز میں کہا..

ہو.. ہو تم جوابدہ تم مجھے.. میری کمپنی میں.. میری پرسنل سیکرٹری ہو کر... آف کے کمپنی کی ورکر ہو کر تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ تم جوابدہ نہیں ہو.. جوابدہ ہو تم.... اور جواب

دو گی تم مجھے . ابھی اور اسی وقت . . فارس نے تقریباً چیختے مگر دھیمی آواز . میں اس کے بازو سے کھنچتے اسے اپنے اور قریب کر کے کہا "مجھے معلوم تھا محسن ، وہ میرا ہو نہیں سکتا ۔....."

مگر دیکھو ، مجھے پھر بھی محبت ہو گئی اس سے

چھوڑو مجھے .. اس نے کسی ہارے ہوئے انسان کی طرح کہا ... اس کی آنکھوں میں نمی بڑھ آئی تھی ..

مجھے جواب چاہیے ہیر بولو کیوں جھوٹی پہچان بتائی ..

کیونکہ نہیں بتانا چاہتی ہوں کسی کو اپنی پہچان .. مجھے اپنی زندگی جینی ہے اپنی مرضی سے .

... جہاں جائوں باپ یا تایا کے حوالے سے جانی جاتی ہوں اسے لیے اپنی الگ پہچان بتائی .

... اور کیا بتاؤں .. جو پوچھنا ہے جلدی پوچھو . . ماہا سے جو بن پایا وہ بول گئی . .

تم مجھے بتا بھی سکتی تھی . . فارس نے اس کے بازو پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے دھمی مگر غصیلی آواز میں کہا . .

سیسی .. بازو پر گرفت سخت ہوتے ہی اس نے تکلیف سے آنکھیں میچی . . ایک قیمتی آنسو آنکھوں کے بار توڑ کر بے مول ہوا تھا . .

ایک دم جیسے ہوش میں آئی تھی...

تم پیچھے ہٹو وحشی انسان . درندے ہو تم بھی اپنے باپ کی طرح .. تم لوگ ہوتے ہی بے حس ہو .. تم لوگ بھول جاتے ہو کہ بہن بیٹی تم لوگوں کے گھر میں بھی ہے .. تم لوگوں کو صرف نوچنا آتا ہے ... ت تم پر بھی تمہارے باپ کے خون کا اثر ہوگا ہٹو اب وہ جو اس کے آنسوؤں سے تر چہرے میں کھو گیا تھا اس کے لفظوں سے اسے ہوش کی دنیا میں پٹخا تھا . بازوں پر گرفت ہلکی ... اور ہلکی پھر پوری طرح ختم ہو گئی تھی ... وہ تو اس سے حساب کرنے آیا تھا ی کیا اس نے تو اسے ہی کہڑی میں کا کھڑا کیا تھا .. اس نے بے یقینی سے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو خالی تھا . ،، بلکل خالی .. ماہاکب کی جا چکی تھی ... باپ کی طرح وحشی ... اس کے ہونٹ بڑبڑائے .

ی یہ بات ہیر کو کیسے .. یہ تو صرف میرے علاوہ دو ہی لوگوں کو پتا تھی پھر ہیر کو کیسے .. اس نے حیرت سے دروازے کو دیکھ کر کہا جہاں سے ماہا گئی تھی .

، مجھے بابا سے پوچھا پڑے گا ہاں مجھے بابا ہی بتائیں گے اب .. فارس نے خود سے ہی کہا پر گاڑی کی چابیاں اٹھا کر باہر باگا ..

.....

مجھے کچھ نہیں پتا مجھے جاننا ہے کہ آپ کے کئے گئے گناہ کا کس کس کو پتا تھا۔ . فارس اس وقت اپنے باپ کے آفس میں بیٹھا ان سے پوچھ رہا تھا۔ ان کا تو یہ بات سن کر ہی رنگ فقت ہو گیا پہلے تو وہ صاف، مگر گئے مگر پھر انہوں نے حامی بھر لی۔ .
یہ سب تمہیں فوزیہ نے بتایا ہے نہ۔ . انہوں نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا۔

مجھے میرے سوال کا جواب دین اور موم نے مجھے کچھ بتانا ہوتا تو پہلے بتا دیتی، ،
فارس نے خو پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔ .

میرے اور اسلم کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ . وہ بچے تھے اس کے انہیں بھی مار دیا
.. کوئی بھی نہیں بچا۔ .

مزل نا ان دونوں کو پیچھے بیٹھے کا کہا تھا اور خود چھپ کر دیکھ رہا تھا وہ جا کر اپنی ماں باپ کو بچانا چاہتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا اس کے ساتھ اس کی بہنیں بھی تھی وہ ان کو لے کر کوئی رزک نہیں لے سکتا تھا،

آااا پورا منشن چیخوں سے گونج اٹھا تھا، آس آدمی نے اس کی ماں کو سامنے صوفے پر رھکا دیا تھا اور اس کے کپڑے نوچ رہا تھا اور پھر اس کے اوپر جھک گیا تھا شہریار نے اپنی آنکھیں بند کر دی تھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ زیادتی ہوتی کیسے دیکھ سکتے تھے، اس کی ماں کی چیخیں گونج رہی تھی، مہوش اب شاید ہلکی ہلکی سانسیں لے رہی تھی،

جب گھر میں دو بچے بھاگتے ہوئے داخل ہوئے تھے، مااماا، بھاگتے ہوئے اندر آئے تھے سامنے کا منظر دیکھ کر کانپ گئے تھے وہ بھاگنے ہی والے تھے کہ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر ان کو پکڑ لیا تھا، ہا ہا ہا تو یہ ہیں بچے تمہارے بچے، ایک آدمی نے بچے کو پکڑتے ہوئے کہا تھا۔ مہوش پر جھکا شخص بھی اب اٹھ گیا ت، یہ یہ نہیں ہیں ہمارے بچے پلیز انہیں چھوڑ دو،

شہریار اک دم ہوش میں آیا تھا، وہ ان معصوم بچوں کو مرنے نہیں دینا چاہتا تھا، ہا ہا ہا بیشک جھوٹ بول لو ان دونوں کو مرنا ہوگا وہ دونوں بچے ر سے رو رہے تھے، تب ہی گولیوں کی بوچھاڑ کر دی تھی اس آدمی نے معصوم بچوں پر وہ دونوں تڑپتے ہوئے زمین پر گر گئے تھے، شہریار نے کرب سے آنکھیں پچ لی تھی مزمل چہا کر بھی نہیں بچا

سکتا تھا اسے یاد تھا جب اس کے باپ نے اسے کہا تھا کہ کچھ بھی وہ جائے اپنی بہنوں کو اکیلے نہیں چھوڑنا اور وعدہ لیا تھا کہ ان میں اور ماہا مایا میں سے کسی ایک کو بچانا پڑے تو وہ اپنی بہنوں کو بچائے گا، وہ ادھر ہی خاموش ہو کر اپنے ماں باپ کو مرتے دیکھ رہا تھا۔۔ لیکن بیٹا میں..... بسسس.. اور کچھ نہیں کہنا.. مر گیا آپ کا بیٹا آپ کے لیے مجھے تو اب اپنی بہن کی فکر ہو رہی ہے کہ کہیں آپ کے گناہوں کی سزا میری معصوم بہن کو نہ ملے.. فارس نے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کرنا چاہا.. اور نا جانے کیا سوچ کر اچانک آٹھ گیا.. خدا حافظ.. وہ کہہ کر بہر نکل گیا.. پیچھے صدیق صاحب نے بے فکری سے ایک اور سگریٹ نکل لی



وہ ابھی ہی آفس پہنچی تھی یہ تیسری جگہ تھی پہلی دونوں جگہ جاب اسے خاص پسند نہیں آئی تھی اس نے سوچ لیا تھا کہ اب یہ جاب ڈن ہے.. وہ ویٹنگ روم میں 3، 4 اور لڑکیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی گئی واپس چلی گئی تھی منہ بنا بنا کر.. کہ باس کو کوئی پسند ہی نہیں آرا مینجر کی سیٹ کے لیے جو کچھ دن پہلے ہی ریزائن دے گیا تھا..

مس دیا.. اس کا نام اناؤنس ہوا تھا وہ جلدی سے آٹھ کر آفس کی طرف بڑھ گئی..
مے آئے کم ان سر.. فارس کے پاس پہنچ کر اس نے دروازہ ناک کر کے کہا
جانی پہچانی آواز سن کر اس نے ایک دم دروازے کی طرف دیکھا، اور حیرت سے
دیکھتا ہی رہا... مطلب کہ جیسے دیکھنے کے لئے وہ کتنے پاؤں بیلتا تھا وہ اس کے سامنے اس
کے آفس میں جاب لینے آئی.. ایک دم وہ ہوش میں آیا.
کم ان... سنجیدگی سے جواب دیا..
ہیو آسیٹ.. بنا اسے دیکھے کہا تھا.. جو اسی کو دیکھ رہی تھی یا شاید پہچاننے کی کوشش کر
رہی تھی کہ پہلے کدھر دیکھا جناب کو.. یاد آتے ہی غصے سے سیٹ پر بیٹھ گئی..
ہمم کب سے کریں گی جوائن.. اس نے ایک سرسری نظر فائل پر ڈالتے ہوئے کہا. جاب
تو دینی ہی تھی اسے تو پھر زیادہ کیو گھماتا..
چلیں آپ کل سے ہی جوائن کر لیں.. اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی خود فیصلہ سنا دیا..
آپ جائیں آپ کو امپائیمٹ لیٹر مل گا. فائل واپس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا. جو
منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی
لیکن سر انٹرویو.. دیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا..

آپ کی سی وی ٹھیک ہے .. انٹرویو کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے .. منزل نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا .

اوکے سر چلیں پھر میں کل ہی سے جوائن کروں گی .. دیا نے فائل اٹھاتے ہوئے کہا ..
ہممم اوکے بائے منزل دوبارہ لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گیا تھا۔ مگر دھیان اس کی طرف ہی تھا جو اب باہر نکل رہی تھی ...

دیا ... تو تم خود ہی میرے پاس آگئی .. ہم ناک بیڈ .. اب دیکھتا ہوں تمہیں کون بچا سکے گا منزل سلطان سے .. ، تمہیں میں بہت جلد اپنا بنا لوں گا .. تمہارے باپ کے کئے کی سزا تمہیں ملے گی دیا .. تم اپنی بربادی کی طرف خود آئی ہو اب بچ نہیں سکو گی .
... اپنے باپ کے ماضی سے ... منزل نے اپنی رولنگ چیئر کے بیک سے ٹیک لگا کر سوچا .
.. فتح مندی کی مسکراہٹ اس کے چہرے پر رقص کر رہی تھی ...



نہیں مجھے سچ میں ایسا لگتا ہے کہ تم جو دکھتی ہو وہ ہو نہیں .. مطلب کچھ تو ہے جو تمہیں اندر ہی اندر تنگ کر رہا ہے .. جو تم کسی کو بتا نہیں سکتی
امیر اور مایا اس وقت ایک فائو سٹار ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے .

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے .. مایا نے فاک سے چیکن کا روسٹ پیس منہ میں ڈالتے ہوئے کہا . حیران تو وہ ہوئی تھی کہ اس نے کیسے اس کے اندر کا حال جان لیا . .
بس لگتا ہے مجھے کہ تم بہت گہری ہو .. ایسا لگتا ہے کہ تمہاری ہنسی کھوکھلی ہے مطلب تم خود کی تکلیف چھپانے کے لیے ہنستی ہو .. سچ بولنے سے ڈرتی ہو اپنے معاملے میں ... خود کی اصل ذات کو بالکل ہی پوشیدہ کر دیا ہے . ، . از میر نے بغور اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا .
وہ آج بھی اپنے مخصوص بلیک بزنس سوٹ میں تھی از میر نے بھی بلیک ٹو پیس کے نیچے بلیک ہی شرٹ پہنی ہوئی تھی .

تم نے کیسے جان لیا وہ جو میں خود نہیں مانتا چاہتی .. فاک واپس پلیٹ میں رکھ کر اب پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو پہلے ہی اس کی طرف متوجہ تھا . .
تمہیں پتا ہے کہ تم نا اکثر خاموش رہتی ہو اور خاموشی اکثر اوقات سچ کا گلا گھونٹ دیتی ہے .. چھپ سا جاتا ہے سچ .. اور شاید تم بھی اپنا سچ چھپانا چاہتی ہو .. از میر اب سامنے روڈ پر دیکھ رہا تھا .. وہ باہر اوپن جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے ، موسم خوشگوار تھا کافی
کچھ سچ بہت کڑوے ہوتے ہیں ... بہت کڑوے از میر اتنے کے زبان سے ادا ہوتے ہی اگلے کا قتل کر سکتے ہیں .. محبت کا .. مان کا .. بھروسے کا بنا زہر کے .. مقابل

سائنس تو لیتا نظر آتا ہے ، مگر اصل میں وہ مرچکا ہوتا ہے .. اسی لیے کچھ سچ پوشیدہ ہی رہنے چاہیے .. اور وقت پر ہی ان کو فاش کرنا چاہیے .. وہ دونوں اب اٹھ گئے تھے ... ریسٹورنٹ سے .. فٹ پاتھ پر چل رہے تھے .. از میر کی ہی فرمائش پر وہ پیدل آئے تھے اب واپس بھی پیدل ہی جا رہے تھے .

تم شاید نہیں جانتی کہ موت اکثر نئی زندگی کی شروعات ہوتی ہے کبھی کبھی جینے کے لئے مرنا ضروری ہو جاتا ہے تمہیں پتا ہے .. زندگی سے زیادہ بے وفا کوئی نہیں ہوتا یہ صرف اسی سے وفا کرتی ہے .. جن کے پاس پیسہ ہو .. پیسہ نہیں تو آپ کی قدر کوئی نہیں کرتا .. میں نے اکثر سنا ہے کہ خوشیاں پیسے کی متہاج نہیں ہوتی ... لیکن میرا خیال ہے کہ پیسے کے بغیر کوئی خوشی خوشی نہیں ہوتی .. اب دیکھو نا میرے پاس .. تمہارے پاس .. بہت پیسہ ہے .. ہمیں کل کی کوئی فکر نہیں کہ کل کیا ہوگا .. کیونکہ ہمیں پتا ہے کہ پیسہ ہمیں ہر مشکل سے نکال لے گا .. ہمارے پاس اتنا پیسہ ہے کہ ہم روز سو دو سو لوگوں کو اچھا کھانا کھلا سکتے ہیں مگر نا جانے ہم ایسا کیوں نہیں کرتے ... کتنے لوگ ہیں جو سہی سے کھا نہیں سکتے ہم نہیں مدد کرتے کسی کی بھی .. از میر سامنے دیکھے کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولے جا رہا تھا .

ہمیں پہل کرنی چاہیے از میر پھر دوسرے کریں گے نا .. مایا نے ہوا سے چہرے پر آتے
بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا ..

ہم سہی کہہ ری ہو ہم کریں گے .. خیر کس بات سے کس بات پر پہنچ آئے .. از میر نے
ہستے ہوئے کہا .. وہ اب آفس میں پہنچ آئے تھے ..

چلو میں اب جاؤ .. مایا کہتے اپنے آفس کی طرف چلی گئی پیچھے از میر بھی اپنے آفس کی
طرف مڑ گیا ..

پیچھے کھڑے احمر نے غصے سے مٹھیاں بھیج لی .. وہ کب سے دیکھ رہا تھا ان دونوں کو بات
کرتے آتے ..

نہیں از میر نہیں میں تمہیں مایا کو خود سے چھیننے بلکل بھی نہیں دوں گا وہ صرف اور
صرف احمر سلطان کی ہے اور یہ بات میں تمہیں بہت جلد بتا دوں گا .. احمر نے جنونی انداز
میں کہا ..



وہ ابھی ہی واپس آئی تھی .. موبائل اور گانگز اٹھا کر دیوار پر ماڑے تھے ... آآہ ..
ڈریسنگ ٹیبل سے سب کچھ اٹھا کر نیچے پھینکا تھا .. اتنے قیمتی قیمتی پرفیومز .. میک اپ ...
سب کچھ ہی توڑ دیا تھا .. برانڈ پرفیومز کی خوشبو ہر طرف پھیل گئی تھی ..
اسے نہیں پتا تھا کہ اسے اپنا غصہ ہے کس پر .. فارس کے رویے پر یا خود کی سچائی پتا لگنے
پر اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا

وہ اپنا غصہ چیزوں پر نکالنے کے بعد اب شاور لینے واش روم میں بند ہو گئی تھی



موم ... موم ... فارس نے آنے ساتھ فوزیہ بیگم کو بلایا ...
کیا ہوا میرا بیٹا کیوں چلا رہے ہو ، انہوں نے آتے ساتھ ہی کہا ..
موم میری گڑیا کدھر ہے مجھے ابھی بات کرنی ہے اس سے . جلدی بلائیں اسے ... فارس
نے صوفے پر گرتے ہوئے انداز میں بیٹھا ،
کیا ہوا بھیکوں اتنے غصے میں ہیں .. دیا ابھی کچھ دیر پہلے ہی سے آئی تھی .. اب فارس
کی آواز سنتے ہی نیچے آگئی ..

بھیو کی جان .. کیسی ہے .. اور جاب کا کیا بنا .. فارس نے اسے اپنے ساتھ گاتے ہوئے کہا .

مل گئی جاب چھوڑیں اسے آپ نا مجھے آج لنچ کروانے کے لیے بلکہ موم کو بھی لے کر جائیں .. دیا نے پوچھا نہیں تھا سیدھا حکم دیا تھا ،

اوکے چلیں گے مگر پہلے میری بات سنیں ، آج کے بعد آپ کھر سے اکیلی باہر نہیں جاوگی میں نے گارڈز ہائر کر دیئے ہیں .. ، جب بھی کہیں گئی .. بیشک ہی .. ہانیہ یا .. جیسکا کے ساتھ ہی کیوں نہیں .. گارڈز ساتھ لے کر جائوگی .. میں نے موم کی باتوں پر گور کیا ہے تب کہہ رہا ہوں .. فارس نے ساتھ وجہ بھی بتا دی کہ کہیں یہ نہ سمجھ لے کہ اسے اس پر بھروسہ نہیں ہے ..

ہمممم . اچھا مگر بھو .. گارڈز میری گاڑی میں نہیں بیٹھے گے میری گاڑی کے پیچھے بے شک ہوں .. دیا نے اپنی شرط بھی بتا دی .،،،

اوکے بھو کی جان اب جائو تیار ہو جاو .. پھر لنچ کے لیے چلتے ہیں .. موم آپ بھی تیار ہو جائی ..

فارس نے فوزیہ بیگم کو بھی مخاطب کیا جو فارس کی بات سن کر کافی مطمئن ہو گئی تھی ..

اوکے چلو.. وہ سب اپنے اپنے کمروں میں تیار ہونے چلے گئے..

کافی خوشبو پورے آفس میں پھیل ہوئی تھی مگر کافی کا کپ اسکا منتظر تھا.. جو جانے کن سوچوں میں گم تھی، وہ آفس میں بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی.. اسے آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا منزل کے ساتھ کام کرتے ہوئے .. وہ کافی پریشان تھی منزل کے رویے سے جو کافی گرم سرد تھا کبھی جان چھڑکنے والا تو کبھی جان لینے والا.. وہ سمجھ نہیں سک رہی تھی اس کے رویے کی وجہ انٹر کام دوسری دفعہ چیخا تھا ساتھ ہی وہ ہوش میں آئی تھی..

ہیلو سر.. اس نے انٹر کام کان سے لگاتے دھیمے لہجے میں کہا .
اوکے سر. میں لے آتی ہوں.. کہنے ہی اس نے اپنی کافی کی طرف نظر ڈالی جو اب ٹھنڈی ہو گئی تھی .. کچھ دیر پہلے اس کا کافی دل کر رہا تھا کافی پینے کا مگر ٹھوڑی سی پینے کے بعد

وہ رسہ کر بھول گئی تھی ابھی منزل کے کافی گوانے پر اسے اپنی بھولی ہوئی کافی یاد آئی ..
وہ منزل کی پرسنل سیکرٹری تھی) شمس اب فارس کی کمپنی میں ہوتا تھا (اور منزل اسے ہر
تھوڑی دیر بعد زرہ زرہ بات پو بلتا تھا ...

اففف اب پھر اس مونسٹر کا سامنا کرنا پڑے گا .. وہ منہ بناتی آٹھ گئی تھی ...

میرے آئے کم ان منزل نے آفس میں داخل ہوئے سے پہلے پوچھا
ہممم آجائیں .. اس کی معروف سی آواز اس کے کانوں میں پرہی تھی ... دل کی دھڑکنیں
تیز ہوگئی تھی جس کی وجہ سے وہ بے خبر تھی ..

سر کافی .. اس کے سامنے کافی کا بابپ اڑاتا کپ رکھتے ہوئے کہا ..

بیٹھو ادھر .. منزل نے اسے گہری نظروں سے ہوئے کہا ..

بلیو جینز پر وائٹ شرٹ کے اوپر جینز کی ہی جیکٹ پہنے .. بالوں کو ہائی پونی میں مقیم کیلئے
.. ہلکا سامیک کیئے .. کانوں میں نفیس سے آئیر رنگ پہنے .. پاؤں میں بلیو ہی سنیکر شوز پہنے

وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی .. اب اکتوبر شروع ہو گیا تھا تب ہی ہاف شرٹ چھوڑنی

پڑی جس کا اسے دکھ بھی بہت تھا ...

مزل بلیک ڈنر سوٹ پہنے.. پاؤں میں چمکتے بلیک ہی شوز پہنے.. بالوں کو اپنے مخصوص انداز میں سیٹ کیئے وہ بھی بہت پرکشش لگ رہا تھا.. نیلی آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا جواب اس کے سامنے والی چیئر پر بیٹھی اس کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی.. مزل جلد ہی ہوش میں آچکا تھا..

تو کیسی ہیں مس دیا آپ.. مزل نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا..

ٹھیک.. ایک لفظی جواب دے کر وہ خاموش ہو گئی تھی.. وہ تو پہلے ہی کنفیوز تھی اس کے اس طرح دیکھنے سے.. اس کے اپنے ٹھنڈے جواب پر وہ دانت پیستا رہ گیا..

ہممم کافی کاکپ لبوں سے لگائے اس نے لیپ ٹاپ کھول کر کوئی فائل اوپن کر لی.. دیا ابھی سوچ رہی تھی کہ وہ جائے یا نہیں جب مزل کی بھاری گمبھیر آواز آفس میں گونجی یہاں آکر مجھے سمجھائیں کہ کیا سوچ کر آپ نے یہ ڈیل ڈن کی.. اس نے کل کی ڈیل کے بارے میں کہا جو بیش قیمت ڈائمنڈ کی تھی.. مزل وہ ڈائمنڈ خریدنا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ابھی وہ کی جتنی قیمت ہے کچھ عرصہ بعد اس سے ڈبل ہو جائے گی.. کل ڈیل جس کمپنی کے ساتھ تھی اس کی اوپر ایک لڑکی تھی مزل کو کہیں کوئی خفیہ نظر تو نہیں آئی مگر ابھی وہ دیا کو پاس بلانے کے لیے کہہ رہا تھا

دیا تو اس کے پاس جانے کا سوچ کر ہی کامپ رہی تھی .. دل تھا کہ مانو ابھی باہر نکل آئے گا ..

سمجھ آرہی ہے آپ کو، منزل نے اسے اپنی جگہ سے نہ ہلتے دیکھ کر کہا۔
دیا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے اس کی طرف بڑھ رہی تھی .. دونوں کی دھڑکنوں کا شاید مقابلہ تھا کہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ زیادہ تیزی سے کس کا دل دھڑک رہا ہے ..
منزل نے اس کی مخصوص خوشبو اپنے آس پاس محسوس کرتے آنکھیں موند لیں تھی ..
دیا بھی اس کے وجود سے اٹھتی مہنگے پرفیوم کی خوشبو اپنے آس پاس محسوس کرتی کامپ رہی تھی ..

س سر کیا .. غلطی ہے .. اس نے منزل کے قریب پہنچتے ہی پوچھا .. دیکھ لیپ ٹاپ کو رہی تھی ..

اس کی آواز پر منزل نے پٹ سے آنکھیں کھولی وہ اس کے بہت قریب تھی ..
منزل اسے اپنے قریب دیکھ کر ایک دم اٹھا تھا اگر وہ بروقت پیچھے نہ ہوتی تو ضرور اس کے سینے سے ٹکراتی

س .. سر۔ دیا نے اس کی بولتی نیلی آنکھوں سے ڈرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیچھے قدم

لینے شروع کیئے۔ اس کا ارادہ بھانپتے ہی مزمل نے ایک دم اس کی نازک کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی طرف کھینچا۔ وہ اس کے لیے تیار نہیں تھی اسی لئے اس کے کشادہ سینے سے آگئی۔۔۔

دل زور و شور سے دھڑک رہا تھا۔

سس....

شیشیسیسی... خاموش بلکل خاموش... اس کے بولنے سے پہلے ہی مزمل نے اس کے نازک گلاب کی کلیوں جیسے ہونٹوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ دیا تھا... دھیرے دھیرے ہاتھ ہٹا لیا تھا اور انگوٹھا اس کے پنک لیپ سٹیک سے سجے ہونٹوں پر پھیر رہا تھا... دوسرا ہاتھ اب بھی کمر پر تھا... نظریں بھی اس کے ہونٹوں پر مرکوز تھی... دیا تو اس کی اپنی قربت پر ہی مرنے والی ہو گئی تھی.. اس میں اتنی ہمت نہیں رہی تھی کہ اسے خود سے دور کر سکے...

تم دیا جب جب میرے قریب آتی ہو میں سب بھول جاتا ہوں... میرا دل کرتا ہے بس تم میرے سامنے رہو... میرے پاس رہو... میرا دل تمہاری قربت مانگتا ہے، تمہیں اپنا بنانا چاہتا ہے... سب دکھ درد بھول جانا چاہتا ہوں تمہارے سنگ... تم تو پہلی نظر میں ہی

پسند آگئی تھی... عشق ہو گیا ہے تم سے دیا.... عشق ہو گیا ہے... اس کے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے ہی اپنے دل کی بات اسے بتا دی آخر میں اس کی آواز بھوجل ہو گئی تھی... اس کے گلابی ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے ایک خواہش کی تھی دل نے...، دل کی خواہش لیب بیک کہتا... اسے کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا تھا... دیا تو بھوکلا گئی تھی... اس کے تو فرشتوں کو بھی نہیں پتا تھا منزل ایسا بھی کچھ کر سکتا ہے... اس نے خود کو چھروڑانے کی کوشش کی جو ناکام ہی ہوئی.... منزل دیوانہ وار اپنی سانسیں اس میں انڈیل رہا تھا... کیا کچھ نہ تھا اس کے لمس میں... دیوانگی... جنون... .. غصہ... عشق... کافی دیر بعد خود کو سیراب کرتے اس نے ایک جھٹکے سے دیا کو چھوڑا تھا... جو اب سینے پر ہاتھ رکھے گھرے گھرے سانس لے رہی تھی... منزل نے بھی خود کی اتنی بے خودی پر خود پر لعنت بھیجی... دیا اب وہاں سے بھاگ گئی تھی....

Damn it

، اس نے زور سے کانچ کے ڈیل پر ہاتھ مارا.. ساتھ ہی ٹیبل پر سے گاڑی کی چابیاں.. وابل وغیرہ اٹھا کر غصہ سے باہر نکل گیا.. دوسری طرف دیا اپنے آفس میں ا کے اپنا اٹکا ہوا سانس بحال کر رہی تھی...

محبت کے 'م' سے 'مہک دل'
محبت کے 'ح' سے 'حسرت دل'
محبت کے 'ب' سے 'بہکے دل'
محبت کے 'ت' سے 'تڑپ دل'

کوئی کام ہے کوئی م. . . ہیر سے ... احمر نے از میرر کو مایا کے آفس میں جاتے دیکھا تو جھٹ سے اس کے سامنے آکر دیوار بن گیا تھا...

جی بالکل کام ہے تب ہی جا رہا ہوں. . ہٹو سامنے سے ... از میرر نے قدرے بیزاری سے کہا .. وہ دونوں ہی خود ہی خود میں ایک دوسرے سے خدا واسطے کا بیر رکھتے تھے ... از میرر کو لگتا تھا کہ احمر بھی ہیر کو پسند کرتا ہے .. احمر کو لگتا تھا کہ امیر کہیں اس سے مایا کو چھین نہ لے ... دونوں ہی ایک دوسرے سے ڈرتے کے ساتھ ساتھ ڈرتے تھے ... مایا کو کھونے کا ڈر...

زیادہ گھوما پھیرا کے میں بات نہیں کرتا میری بات یاد رکھنا .. ہیر صرف میری .. احمر سلطان کی ہے اسے مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا .. تم بھی نہیں از میرر ملک ..

... تو کوشش بھی مت کرنا اس سے جتنا ہو سکے دور رہو یقین کرو اسکی نزدیکی تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑے گی .. وہ صرف مجھے چاہتی ہے ابھی وقت ہے واپس پلٹ جاؤ .. یہ نہ ہو جب تم واپس جانا چاہو تو کافی دیر ہو چکی ہو ... احمر نے بغور اس کو دیکھتے ہوئے کہا جس کا ایک رنگ اربا تھا ایک جا رہا تھا چلتا ہوں سوچنا ضرور اور ایک بات اگر پھر بھی تم پیچھے نہ ہٹے یا کچھ بھی غلط کرنے کی کوشش کی تو اس سے پہلے بتا دوں ایک تو میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا تمہیں دوسری بات تم ہیر کی دوستی بھی کھو دو گے .. اس لئے اچھا ہے لوٹ جاؤ .. تم سوچ رہے ہو نگے مجھے کیسے پتا چلا تو سنو .. میں ہیر سے بہت محبت کرتا ہوں مجھے پتا ہے کہ اس پر اٹھنے والی کون سی نگاہ میں کیا ہے .. چلو اب چلتا ہوں کچھ بھی غلط کرنے سے پہلے اپنا نقصان یاد رکھنا ... شاید .. تم بچ جاؤ اپنے نقصان سے .. احمر جانتا تھا کہ خون کا کچھ تو اثر ہو گا باپ کے .. شاید یہ بھی اپنی محبت کو پانے کے لئے غلط راستہ اختیار کرے تب ہی اسے سمجھا دیا وہ مایا کے معاملے میں کوئی رزک نہیں لے سکتا تھا .. وہ بہت ڈرتا تھا مایا کو کھونے سے وہ ایک اور شہریار اور مہوش نہیں چاہتا تھا .. وہ ڈرتا اپنے لیے نہیں مایا

کے لیے تھا.. تب ہی از میر کو کافی تحمل سے لفظوں کا سہی چناو کر کے سمجھایا تھا. مبادہ وہ کہیں انا کا مسئلہ ہی نہ بنا لے

از میر اپنی جگہ ساکن کھڑا تھا اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے ... اسے کچھ ہوش نہیں تھا کہ وہ جدھر کھڑا ہے وہاں اور بہت سے ورکرز تھے جو اسے عجیب نظروں سے گھور رہے تھے ... احمر کب کا جا چکا تھا ... وہ مرے قدموں کے ساتھ اپنے آفس کی طرف جا رہا تھا.. ہیر میری ہے صرف احمر کی .. اسے بس ہر جگہ یہی سنائی دے رہا تھا.

.....

نہیں آفس میں آکر وہ اپنی رولنگ چیئر پر گرا تھا آنکھیں لال ہو گئی تھی ضبط سے اس نے کرب سے آنکھیں میچ لی تھی از میر میری بددعا ہے تم بھی برباد ہو اپنی محبت کے ہاتھوں ... تمہیں تمہاری محبت کبھی نہ ملے ... تم بھی تڑپو میری طرح تمہیں بھی محبت میں مات ملے ... تم بھی منہ کے بل گرو ... میری بددعا ہے از میر .. میری بددعا ہے یاد رکھنا اچانک اس کے کانوں میں اس لڑکی کی آواز گونجی تھی جسے از میر نے چھوٹی محبت میں برباد کر دیا تھا .. صرف اسے ہی نہیں .. کئی لڑکیوں کو اسے لگ رہا تھا کہ .. اسے لگ گئی ان میں سے کسی کی بددعا ..

نہیں... م میں ہیر کو نہیں چھوڑ سکتا... ہیر میری ہے... صرف از میر ملک کی... ہاں اسے صرف میرا ہونا ہوگا... ہیر میں تمہیں لے جاؤں گا.... ادھر سے دور... بہت دور جہان صرف میں اور تم ہوں گے.... میں تمہیں چھوڑ نہیں سکتا... از میر نے جنونی انداز میں خود ہی کہا ہاں... جیک... میری آج ہی کی سیٹ بوک کروا دو... ہاں... میں واپس ارہا ہوں.... تم تب تک... کرپس کو ادھر بھیج دو... ہاں سہی ہے....

از میر نے سوچ لیا تھا اسے اب کیا کرنا ہے... اس کے لیے اسے پہلے واپس جانا تھا کچھ کام نپٹانے تھے...

ہیلوووو... وہ آنکھیں موندے چیئر کے بیک سے ٹیک لئے ھیٹھا تھا جب جانی پہچانی آواز پر اس نے جھٹ سے آنکھیں کھلی...

ہیر ررر آو بیٹھو... اس نے مایا کو دیکھتے ہوئے کہا... گرے کلر کے بزنس سوٹ پہنے... بالوں کی درمیان سے مانگ نکالے کھلا چھوڑے... ہلے میک اپ... ڈائمنڈ کا نفیس کا نیکیس اور ایررنگ پہنے... پاؤں میں گرے ہی ہائی ہیل والے شوز پہنے وہ معمول سے ہٹ کر لگ رہی تھی... صبح احمر کی ضد پر اسے گرے کلر پہننا پر...

کافی پریشان لگ رہے ہو.. سب ٹھیک ہے نا.. مایا نے اسے آج پہلی دفعہ اتنا پریشان دیکھا تھا...

بلیک ڈنر سوٹ پہنے... ٹائی کھولی ہی گرن میں جھول رہی تھی.. بلیک ہی شوز پہنے... بھورے بالوں کو ماتھے پر پھلائے... لائیٹ برائون آنکھیں لال ہو رہی تھی...

ہم سب ٹھیک ہے.. از میر نے اسے دیکھنے سے اجتناب ہی کیا تھا... وہ نہیں چاہتا تھا وہ جذبات میں آکر کچھ غلط کر بیٹھے...

ٹھیک لگ تو نہیں رہا... از میر میں تمہاری دوست ہوں نہ تو دوست سے چھپا رہے ہو... بتاؤ.. کیا پریشانی ہے... شاید ہم مل کر حل کر لیں... یا... یا تمہیں احمر نے کچھ کہا ہے.. مایا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا.. اس نے دیکھا تھا احمر کو از میر سے بات کرتا.... تب تو وہ

یہی سمجھی کہ پروجیکٹ کے حوالے سے بات کر رہے ہوں گے.. مگر از میر کی یہ حالت دیکھنے کے بعد وہ ڈر گئی تھی کہ کہیں احمر نے از میر کو کچھ بتا تو نہیں دیا وہ اچھے سے جانتی تھی.. اس پاگل کو... وہ کہیں بھی اپنا آپ کھو سکتا تھا..

نہیں اس نے کچھ نہیں کہا بس وہ موم کی طبیعت خراب ہے تو تب تھوڑا پریشان ہوں...

آج.. بلکہ کچھ دیر بعد میری فلائٹ ہے ... یہاں کا کام میرا سیکرٹری دیکھ لے گا... ہفتے دس دن تک ہو سکا تو آجائوں گا ... از میر نے بالکل نارمل انداز میں جواب دیا...
ہممم اچھا۔ چلو جیسا تمہیں ٹھیک لگے... میں چلتی ہوں مایا نے اٹھتے ہوئے کہا اسے یقین تھا کہ احمر نے ہی اسے کچھ کہا ہے کیونکہ از میر اسے اپنے موم ڈیڈ کے ساتھ ٹرمز بتا چکا تھا.. مایا جا چکی میں ... از میر نے دوبارہ چیئر سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں....
میں ایسا نہیں چاہتا ہیر... کہ تم مجھ سے بدگمان ہو جاؤ۔ میں تو بس تمہیں اپنایا چاہتا ہوں۔
مجھے پتا ہے تم شروع میں مجھ سے نفرت کرو گی پھر... مجھ سے میری طرح محبت کرنے لگو گی ... اگر نہ بھی کی تو۔ میری محبت کافی ہے لیکن تمہیں احمر کو بھولنا ہو گا میں تمہاری آنکھوں میں بھی اس کے لیے محبت دیکھی ہے ... لیکن بس میں اب تمہیں لے جاؤں گا یہاں سے از میر نے ایک عزم سے سوچا...
اے حرف تسلی تیرے مشکور ہیں لیکن
یہ 'خیر ہے' سے بہت آگے کا دکھ ہے



ماہا آج آخری دفعہ فارس کے آفس جارہی تھی اسے بتانے کے وہ اب نہیں آئے گی۔ اس کا دل بہت بے چین تھا۔۔۔ وہ جان گئی تھی کہ وہ اپنے ماں باپ کے قاتل سے محبت کر بیٹھی تھی۔۔۔ شدید محبت۔۔۔ وہ اس سے دور ہو جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ محبت میں اپنی ماں کا تڑپتا وجود نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔ اور وہ جانتی تھی کہ فارس بھی اسے چاہتا ہے۔۔۔ وہ اب چاہ کر بھی فارس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی۔۔۔ وہ باگ جانا چاہتی تھی۔۔۔ دور۔ بہت دور۔۔۔ جہاں فارس کی رسائی مشکل ہو۔۔۔۔۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ کچھ ہی دنوں میں اٹلی چلی جائے گی اور وہاں کا اپنا بزنس سنبھالے گی یہاں سب وہ مایا اور منزل پر چھوڑ دینا چاہتی تھی۔۔ اس میں سکت نہیں تھی اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں سے برباد کرنے کی۔۔۔ وہ بہادر نہیں تھی۔۔ وہ بھی کمزور لڑکی کی۔۔۔۔۔ بہت کمزور۔۔۔۔۔ جس سے قسمت نے اس سے اس کے پیارے لے کر بہار د بنا دیا تھا مگر صرف باہر سے اندر سے وہ بھی ایک کمزور۔۔۔ معصوم۔۔ ڈرپوک۔۔ لڑکی تھی۔۔۔

وہ تیار ہو کر آفس کے لیے نکل گئی۔۔۔ وائیٹ شرٹ پر بلیک لیڈر کی بلیک جیکٹ پہلے۔۔ بلیک ہی جینز۔۔ وائیٹ جاگر۔۔ بالوں کو سٹریٹ کیلئے ہائی پونی کیلئے۔۔ ہلکا سا میک اپ۔۔۔۔۔ کانوں میں ڈیمانڈ کے ایررنگ۔۔۔ نیلی آنکھیں پر گالز لگائے وہ آفس کے پورچ میں پہنچ

کر اپنی بلیو ہائبریڈ کو بریک لگائی تھی.. چڑچڑاہٹ کی آواز ماحول میں پھیلی تھی... وہ مغرور چال چلتی آفس میں داخل ہوئی تھی بنا کسی کو دیکھے وہ سیدھا فارس کے آفس میں داخل ہوئی....

گرے تھری پیس پہنے.. بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ناک پر گاگلز ٹکائے وہ اپنی رولنگ چیئر سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں گم تھا..... جب دروازہ کھولنے کی آواز سے اس نے آنکھیں کھولی... سامنے ہی اس کی ہیر کھڑی آج کتنے دنوں بعد دیکھ رہا تھا وہ اسے.... تقریباً ایک مہینہ کام کیا تھا اس نے ادھر اور اسے لگتا تھا کہ وہ اسے صدیوں سے جانتا ہے... جیسے وہی اس کے جینے کی وجہ ہو.... اس کے قدم خود ہی اس کی طرف اٹھ چکے تھے...

وہ سر یہ میرا ریزائن لیٹر ہے اور یہ آپکے تین کروڑ کا چیک جو مجھ پر فائن ہے ارلی جاب چھوڑنے پر... ماہانہ کچھ پیپرز سامنے کانچ کے خوبصورت نفیس سے ڈیبل پر رکھتے ہوئے کہا...
ہمممممم جاب چھوڑ کر کیا جتنا چاہتی ہو... فارس اب اس کے بالکل قریب پہنچ گیا تھا..

میرے اپنے کچھ پرسنل میٹرز ہیں سر... مجھے اٹلی جانا پر رہا ہے ار جیٹلی... ادھر ضرورت ہے میری... بزنس میں کافی لاس ہو رہا ہے... ت مجھے جانا ہو گا... ماہانے کچھ سچ کچھ جھوٹ کو ملا کر وجہ دے... ہاں مگر اس کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی... تم باگ رہی ہو ہیر... مجھ سے... خود سے... محبت سے... تمہیں ڈر ہے.... تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہو.... جو میں نہیں ہونے دوں گا... میری نس نس میں تم بس چکی ہو... خون کی مانند ان رگوں میں دھورتی ہو..... میں تمہیں اپنے ساتھ ایسا نہیں کرنے دوں گا... ماہا شہریار سلطان... فارس نے اسے بازو سے پکڑ کر خود سے نہایت قریب کرتے ہوئے کہا.... پیچھے ہٹو پلیزز.... درد ہو رہا ہے مجھے.... پلیزز فارس... وہ بے بسی سے بولی تھی.... بازو پر گرفت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی تھی.... ساتھ ہی درد بھی بڑھ رہا تھا....

درد.... ہاہا ہاہا... تمہیں درد ہو رہا ہے... یہ... یہ درد تمہیں درد لگ رہا ہے... اور وہ درد جو ادھر ہو رہا ہے... اس نے دوسرا ہاتھ اپنے دل کے، مقام پر رکھتے ہوئے جنونی انداز میں کہا....

پلیزز.. پلیزز.. جانے دو مجھے پلیزز فارس.. بازو اس کی گرفت سے نکالنے کی ایک دفعہ پھر کوشش کی تھی جو ہر دفعہ کی طرف ناکام ہی ہوئی...

نانا... تم نے پہلے مجھے خود، خود سے محبت کرنے پر مجبور کیا.. اب جب مجھے تم سے محبت ہو گئی بلکہ عشق ہو گیا ہے تو تم مجھے یوں چھوڑنا چاہتی ہو... کہہ رہی ہو کہ تم جا رہی ہو..... کیسے ے ے.. آخر کیسے ے سوچ لیا میں اتنے آرام سے چھوڑ دوں گا.... بھول ہے میڈم... تمہیں تو ہر حال.... ہر ر حال میں میرا ہی ہونا ہے.. اس کی نیلی آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھیں گارتا بولا تھا.

مگر میں نے تمہیں کبھی نہیں کہا کہ مجھ سے پیار کرو... یا.. یہ کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں... پھر یہ کیسی زبردستی ہے... میں نے تمہیں سارے پیسے دے دیئے ہیں بس اب چھوڑو مجھے جانے دو..

وہ پگھل رہی تھی اس کی حالت دیکھ کر... اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ بھی اقرار نہ کر دے.. جس محبت کو وہ ماننا نہیں چاہتی تھی... وہ تو صرف اس سے بدلہ لینے آئی تھی.... وہ تو اسے برباد کر دینا چاہتی تھی.... لیکن یہاں تو وہ خود ہار رہی تھی.. ایک دفعہ پھر.... بارہ سال پہلے کی طرح... وہ آج بھی خود کو بالکل بے بس محسوس کر رہی تھی.... فرق

صرف یہ تھا کہ ... بارہ سال پہلے .. وہ ڈر کی وجہ سے بے بس ہو گئی تھی .. اور آج ...
ہاں وہ آج محبت کے سامنے بے بس ہو رہی تھی ...
ت تمہیں کیا مسئلہ ہے م مجھ سے ہیر .. مجھے بتاؤ .. م میں خود کو بدل دوں گا ہیر .. میں
نے کبھی کسی سے اتنی شدت سے محبت نہیں کی .. پلیزز یوں تو مت چھ .. چھوڑو .. میں
وہ س سب .. سب کروں گا جو تم کہو گی .. جیسا بھی کہو گی کروں گا ... لیکن پ پلیزز ..
.. پلیزز .. یوں خود سے دور مت کرو .. وہ اب بھی اس کے بالکل قریب کھڑا تھا .. بازو
پر گرفت اب کافی کم کر دی تھی .. دوسرے ہاتھ سے اپنے چہرے سے آنسو صاف کرتے
ہوئے بچوں کی طرح کہہ رہا تھا ..
.... ہمممم اچھا تو چلو میں دو شرطیں بتاتی ہوں .. ان میں سے کوئی ایک بات
ضرور ماننا پڑے گی .. ورنہ بھول جاؤ ... ہیر کو .. اس نے نیلی آنکھیں فارس کے چہرے پر
ٹکا کر کہا
ک .. کہو وو .. بنا کسی دیری کے کہا

پہلی اپنے موم .. ڈیڈ اور بہن کو چھوڑ دو.....

یا ... وہ خاموش ہوئی تھی .. فارس کی تو حیرت سے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی ہمت کر کے اس نے دوسری شرط پوچھی ..

د د دوسری .. تھوک نکل کر کہا بازو پر گرفت ہلکی .. اور ہلکی بلکل ختم ہو گئی تھی .. دو قدم پیچھے لیے تھے آنکھوں میں حیرت .. درد .. غصہ لیے ماہا کو ہی دیکھ رہا تھا ..

.. جو اسے یوں پیچھے ہوتا دیکھ کر مسکرائی تھی ڈبل ڈمپلز پوری شان سے ابھرے تھے تزانہ مسکراہٹ درد بھری مسکراہٹ نیلی آنکھیں اب

بھی اسی پر ٹکی ہوئی تھی .. مسکراہٹ خاموشی .. ہنوز قائم تھی .. شاید وہ جانتی تھی وہ ہار گئی تھی ایک دفعہ پھر ... ہاں وہ اپنی محبت بھی ہار گئی تھی ایک ہی شخص کی وجہ سے قدم باہر کی طرف لینے شروع کر دیئے تھے نیلی آنکھیں میں نمی بھر آئی تھی .. سب دھندلاتا ہوتا جا رہا تھا فارس کی کی مختلف نہ تھی .. اس کو دود ہوتا دیکھ کر اچانک ہی ہوش میں آیا تھا ..

د د دوسری ب بتاؤ... ایک امید کے تحت پوچھ لیا تھا... شاید... شاید وہ دوسری شرط اتنی مشکل... بلکہ... ناممکن... شرط نہ رکھے... کہ شاید قسمت تھوڑا... تھوڑا سا رحم کرے...

چھوڑو مسٹر... تمہارے بس کی بات نہیں... پہلی شرط احسان تھی... تم تو وہی سن کر پیچھے ہٹ گئے... دوسری سن کر تو یہ... محبت کا بوت بھی اتر جائے گا... اور آج سے میں دنیا کی طرح تمہارے لیے بھی... ماہا سلطان ہوں... سو پلینرز... ہیر نامی لڑکی کو اب بھول جاؤ... دوبارہ مجھے کنٹیکٹ مت کرنا... ہاں اگر رر... میری شرط منظور ہوئی تو ضرور بتانا... نمی کو بے دردی سے واپس دھکیلتی... اپنے مخصوص... سٹاپ... ہر جذبات لہجے میں بولی تھی... کچھ لمحے یوں ہی گزر گئے... اپنے گانگز سے اپنی نیلی آنکھیں چھپاتے... وہ سکون سے باہر نکل گئی... بال ہوا کی وجہ سے چہرے پر آرے تھے... جنہیں اس نے سنبھالنے کی کوشش نہیں کی تھی... ہائی پنسل ہیل کی آواز کئی لوگوں کو متوجہ کر رہی تھی... فارس اسے دیکھ رہا تھا... خود سے دور جاتا... اور دور... پھر وہ اوجھل ہو گئی تھی آنکھوں سے... وہ ایک انچ بھی نہیں ہلا تھا اپنی جگہ سے... نہ پلکوں نے جمبش کی... ہیر... وہ بڑبڑایا تھا... اس کا دیا چیک زمین پر گر چکا تھا...

....پورے آفس کو خاموشی نے لپیٹ میں لے لیا تھا... وہ گلاس وال کا سہارا لیتا زمین پر بیٹھتا چلا گیا... کئی آنسو بے مول ہوئے تھے... مگر اسے پرواہ نہیں تھی... فکر تھی تو یہ کہ اس کی ہیر اسے چھوڑ گئی تھی... باپ کے ساتھ تو اسے کبھی قبول ہی نہیں تھا.. مگر وہ اپنی جان سے پیاری ماں اور بہن کو کسی صورت نہیں چھوڑ سکتا تھا.. وہ نہیں سمجھ سک رہا تھا.. ہیر نے یہ مطالبہ کیا کیوں تھا... اسے صرف اتنا یاد تھا ابھی کی ہیر اسے چھوڑ گئی تھی.. اس نے ابھی خود اس کی نیلی آنکھوں میں اپنے لیے بے پناہ محبت دیکھی تھی اور ابھی ہی وہ چلی گئی تھی..

اس نے کرب سے آنکھیں میچ لی

جب کہا تھا محبت گناہ تو نہیں

پھر گناہ کے برابر سزا کیوں ملی

زخم دیتے ہو کہتو ہو سیتو رہو

جان لے کر کہتے ہو جیتے رہو

پیار جب جب زمین پر اتارا گیا

زندگی تجھ کو صدقے میں وارا گیا

بالوں کو کھلا چھوڑے .. ایک ہاتھ میں موبائل، گگلز اور اسے سے اتنا سوٹ کیس پکڑا تھا ... وہ ایک تقریباً بائیس تیس سال کی خوبصورت .. نازک سی لڑکی تھی

نو نیڈ .. آئے اوکے .. اس نے سامنے کھڑے خوب رو نوجوان کو دیکھتے ہوئے کہا ..

آئے ایم از میر ملک ... اینڈ یو ... از میر نے ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ..

مائے سلف .. سحر مرزا .. سحر نے اس کے مضبوط ہاتھوں میں اپنا نازک ملاتے ہوئے کہا

نائیس ٹو میٹ یو میم بٹ آئے ہیو ٹو گو ناؤ ... چلیں بائے .. میری فلائیٹ انائونس ہو رہی ہے .. از میر نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا ..

ہمممم .. سحر نے اپنا ہاتھ واپس کرتے ہوئے کہا ..

دونوں نے الگ الگ سمت قدم اٹھا لیے تھے

وہ تھوڑی پیچھے جا کر رکی تھی ... گگلز نے اب آنکھیں چھپالی تھی ... ہوا سے بال اڑ کر چہرہ بھی چھپانے کی کوشش

کر رہے تھے .. وہ مڑی تھی ... از میر اس سے بہت دور ہو گیا تھا .. اور آخر او جھل

بھی ہو گیا اس نے ایک ہاتھ سے اپنے لمبے کالے بال چہرے سے پیچھے کیئے ... وہ

بھی اب باہر کی طرف چل رہی تھی .. بال ہوا سے چہرے سے خود ہی پیچھے ہو گئے تھے .

...

میم ... باہر کھڑے ڈرائیور نے اس سے اس کا سوٹ کیس لیا تھا اور دوسرے سے اس کے لیے بلیک پراڈو کا دروازہ کھولا تھا .. وہ اندر بیٹھ گئی تو ڈرائیور نے دروازہ بند کر دیا تھا . سوٹ کیس گاڑی میں رکھتا . وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی روڈ پر ڈال دی تھی ... سحر نے آنکھوں سے گاگلز ہٹا کر واپس پیچھے دیکھا تھا لمحہ لمحہ وہ ایئرپورٹ سے دور ہوتی جا رہی تھی

مثال بُت ! تجھے نکلتے ہیں۔۔

ٹکٹ کی باندھے!

تو سامنے ہو تو ! ہم آنکھ "

بھی کم جھپکتے ہیں۔۔۔۔۔



فارس اپنے کمرے میں بند بیڈ پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا ... آنکھیں بالکل ویران تھی

نجانے کیا کھوجنے کی کوشش میں تھا آنکھیں لال ہو رہی تھی .. دل ٹرپ رہا تھا.....

ہیرررر.... وہ کرب سے بولا

وہ اپنے کمرے سے منسوب سٹڈی میں . اپنی رولنگ چیئر پر بیٹھی تھی .. اپنی مخصوص لال نائیٹی پہنے .. چیئر کے بیک سے ٹیک لگائے . نیلی آنکھیں میچی ہوئی تھی . وہ نہ جانے کتنی دیر سے اسے ہی بھیٹھی تھی.....

فارسسس اچانک آنکھیں کھولی تھی .. نیلی آنکھیں لال ہو رہی تھی.....
وہ جہاز میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا دل کا حال کوئی نہیں جتنا تھا . اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اسے محبت ہوگی .. اب ہوگئی تھی . وہ بھی لا حاصل کتنی دور تھی اس سے .. یا شاید اس کی تھی ہی نہیں ... وہ جا رہا تھا واپس آنے کے لیے.....
مایا بیڈ پر لیٹی از میر اور احمر کے بارے

سوچ رہی تھی .. احمر اس کی محبت تھا .. اور از میر دوست .. بہت اچھا دوست .. وہ کسی کو بھی کھونا نہیں چاہتی تھی ..

احمر اپنے کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھا . مایا کی تصویر سینے سے لگائے اسے ہی سوچ رہا تھا وہ بہت ڈرتا تھا اس کو کھونے سے آنکھوں میں نمی تھی.....

سڈی میں موجود وہ اپنی رولنگ چیئر پر بیٹھی تھی . ہاتھ میں پن گہما رہی تھی .. سوچیں
آج دن کی از میر سے ملاقات میں الجھی ہوئی تھی .. وہ لڑکوں سے شدید نفرت کرتی تھی .
مگر وہ از میر کو چاہ کر بھی نہیں بول سک رہی تھی . وہ اس کے حواسوں پر سوار ہو گیا
تھا . وہ جانتی بھی نہیں تی کہ وہ دوبارہ اس سے مل بھی سکے گی کہ نہیں ...

ہمیں کھو کر بہت پشٹائو گے جب ہم نہیں ہو گئیں
دنیا بھر کو ویران پائو گے جب ہم نہیں ہو گئیں
بہت آسان سہی راہ وفا کی منزلیں، لیکن
اکیلے تم کہاں تک جائو گے جب ہم نہیں ہو گئیں
ہمیں اپنا نہیں جان تمنا، غم تمہارا ہے
تم کس پر ستم فرمائو گے جب ہم نہیں ہو گئیں

اکتوبر کا درمیان ہو گیا تھا امریکہ کے مشہور شہر نیو یارک میں ... سردی کافی بڑھ گئی تھی ... ہر کوئی گرم کپڑوں میں ملبوس تھا .
.. رات کو کافی بارش ہوئی .. اسی کے باعث سڑکیں گیلی تھی ہاں البتہ ابھی دھوپ تھی ...
صبح کے دس بج رہے تھے

امیر رات کو ہی پہنچ آیا تھا اسلم ملک ہا ہما بیگم میں سے کسی کو اس کے آنے کا پتا نہیں تھا . بلکہ انہیں تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ وہ بچپلا ایک مہینہ کدھر تھا
... سوزن سوزن لائونچ میں ہما بیگم کی آواز گونجی تھی .
.. ج. جی سوزن) .. میڈ (نے آتے ہی مودبانہ انداز میں کہا .
یہ سامان کس کا ہیں .. انہوں نے صوفے کے پاس سوٹ کیس کی طرف اشارہ کیا ..
وہ . میڈم رات میں ہی از میر سر آئے تھے انہیں کے ہوں گے ... اس کے ڈرتے ڈرتے
کہا .

تو یہ ادھر رکھنے کی جگہ ہے .. کمرے میں لے کر جاو اور اسے جاو آکر ناشتہ
کرے . کرا ہے تو انہوں نے کرخت لہجے میں کہا ...

جی میم .. وہ کہتے ہی وہاں سے سوٹ کیس لیے غائب ہو گئی .. ہما بیگم .. ادھر ہی گرنے کے اندر میں صوفے پر بیٹھ گئی۔

.. از میر ان کا بیٹا تھا۔ انہیں بہت پیارا تھا۔۔۔ مگر اسے دیکھ کر انہیں ماضی کی تلخ یادیں یاد آ جاتی تھی۔۔

.. از میر محبت کی نشانی نہیں ایک غلطی کی نشانی تھا۔۔۔۔ اسلم ملک کو اس سے کوئی سروکار نہیں تھا .. وہ کافی دیر ادھر ہی بیٹھی رہی۔۔۔۔۔ شاید اس انتظار میں کہ آج اسے ایک مہینے بعد دیکھ لیں مگر وہ نہیں آیا۔ تب ہی سوزن کی آواز سے وہ مڑی

وہ۔۔۔ میم سر کہہ رہے ہیں کہ وہ ابھی ناشتہ نہیں کریں گے۔۔۔ سو رہے ہیں۔۔۔

ہمم جاو تم میرے لیے کافی بنا لاؤ۔۔ انہوں سرد آہ بڑھتے ہوئے اسے نیا حکم دیا جیسے سنتے ہی وہ ایک دفعہ پھر غائب ہو گئی۔۔۔۔۔

ہما بیگم نے آنکھیں موند کر سر صوفے سے لگا لیا۔۔ اور ایک دفعہ پھر نہ چاہتے ہوئے بھی ماضی میں گھو گئی۔

دیکھ میں گردشِ ایام اٹھا لایا ہوں
اب بتا کون سے لمحے کو واپس لاؤں



لیکن ایسے کیسے تم جا سکتی ہو.. مایا نے قدرے اونچی.. حیرت سے ڈوبی آواز میں کہا..
..وہ سب ناشتہ کر رہے تھے جب ماہا نے اپنا.. اٹلی جانے کا فیصلہ سنایا...

جسے سن کر تینوں نفوس ہی حیران ہو گئے..

ہاں ماہا ایسے کیسے جا سکتی ہو سب کچھ یوں چھوڑ کر... منزل نے فاک واپس پلٹ میں
رکھتے ہوئے کہا....

ان کے برعکس احمر ناشتہ سے انصاف کر رہا تھا.. جانتا تھا.. وہ ایک دفعہ کہہ دیا وہی
کرے گی.

..بس میں جانا چاہتی ہوں... ادھر بزنس دیکھوں گی... اور یہاں سب تم لوگ دیکھ
لینا... اس نے قدرے لاپرواہی سے.. بریڈ پر بٹر لگاتے ہوئے کہا.

... وہ سب آفس جانے کے لیے تیار تھے سوائے ماہا کے.. بلیک شرٹ پنٹ پر گرے
لیڈر کی لیڈیز جیکٹ پہنے.. گرہے کی ہائی ہیل.. بالوں میں ہلکا سا کرکیلئے کھلا چھوڑا ہوا
تھا.. ہلکا سا میک اپ کیئے وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی.... بلیک ڈنر سوٹ پہنے...

بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے ... منزل بھی کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا... احمر نے بھی بلیک ڈنر سوٹ پہنا ہوا تھا... بھورے بالوں کو ماتھے پر گرتے پرکشش لگ رہا تھا...

جبکہ ماہا نے ریڈ ٹی شرٹ... اور وائیٹ ٹرائوز پہنے... بالوں کو رف سے جوڑے میں باندھے... نیلی آنکھیں کو بے نیازی بڑھے... بے غم بیٹھی تھی... یا شاید ایسا ظاہر کر رہی تھی...

... اچھا... خیر میں چلتا ہوں اور احمر مایا آج میرے ساتھ جا رہی ہے ضروری میٹنگ ہے تو تم جاؤ... منزل نے بات ختم کرتے ہوئے کہا...

... کیا یار خود دیکھ لو نا... یا اس مسئلے کی دکان کو لے جاؤ... احمر کا تو منہ ہی لٹک گیا تھا... ماہا کی طرف اشارہ کرتے ناراضگی سے کہا...

ایک تو کل ہی از میر واپس گیا تھا اور احمر نے سوچا تھا اب مایا کے ساتھ ٹائم سپیڈ کرے گا لیکن ناجی...

... میرے سر میں درد ہے میں آرام کروں گی... کہیں نہیں جا رہی میں... ماہا نے نیپکن سے ہاتھ منہ صاف کرتے ہوئے کہا

.. ساتھ ہی اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی...

چلو مایا.... منزل نے اب مایا کو مخاطب کیا جو نجانے کن سوچوں میں گم ہو گئی تھی .
... ہنسنے لگی مایا نے اٹھتے ہوئے کہا... وہ دونوں بھی چلے گئے...
اب میں آفس جا کر مکھیاں ماروں.... نجانے کس مٹی سے بنیں ہیں یہ تینوں.... عجیب .
.... سمجھ کسی کی نہیں آتی.... خیر میں جاؤں اب.... احمر سوچتے ہوئے آٹھ گیا.
... ایک نظر ماہا کے کمرے کے بند دروازے پر ڈالتے عجیب شکل بناتے باہر نکل گیا...
میں نے پکارا.. کوئی ہے جو میرا ہو .
غم نے کہا.... میں مستقل .



میں نے کہا نا.... میں تم سے محبت نہیں کرتی.... میں صرف اور صرف احمر کی ہوں
..... تمہارے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی.... اور احمر کو چھوڑ نہیں سکتی.... مایا نے
قدرے اونچی آواز میں کہا تھا .
... ایسے مت کہو ہیر.. میں بہت پیار کرتا ہوں تم سے.. میں مر جاؤں گا.... میں تمہیں
احمر یا کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا.. پلیز مجھے سمجھو.. میں....

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ آپکی بکواس بند کرو ... جارہی ہوں میں ... مجھ سے دوبارہ اس ٹاپک پر کوئی بات مت کرنا .. مایا نے دوٹوک انداز میں کہا ...
نہیں ... ن ... نہیں ... ہیر و پلیر رکو .. رکو بات سنو ... ہیر رررر وہ ایک دم چیخ کر اٹھا
تھا ...

سارا جسم پسنے میں شرابور تھا ... اور مائے گاڈ ... از میر نے کمرے میں نظریں دہراتے
بے ساختہ کہا ...

ہیر یار ... نہیں بھول سکتا نا تمہیں ... تمہیں ہر صورت میرا ہونا ہوگا .. اس احمر کی
نہیں ہو تم ... تم پہلے ہو گی جفا پر میں منالوں گا تمہیں ... از میر نے کمرے میں بجھے
فانوس پر نظریں جمائے ہوئے خود کلامی کی ...
میں بہت جلد تمہیں اپنے پاس لے آؤں گا ہمیشہ کے لیے ... نظریں اب بھی فانوس پر
ہی تھی

بڑے بدنصیب ٹھہرے جو قرار تک نا پہنچے
در یار تک تو پہنچیں دل یار تک نا پہنچیں



مزل یہ... یہاں... مایا نے دیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا..
..وہ دونوں ابھی ہی آفس پہنچے تھے جب مایا کو دیا نظر آئی ٹی پنک شرٹ پر پنک
جیکٹ.. ساتھ بلیو جینز پہنے.. بالوں کو کھلا چھوڑے.. ہاتھ میں فائل پکڑے کسی سے بات
کر رہی تھی.

سیکرٹری ہے.. مزل نے مختصر سا جواب دیا.. اچھا..... خیر میٹنگ کب ہے.. مایا
نے بغور دیا کو دیکھتے ہوئے پوچھا.. میٹنگ روم میں ہی جا رہے ہیں.
مزل نے سرسری سا جواب دیا.. ہمممم.. وہ دونوں میٹنگ روم میں داخل ہو گئے تھے
ہیلو ایوری بڈی... مزل نے داخل ہوتے ہی کہا.. تھوری دیر بعد مزل نے بلیک
ڈائمنڈ خرید لیتے تھے.. ڈیل کامیاب ہوئی تھی... ایک ایک کر کے میٹنگ روم سے
سب نکل گئے.

.. سوائے سحر کے جو مایا سے باتوں میں مصروف تھی... وائٹ بزنس سوٹ پہنے.
..کالے لمبے بالوں کی ہائی پونی کیئے.. ہلکے میک اپ میں وہ خوبصورت لگ رہی تھی...
تھوری دیر میں ہی مایا اور سحر کی اچھی دوستی ہو گئی تھی...
جس میں زیادہ ہاتھ سحر کا تھا.. اسے دیکھنے میں ہی مایا کافی اچھی لگی تھی.

.. نہیں چلو تم میرے گھر .. میں تمہیں ملواؤں گی اپنی بہن سے یقیناً تم کنفیوز ہوگی کہ
مایا کون ہے .. مایا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا ..

.. اچھا لیکن جلدی واپس آنا ہوگا مجھے کام ہے پھر ہوٹل واپس جانا ہوگا .. وہ تینوں
میٹنگ روم سے باہر آگئے تھے

... منزل اس سب میں خاموش تھا .. اس نے پھر دوبارہ دیا کو نہیں دیکھا تھا .. اور پھر
شاید دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا وہ جانتا تھا اس کو دیکھنے کے کافی دیر بعد تک وہ تکلیف
میں رہتا تھا .

.. ازیت

..... کل تم پر ایک نظر پڑی .

.. پھر . نظر لاپتہ ہوگئی !! ..

میں تمہیں دیکھنا نہیں چاہتا تھا !! ..

پر پھر بھی کئی لمحے تکتا رہا ..

جانے کیوں یہ دل میرے بس میں نہیں ..

میری نگاہ جب جب تم پر پڑی ..

..مجھے تب تب تکلیف ہوئی۔
... اب میں نے سوچا ہے کہ۔
... میں اپنے دل کو منا کے۔
... تمہیں ہمیشہ کے لیے بھلا دوں۔
اور اب میں تم سے کبھی نہیں ملوں گا۔
..مجھے امید ہے۔
... میں جب تم سے نہیں ملوں گا۔
تو تکلیف سے بھی نہیں گزروں گا۔
..اے میرے بچھرے محبوب۔
... تو فقط ازیت ہے۔
ازیت کے سوا کچھ نہیں
... اور اب اس تکلیف سے بغاوت کر کے
... میں خوشی سے دوستی بنا لوں گا۔
...ہاں میں تمہیں بھلا دوں گا۔



شام ہو رہی تھی سردیوں کی وجہ سے جلدی ہی اندھیر ہو رہا تھا ... کافی دیر بیٹی
رہی تی مگر ماہا سے نہیں مل پائی.... ماہا سلیپنگ پلیز لے کر سو گئی تھی تو اس نے
منع کر دیا تھا... کہ پھر مل لے گی وہ اب واپس ہوٹل کی طرف جا رہی تھی.
.... جدھر اس نے سٹے کیا تھا منزل لوگوں کی کمپنی .. باس سے ہی مل کر میٹنگ
فائل کرتے تھے ... سیکرٹری وغیرہ نہیں... اسے لیے سحر کو خود آنا پڑا... اور اب اسے
صبح واپس جانا تھا ... رابیہ بیگم کی طبیعت خراب ہو گئی تھی ... ورنہ اسے دو تین دن رہنا
تھا.

..... اففف اسے بھی ادھر ہی رکنا تھا ... اس نے غصے سے سٹرنگ پر ہاتھ مارا.
.. گاڑی ایک قدرے ویران جگہ پر جھٹکے سے رک گئی تھی اس نے آنکھوں سے
گاگلز اتار کر دوسری سیٹ پر پھینکے تھے اور خود باہر نکل گئی تھی
جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو اس نے ہلپ کے لیے پلمبر کو کال کی اور خود گاڑی کے
ٹائر پر پاؤں رکھ کر کھڑی ہو گئی تھی ... ابھی وہ ریلکس ہو کر کھڑی ہوئی تھی کہ اسے لگا
کہ کوئی دھیمی آواز میں سسک رہا تھا..

پہلے اس نے اپنا وہم سمجھا مگر آوازیں ہنوز آرہی تھی اس نے چاروں طرف نظریں گمھائیں ... دائیں طرف کافی جھاڑیاں تھیں ... وہ آواز ادھر ہی سے آرہی تھی۔ ... اور شاید آواز لڑکی کی تھی سحر نے آنکھیں زور سے میچی تھی دوبارہ آنکھیں کھولی کالی سیاہ آنکھیں لال ہو رہی تھی سفید شفاف پشانی بلوں سے سج گئی تھی۔ ... ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتی وہ آواز کی سمت چل دی ... قدم قدم چلتے آوازیں نزدیک ہو رہی تھی ... وہ لڑکی کی ہی آواز تھی اس نے مٹھیاں زور سے پیچی ہوئی تھی کے اس کے بازوؤں کی رگیں واضح ہو رہی تھی

... کیا ہو رہا ہے دور رہو لڑکی سے اس نے انگلش میں کہا۔ سامنے ہی دو لڑکے ایک لڑکی کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ لڑکی کافی بچاؤ کر رہی تھی مگر وہ دو مضبوط لڑکے تھے۔ لڑکی کی شرٹ کوئی پھٹ گئی تھی۔ کیوں تیرا بھی من ہو رہا ہے ایک لڑکے نے پلٹتے ہوئے خباثت سے آئی ونک کرتے ہوئے اردو میں کہا

... ساتھ ہی دونوں لڑکوں کا قہقہہ گونجا وہ خود کو نارمل کرنے کے لیے گہرے گہرے سانس لے رہی تھی ... چہرہ غصے سے لال آنگارہ ہو گیا تھا

... اب دونوں لڑکے زمین پر پہرے کر رہے تھے.....

تم مرد خود کو سمجھتے کیا ہو..... اور عورت ذات کو کیا سمجھتے ہو..... ایک عورت کی کوکھ سے جنم لے کر... پھر عورت پر ہی چراہی کرتے ہو..... تم مردوں نے عورتوں کو بہت کمزور سمجھ لیا ہے..... اور بھول گئے ہو عورت تب تک ہی کمزور ہوتی ہے جب تک وہ کمزور رہنا چاہتی ہے... ورنہ عورت اتنی کمزور ہوتی نہیں ہے جتنا تم جیسے حوس پرست.. حیوان اسے سمجھ لیتے ہیں..... اور تم جیسوں نے ہی مردوں کو بدنام کیا ہوا ہے ورنہ ہر مرد جسم نہیں چاہتا..... سحر ایک ٹانگ فولڈ کر کے... دوسری پاؤں پر وزن ڈال کر اس لڑکے پر زاسی جھکی ہوئی تھی.

.... چاقو کی نوک اس لڑکے کی چھاتی پر تھی.... دوسرا لڑکا کامپ رہا تھا..... اور اس لڑکی کو اب لڑکوں کے بجائے اس سائیکو لڑکی سے ڈر لگ رہا تھا مگر وہ خود کو محفوظ بھی سمجھ رہی تھی....

آآآآآآآآآآ آہہہہہ... سحر نے وہی چاقو اب اس لڑکے کے پیٹ پر مارا تھا... خون کا فوارہ پھوٹا تھا ساتھ ہی اس کی چیخیں..

.. اب سحر دوسرے لڑکے کی طرف آگئی تھی لیکن بیٹی نہیں تھی ... کبھی اسے اور کبھی خوفزدہ کھڑی لڑکی کو دیکھ رہی تھی ...

.. ادھر آؤو ... تب ہی اسے مخاطب کیا ... جو اب خوفزدہ سی اسے دیکھ رہی تھی
میں نے کہا ادھر آؤ اب قدرے اونچی آواز میں کہا ..

یہ لو اس نے تم سے بد تمیزی کرنے کی کوشش کی بلکل اسی طرح مارو اسے جس طرح میں نے اسے مارا ... وہ ڈرتی ڈرتی اس تک آئی تھی جب سحر نے اس کا ہاتھ آگے کر کے خون آلود چاقو اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہا .

... ن .. ن نہیں . آ آپ خود مار دیں .. پلیز اس لڑکی نے چاقو کو کانپتے ہاتھوں سے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا .

.. چلو ... جیسی تمہاری مرضی میں ہی مار دیتی ہوں .. مگر اسے نہیں تمہیں
سحر نے سٹاپ لیجے میں کہا ..

ن ن نہیں ... میں ... خود ہی ... وہ لڑکی اب چاقو لے کر لڑکے کے قریب ہوگئی تھی جو خوف سے بہوش ہونے کو تھا .

جبکہ دوسرا درد سہتے سہتے بہوش ہو گیا تھا .

یہ گونگے بہرے ہیں بات مانو آٹھو یہاں سے .

یہ کیسے لوگوں میں بیٹھ کر دکھ سنا رہے ہو

سن میری ڈارلنگ .. جان میری جان من .. میرا بسپن کا پیار بھول نہیں جانا رہے .
.. کیسا میرا پیار ہے جان تمہیں کیا ہے بسپن کا پیار بھول نہیں جانا رہے احمر مایا کو
ڈھونڈتا اس کے کمرے میں آیا تھا ... مایا کمرے سے منسوب بیکلونی میں کھڑی تھی .
.. جب احمر کی آواز سے اس کی طرف مڑی چہرے پر مسکراہٹ تھی ڈمپل
اسے اور پرکشش بنا رہا تھا ... پنک شرٹ اور وائیٹ ٹرائوز پہنے بالوں کو جھوڑے میں
باندھے کھڑی تھی ..

تو جان من سنا میں نے کیا کہا .. یا دوبارہ مجھے تھکنا پڑے گا احمر نے اس کے
دائیں بائیں گرل پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے قریب کھڑے ہوتے کہا

وہ تو سمجھ گئی یہ بتاؤ یہ کیا ہے ... مایا نے اس کا اپنے اتنے قریب کھڑے ہونے کے بارے میں پوچھا .

.. یہ ... ہم یہ تو کچھ نہیں ہے ... احمر نے مسکین شکل بنا کر اس کے کچھ اور قریب ہوتے کہا.....

. نہیں میرے خیال سے یہ بہت کچھ ہے اور نہیں ہونا چاہیے مایا اس کے کشادہ سینے پر ہاتھ رکھتی اسے پیچھے دھکیلتی بولی مگر وہ ایک انچ نہ ہلا تھا

.... یار ماہی .. وہ کیا ہے نہ میں سوچ رہا تھا کے موم ڈیڈ آجائیں تو میں ان سے بات کرتا ہوں کہ نکاح کریں میرا تم سے یار ... اب اور کتنا برداشت کروں ... اور دوری

نہیں ہوتی نہ برداشت ... احمر نے اس کے تاثرات دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا. .

.. نہیں احمر ابھی بالکل بھی نہیں ... میں اس سب کے لئے نہیں تیار کچھ عرصہ تو بالکل نہیں مایا نے بھی سنجیدگی سے کہا

نہیں ماہی اب اور نہیں اب تو میں ڈیڈ سے نکاح کی بات کروں گا اور نکاح بھی میں تمہیں لے کر کوئی رسک نہیں لینا چاہتا

احمر میری بات سمجھو... میں ابھی تیار.....

کس وجہ سے نہیں ہو تم تیار جان سکتا ہوں بلکہ کہیں اس کی وجہ وہ باسٹر از میر تو نہیں ہے اگر ایسا کچھ ہے تو میری جان سوچنا بھی مت میں دنیا تو چھوڑ سکتا ہوں مگر تمہیں نہیں تم سے میں بچپن سے عشق کرتا ہوں ... اس کی دو دن کی محبت کے لئے تم مجھ سے دستبردار نہیں ہو سکتی ... اگر ایسا کچھ ہوا تو ... پہلے اس کینے کو پھر تمہیں اور پھر خود کو ختم کر لوں گا اسے میری دھمکی بالکل نہ سمجھا میری جان تم صرف میری ہو ... اپنی بھی نہیں احمر نے اس کے چہرے کے پاس اپنا چہرہ کرتے ہوئے کیا .

وہ بہت قریب کھڑے تھے اتنا کہ ایک دوسرے کی دھڑکیاں سن سکتے تھے ..

تم یہ سوچ ... بھی کیسے سکتے ... ہو احمر .. ت تم مجھ پر شک کر رہے .. مایا کی

دھیمی پر شکوہ آواز سے اسے اندازہ ہو گیا تھا وہ کتنا غلط بول چکا ہے ..

سوریمییسی ... سوری ماہی میں کیا کروں یار مجھ سے نہیں برداشت ہوتا ہے کہ

تمہیں کوئی اور بھی سوچے .. جیسے میں سوچتا ہوں اس از میر کی تم پر اٹھتی نظریں

دیکھی ہیں میں نے یار دیکھو 12 سال میں میں تمہیں نہیں بدل سکا ... اور

اس نے تمہیں 12 دنوں میں بدل دیا ... تم ہنستی نہیں تھی .. اب ہنستی ہو ... ہر کسی

سے بات کرتی ہو... اور تو اور یہ رنگ پہننے بئی شروع کر دیئے... اچھا کیا یار بہت اچھا... میں خوش ہوں... مگر جب سوچتا ہوں تمہیں از میر نے بدلا... تو تمہارا یہ بدلاؤ مجھے زہر لگتا ہے..... سوری یار پلیرز سوری میں تمہیں ہرٹ بلکل نہیں کرنا چاہتا تھا... احمر نے مایا کو خود میں سختی سے میچتے ہوئے کہا۔

..... وہ کافی دیر اسی طرح کھڑے رہے..... اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا....
کچھ نہ تھا میرے پاس کھونے کو..
تم سے ملا ہوں تو ڈر گیا ہوں....



ماضی

ادا مطلب، نگاہ مطلب،

زبان مطلب، بیان مطلب،

بنا مطلب کہاں جاؤں

جہاں جاؤں وہاں مطلب

مرل نا ان دونوں کو پیچھے بیٹھے کا کہا تھا اور خود چھپ کر دیکھ رہا تھا وہ جا کر اپنی ماں باپ کو بچانا چاہتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا اس کے ساتھ اس کی بہنیں بھی تھی وہ ان کو لے کر کوئی رزک نہیں لے سکتا تھا،

آ۱۱۱۲ پورا منشن چیخوں سے گونج اٹھا تھا، آس آدمی نے اس کی ماں کو سامنے صوفے پر رکھا دیا تھا اور اس کے کپڑے نوچ رہا تھا اور پھر اس کے اوپر جھک گیا تھا شہریار نے اپنی آنکھیں بند کر دی تھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ زیادتی ہوتی کیسے دیکھ سکتے تھے، اس کی ماں کی چیخیں گونج رہی تھی، مہوش اب شاید ہلکی ہلکی سانسیں لے رہی تھی،

جب گھر میں دو بچے بھاگتے ہوئے داخل ہوئے تھے، ماما، بھاگتے ہوئے اندر آئے تھے سامنے کا منظر دیکھ کر کانپ گئے تھے وہ بھاگنے ہی والے تھے کہ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر ان کو پکڑ لیا تھا

، ہا ہا ہا تو یہ ہیں بچے تمہارے بچے، ایک آدمی نے بچے کو پکڑتے ہوئے کہا تھا۔ مہوش پر جھکا شخص بھی اب اٹھ گیا تھا

، یہ یہ نہیں ہیں ہمارے بچے پلیز انہیں چھوڑ دو،

شہریار اک دم ہوش میں آیا تھا، وہ ان معصوم بچوں کو مرنے نہیں دینا چاہتا تھا ،
، ہا ہا ہا بیشک جھوٹ بول لو ان دونوں کو مرنا ہوگا وہ دونوں بچے رڑ سے رو رہے تھے ،
تب ہی گولیوں کی بوچھاڑ کر دی تھی اس آدمی نے معصوم بچوں پر وہ دونوں تڑپتے ہوئے
زمین پر گر گئے تھے

، شہریار نے کرب سے آنکھیں نیچ لی تھی منزل چہا کر بھی نہیں بچا سکتا تھا اسے یاد تھا
جب اس کے باپ نے اسے کہا تھا کہ کچھ بھی وہ جائے اپنی بہنوں کو اکیلے نہیں چھوڑنا اور
وعدہ لیا تھا کہ ان میں اور ماہا مایا میں سے کسی ایک کو بچانا پڑے تو وہ اپنی بہنوں کو
بچائے گا،

وہ ادھر ہی خاموش ہو کر اپنے ماں باپ کو مرتے دیکھ رہا تھا . منزل صوفے سے کافی
آگے بڑھ گیا تھا اتنا کہ وہاں ہونے والی گفتگو کو با آسانی سن سکتا تھا ،
ابہ دیکھو نہ مہوش کیا حال بنا دیا میں نے تمہارا تم نے مجھے نہ کیا تھا نہ اس - کے لیے
کتنی محبت تھی مجھے تم سے لیکن تم نے مجھے درکار دیا محبت کو اسی دن مر گئی تھی جس دن
تم نے اس --- سے شادی کر لی پھر تم میری ضد بن گئی تھی مجھے بس تمہیں حاصل کرنا
تھا اور دیکھو میں نے تمہیں آج حاصل کر لیا اور، اسلم نے مہوش کو دیکھتے ہوئے کہا

، وہ خباثت سے ہنس رہا تھا ، اب دیکھو میں نے تم دونوں کی محبت کی نشانی بھی ختم کر دی ہے ، اس نے زمین پر بے جان بچوں کے وجود کو دیکھتے ہوئے کہا تھا،

وہ دونوں بچے فضا اور فارس تھے جو ان کے منشن سے تھورا دور رہتے تھے ان کا منشن آبادی سے زراہٹ کر تھا ، تو وہ دونوں کبھی کبھی کھیلتے کھیلتے ادھر آجاتے تھے ان کے مال باپ کو نہیں پتا تھا وہ آج بھی کھیلنے آگئے تھے لیکن بد قسمتی سے موت کے ہاتھ لگ گئے وہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ انہوں نے ان کے ان کے بچوں کو مار دیا ہے

، میں تو بہت پہلے آنا چاہتا تھا، لیکن پھر کام آگیا اک تو مجھے جاپان جانا پڑا اور تو اور میں نے شادی کر لی ہے میری بیگم بھی خوبصورت ہے لیکن تم سے کم دو اک بیٹا ہے میرا بالکل تمہارے بچوں جتنا ہیں،

بس 13 سال بعد آیا ہوں پرسوں ہی آیا تھا تمہارے اک اک لمحہ کی خبر تھی اور دیکھو آج تم سے ملنے آگیا تو اندازہ لگا لو کتنی محبت ہے مجھے تم سے ، وہ مکرو مسکراہٹ کے ساتھ بول رہا تھا ، مہوش کی سانسیں تھم رہی تھی ،

وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی، شہریار نے آنکھیں نہیں کھولی تھی، منزل آنکھوں میں آنسو لیئے اپنے ماں باپ کو دیکھ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ان لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دے،

چلو ختم کر دو اس --- کو بھی، وہ آدمی اٹھا تھا اور اپنے ساتھی کو حکم دیا تھا، گولیوں کی آواز اک دفعہ پھر سنائی دی تھی، منزل نے آنکھیں بند کر دی تھی، وہ لوگ اب پیچھے مڑ رہے تھے منزل اک دم نیچے ہوا تھا، وہ دونوں ہوئے باہر نکل گئے تھے، منزل نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا، جس کا ڈر تھا وہی ہوا تھا، مایا اور ماہا دونوں اس کے پیچھے کھڑی تھی نیلی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھی، ان لوگوں کی گاڑی کی آواز آئی تھی وہ لوگ شاید جا چکے تھے، منزل نے آگے بڑھ کر اپنی دونوں بہنوں کو گلے لگایا تھا بھیا ممی .. ماہا کی آواز آئی تھی وہ تینوں بھاگتے ہوئے لائنوں میں گئے تھے شہریار اور مہوش آخری سانس لے رہے تھے

ممی منزل نے آگے بڑھ کر ماں کے اوپر چادر ڈالی تھی، ماہا اور مایا روتے ہوئے شہریار کو بلارہے تھے پورا منشن ان دونوں کی چیخوں سے گونج اٹھا تھا،

مزل ادہ آئوب ب بیٹا شہریار نے مزل کو بلایا تھا ،
مزل ماں کو دیکھتا ہوا شہریار کی طرف آیا تھا ماہا باگ کر اپنی ماں کی طرف آئی تھی وہ
نہیں جانتی تھی اس کی ماں کے ساتھ ان لوگوں نے کیا کیا ہے ، وہ بس رو رو کے مہوش
کو بلارہی تھی ، وہ تکلیف سے بول بھی نہیں سکتی تھی ، بس روئے جا رہی تھی اور اپنے
بچوں کو دیکھ رہی تھی جن کو دونوں نے مل کر شہزادہ ، شہزادی کی طرف پالا تھا ،
بیٹا یہ کاڑ لو اور اس نمبر پر کال کر کے انکل کو بتاؤ ، اور ، بیٹا میری بیٹیوں کا خنخ خیال
ر رکھنا اور ماہا میری مایا کو جان سے زیاد چاہنا . ان کا سانس اکھڑ رہا تھا کا بہت خیال رکھنا
اور ، ووو . میرا بھائی ہے ، اس کو کہنا کہ تم لوگوں کو یہاں سے دور رلے ججائے ،
اور مایا وعدہ کرہ ماہا کا تم دونوں بہت ب بہت خیال رکھنا
، ڈیڈی آپ کو کچھ نہیں ہو گا وہ انکل آرے ہیں ، بس آپ کو اور ممی کو ہسپتال لے
جائیں گے ، پھر آپ ٹھیک ہو جائیں گے ، مزل نے کال کر کے بلا لیا تھا اور پھر اپنے باپ
کے پاس آکر بتایا وہ اور مایا دونوں کے ساتھ زمین پر بیٹھے ہوئے تھے اور ماہا مہوش جگانے
کی کوشش کر رہی تھی ،

جب باہر سے گاڑیوں کی آواز سنائی دی تھی، شہریار نے ان تینوں کو اندر بھجوا دیا۔ ان دونوں کا ہاتھ پکڑ کر لے گیا تھا، اپنے کمرے کی کھڑکی سے باہر جھانک رہے تھے۔ تینوں، جب شہریار سے کچھ سال بڑا شخص اندر تقریباً بھاگتا ہوا آیا تھا اس کے ساتھ اک عورت بھی تھی جو شاید اس کی بیوی تھی وہ شخص شہریار کو دو لوگوں کی مدد سے باہر لے کر جا رہا تھا، وہ عورت بھی ایک اور عورت کے ساتھ مہوش کو اٹھا کر لے جا رہی تھی، کچھ لوگوں نے ان دونوں بچوں کو بھی اٹھا کر لے گئے تھے، منزل کے گلے لگے ماہارو رہی تھی، جبکہ مایا اپنے موبائل پر کوئی video دیکھ رہی تھی ساتھ ساتھ رو بھی رہی تھی اب گھر میں ان تینوں کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا،

منزل مجھے بہت بھوک لگی ہے، ماہارو نے اپنی شرٹ سے ناک صاف کر کے کہا تھا، اوو اچھا تم دونوں باہر نہیں آنا میں کھانے کے لیے کچھ لاتا ہوں، وہ وہ اٹھتے ہوئے کہتا باہر نکل گیا تھا

، تھوڑی دیر میں ان تینوں نے کھانا کھایا تھا، اب وہ تینوں کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے جب باہر کسی کی آوازیں سنائی دی تھی

، منزل دونوں کو لے کر کمرے میں پردے کے پیچھے چھپ گیا تھا، جب دروازہ کھلا تھا اور وہی شخص اور عورت اندر داخل ہونے تھے ،

اس عورت نے آکر ان تینوں کو پردے کے پیچھے سے نکال کر لا کر بیڈ پر اپنے ساتھ بیٹھایا تھا وہ شخص سامنے صوفے پر بیٹھ گیا تھا،

۱۱۱ انکل ہمارے ڈیڈی اور ممی کیسی ہیں اور کدھر ہیں وہ آپ کے ساتھ کیوں نہیں

آئیں، ان دونوں کو خاموش بیٹھا دیکھ کر مایا نے ہمت جمع کر کے پوچھ لیا تھا ، ویسے تو مایا، منزل اور ماہا دونوں سے زیادہ سمجھدار تھی وہ ڈرتی کسی سے بھی نہیں تھی ، رڈتا تو منزل بھی نہیں تھا، وہ بس ان دونوں کی وجہ سے خاموش تھا وہ اب ان دونوں کو زرا کچھ نہیں ہونے دینا چاہیا تھا، ان دونوں کی نسبت ماہا تھوڑی مختلف تھی وہ ڈرتی تو نہیں تھی ، بہت خاموش طبیعت کی مالک تھی، مہوش اور شہریار کے ساتھ ساتھ منزل اور ماہا کی بھی بہت لاڑلی تھی ، شہریار اور مہوش کی شادی کے ایک سال بعد منزل پیدا ہوا تھا، پھر دو سال بعد ماہا اور مایا پیدا ہوئی تھی دونوں بہت خوبصورت تھی بالکل اک جیسی تھی بلیو آنکھوں سفیر چہرہ ، ماہا کے دونوں گالوں پر ڈمپل پرتا تھا جبکہ مایا کے صرف لفٹ گال پر پرتا تھا، منزل بھی بہت خوبصورت تھا آنکھیں اس کی بھی بلیو تھی ، آنکھوں کا رنگ ان

تینوں نے مہوش سے لیا تھا، ووو بیٹا آپ کے مئی ڈیڈی اب نہیں رہے آپ کے ڈیڈی اور مئی اب سے ہم ہیں،

خدیجہ بیگم نے ماہا کو پیار کرتے ہوئے کہا تھا، نہیں آنٹی آپ تو نہیں ہیں ہمارے کچھ، آپ لوگ ہیں کون، منزل نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا تھا، اس کی بار ثاقب صاحب نے کہا تھا، بیٹا، اب کے بابا میرے چھوٹے بھائی تھے، اور آپ کی مئی ان کی چھوٹی بہن، رشتے سے ہم آپ کے تایا اور یہ خالہ اور چچی ہیں، اب سے آپ ہمارے ساتھ ہی راہو گے، چلو شاباش جلدی جلدی سے اپنا ضرورت کی چیزیں رکھ لو بیگم میں ہمیں صبح نکلنا ہے امریکہ کے لیے، ثاقب صاحب پیار سے مایا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ باہر نکل گئے تھے

وہ ان بچوں کا سامنا نہیں کر سکتے تھے، ہسپتال پہنچتے سے پہلے ہی شہریار مر گیا تھا مرنے سے پہلے اس نے اپنے بھائی اور بھابھی سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اس کے بعد اس کے بچوں کو بچوں کو اپنے بچوں کی طرح پالے گا اور یہاں سے لے جائے گا، ثاقب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے سے زیادہ خیال رکھے گا، شہریار کو دفنا دیا گیا تھا، مہوش کی حالت بہت خراب تھی، پھر اسے امریکہ کے اک بڑے ہسپتال میں منتقل کر دیا تھا، اس لیے صبح

اسے لے کر جانا تھا بچوں کو ابھی نہیں بتایا تھا ان کی ماں کا،،،،،
فیض احمد سلطان اور فمیدہ بیگم کے دو بیٹے تھے وہ امریکہ میں رہائش پذیر تھے، بڑا بیٹا
ثاقب فیض سلطان کی شادی انہوں نے اپنے دوست کی بڑی بیٹی خدیجہ بیگم سے کروائی وہ
بہت خوش اخلاق تھیں، ان کا ایک ہی بیٹا احمر ثاقب سلطان تھا، ان کو بیٹیوں کی بہت
خواہش تھی لیکن خدا کی مرضی، دوسرا بیٹا شہریار فیض سلطان، وہ اپنی بھابی کی چھوٹی بہن
مہوش کو پسند کرتے تھے، وہ بھی شہریار کو پسند کرتی تھی، لیکن یہ شادی بڑوں کی پسند
سے ہوئی تھی، مہوش علی کو یونی میں ایک لڑکا پسند کرتا تھا، مہوش نے کبھی بھی اسلم
ملک کوئی سے کوئی بات نہیں کی تھی مہوش کی شادی والے دن پالر سے باہر اسے اسلم ملا
تھا، اس دن شہریار نے خود لینے جانا تھا مہوش کو، اسلم نے اسے وہاں کہا تھا کہ مہوش
نے مجھے بلایا ہے اگر تم نہیں آتے تو وہ اس کے ساتھ باگ جاتی، لیکن مہوش نے اسے
ادھر ددکارا تھا، کہ تم جھوٹ بول رہے ہو دفعہ ہو جائو میں صرف شہریار سے پیار کرتی
ہوں، تب شہریار نے اسلم کو بہت مار مارا تھا وہ مہینہ ہسپتال میں رہا تھا جانے سے پہلے اس
نے مہوش کو دھمکی دی تھی کہ وہ اس کو برباد کر دے گا، اس لیے شہریار مہوش کو لے
کر پاکستان آگیا تھا، وہ ڈرتا تو نہیں تھا لیکن وہ مہوش کے ساتھ اک پرسکون زندگی جینا

چاہتا تھا، اسلم کی بھی اس کے گھر والوں نے زبردستی شادی کرا دی تھی، اس کی بیوی کا نام ہما تھا، اس کے باپ شجاعت خان نے انہیں جاپان بھیج دیا اس کا ایک بیٹا تھا، از میر ملک.. وہ مہوش کو نہیں بھولا تھا...، اور اس کو برباد کرنا چاہتا تھا، اسلیئے اس نے مہوش کو ڈھونڈنے کے لیے آدمی رکھ لیے تھے،

لیکن اسے 12، 13 سال بعد جا کر پتا چلا تھا، پتا چلنے ساتھ ہی وہ پاکستان آگیا تھا، آنے کے بعد اس نے سب سے پہلا کام مہوش کے پاس جانا کیا وہ کسی کو بتا کر نہیں آیا تھا، مہوش کی طرف سے جانے کے بعد وہ سیدھا جاپان کے لیے نکل گیا تھا، اس کے آنے سے پہلے مہوش نے بچوں کو سامنے پارک میں بھیج دیا تھا جس کی وجہ سے وہ بچ گئے، مایا کو پیاس لگی تھی وہ پانی لینے گھر آئی تھی وہ اندر جانے والی تھی کہ اس کے دو آدمیوں کو دیکھے جو اس کے باپ کو مار رہے تھے وہ ڈر کر چپ گئی تھی، جب کافی دیر تک مایا نہ آئی تو منزل، ماہا کو لے کر آیا تھا کہ سامنے مایا کو روتے دیکھا تو وہ ڈر گیا تھا، مایا بہت کم روتی تھی وہ بھی تب جب وہ بہت ڈر جاتی،

ان تینوں نے اپنی پیکنگ کر لی تھی وہ صبح امریکہ کے لیے نکل چکے تھے، مہوش کو مے میں جا چکی تھی امریکہ میں ہی اسے ہسپتال میں رکھا گیا تھا،

احمد) ثاقب کا بیٹا (کے ساتھ وہ تینوں کافی گھل مل گئے تھے ادھر ہی ان کو سکول میں داخل کروا دیا تھا، خدیجہ نے ان کو ماں کی طرح پالا تھا، ثاقب صاحب نے بھی ان کو اپنے بیٹے سے بھر کے پیار کیا تھا فیض صاحب اور فمیدہ بیگم بھی اپنے پوتے پوتیوں سے مل کر بہت خوش تھے، انہیں ثاقب نے یہی کہا تھا کہ ان دونوں کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس میں شہریار مر گیا تھا اور مہوش کو مے میں چلی گئی دکھ بڑا تھا لیکن انہوں نے سنبھال لیا تھا خود کو اور بچوں کو

، ثاقب صاحب اور خدیجہ بیگم کو بھی ساری بات نہیں پتا تھی کہ مہوش کے ساتھ اتنا بھیانک سلوک کیا کس نے اور کیوں شاید انہیں کبھی پتا بھی نہ چلتا اگر وہ اس دن وہ ویڈیو نہ دیکھ لیتی ویڈیو دیکھتے ہوئے ان کے رونکھے کھڑے ہوئے تھے تو مطلب بچوں نے اپنے ماں باپ کو قتل ہوتے دیکھا تھا وہ کچھ نہ کر سکے، وہ تو ابھی تک یہی سمجھتی تھیں کہ وہ کچھ نہیں جانتے،

ہوا یہ تھا کہ، خدیجہ بیگم مایا کو جگانے اس کے روم میں آئیں تھیں، وہ سب بچے الگ رومز میں ہوتے تھے، اس دن اتوار تھا اس لیے سب لیٹ ہی آٹھے تھے، لیکن مایا ابھی تک نہیں آئی تھی اس لیے وہ اسے بلانے اس کے روم میں آگئی،

تب مایا اور ماہا 15 سال کی ہو رہی تھی، تھیں تو پہلے ہی بہت خوبصورت پھر جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہوئے وہ اور بھی خوبصورت ہو گئی، وہ دونوں بالکل اک جیسی تھی گھر والوں کے علاوہ کوئی پہچان نہیں سکتا تھا، مایا نے کبھی سفیر اور سیاہ رنگ کے علاوہ کوئی رنگ نہیں پہنا اسے رنگوں سے نفرت تھی، جبکہ ماہا ہر رنگ پہنتی تھی، امریکہ میں رہتے ہوئے وہ دونوں بھی کافی بولڈ ڈریسنگ کرتی تھی، دونوں باقی لڑکیوں کی طرح بالکل نہیں تھیں رڑنا سیکھا نہیں تھی منزل اور احمر بھی ہر وقت مایا ماہا کے ساتھ رہتا تھے، احمر مایا کو پسند کرتا تھا وہ اس سے 4 سال بڑا تھا منزل سے دو سال بڑا تھا ان چاروں کی بہت بنتی تھی، لیکن پھر بھی احمر نے کبھی اپنے جذبات کا اظہار نہیں کیا شاید وہ ڈرتا تھا کہیں دوستی بھی نہ ختم کر دے

وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی کمرہ میں روشنی نہیں تھی پردے آگے کیئے ہوئے تھے جس کی وجہ سے دھوپ نہیں آسکتی تھی، کمرے کی تھیم بھی وائٹ تھی ہر چیز وائٹ تھی، جہازی سائز بیڈ پر وہ سوئی ہوئی تھی، وائٹ نائٹ ڈریس پہنا ہوا تھ ہونٹ بھینچے ہوئے تھے، خدیجہ بیگم اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئی

تھی اس کا اک ہاتھ بیڈ پر تھا دوسرا اپنے پیٹ پر رکھا جس میں کوئی موبائل تھا جو آج سے پہلے انہوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا تجسس کے مارے انہوں نے اس کے ہاتھ سے آرام سے لیا تھا، موبائل کو پاسوڈ نہیں تھا وہ موبائل رکھنے والی تھی جب ان کی نظر موبائل کی سکرین پر پرہی وہ کوئی ویڈیو تھی جس میں مہوش نظر آرہی تھی، انہوں نے اک نظر مایا پر ڈالی یانی وہ رات کو نہیں سو سکی تھی،

پھر انہوں نے وہ ویڈیو پلے کی ان کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی محسوس ہوئی ویڈیو میں وہ سارا منظر تھا جب مہوش کے ساتھ زیادتی کی گئی تھی اور شہریار کا قتل کیا گیا تھا، ویڈیو چھپ کے لی گئی تھی تب ہی وہ ان لوگوں کو سہی سے دیکھ سکی، تکلیف سے ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے، ویڈیو ختم ہو چکی تھی وہ خالی خالی نظروں سے کبھی موبائل تو کبھی مایا کو دیکھ رہی تھی،

مطلب ان کو سب پتا تھا، وہ موبائل ادھر ہی رکھتے مرے مرے قدموں سے اپنے کمرے میں آگئی تھی، کتنی ازیت سہی تھی مہوش نے، وہ سوچ سوچ کر ہی کانپ رہی تھی، انہیں اب سمجھ آئی تھی کہ مہوش ہوش میں کیوں نہیں آرہی وہ تو جینا ہی نہیں چاہتی تھی، اور جب وہ مایا، لوگوں کو کہتی تھی کہ بس ٹھیک ہو جائے گا تب تینوں ہی ازیت

دے مسکرا دیتے کچھ نہیں بولتے بس بات بدل دیتے جیسے جانتے ہوں کہ اب کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا، وہ تب تو ان کی تنزیہ مسکراہٹ کو سمجھ نہیں سکتی تھی لیکن اب وہ سمجھ گئی تھی اتنی سی عمر میں کیا کیا نہ دیکھا کتنی تکلیف سہی، انہوں نے تینوں کو ماں بن کر پالا تھا کیسی ماں تھی جو اپنے بچوں کی تکلیف محسوس نہیں کر سکی وہ، وہ اب باقاعدہ رو رہی تھی

وہ ویڈیو مایا نے خود بنائی تھی وہ جانتی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ اس وقت کچھ نہیں کر سکتی تھی اسلیئے اس نے سوچا تھا وہ بڑی ہو کر ضرور بدلہ لے گی

، مایا ماہا، منزل اور احمر چاروں کو پتا تھا، ان تینوں کی زندگی کا مقصد ہی یہ تھا... وہ چاہتے تھے کہ... اسلم ملک اور صدیق خان.... دونوں تڑپیں... روئیں.... پچھتائیں.... مگر تب وقت نہ ہو..... کیونکہ اسلم کے ساتھ اس کا جگری دوست صدیق بھی تھا.... شہریار پر گولیاں بھی اسی نے چلائی.... مہوش کے ساتھ زبردستی کرنے پر بھی اسلم کو اسی نے اکسایا.... پھر وہ دونوں واپس چلے گئے.... وقت کے ساتھ ساتھ ان کا ملنا ملنا بھی کم ہوتا رہا.... اسلم جاپان سے واپس آئے امریکہ.... میں اپنا بزنس سیٹل کیا.... صدیق پہلے سے ہی امریکہ میں ہی رہائش پذیر تھے.... ایک بیٹا... فارس.... اور ایک بیٹی دیا.

... پھر ایک دن وہ فون پر اسلم سے بات کر رہے تھے۔ جب ان کی بیوی فوزیہ نے تقریباً سب سن لیا۔۔۔۔ اور انہوں نے کافی بہس کے بعد حویلی چھوڑ دی۔۔۔ حویلی میں سلمان خان اور ہمیرہ بیگم کو بھی سب پتا چل گیا تھا۔ مگر وہ ماں باپ تھے خاموش ہو گئے۔

... پھر صدیق صاحب اپنے بچوں سے ملتے رہتے تھے۔۔۔ انہیں اپنی بیٹی دیا سے زیادہ پیار

احمر انہیں کوئی تسلی تو نہیں دے سکتا تھا۔۔۔۔ ان کا درد ہی اتنا بڑا تھا۔۔۔۔۔ ہر تسلی معمولی معلوم ہوتی تھی اس کے آگے۔۔۔۔ تب سے مایا۔۔ ماہا۔۔ منزل تیوں ایک خول میں بند ہو گئے۔۔۔۔ منزل نے شہریار سے کیا وعدہ بھی بھلا دیا۔۔۔۔۔ وہ تینوں ہنسنا بھول گئے۔۔۔ بس خود تک ہو گئے۔۔۔۔ احمر سے جتنا ہوسکا وہ انہیں زندگی کی طرف واپس لانے کی کوشش کرتا۔۔۔۔۔ مگر بے سود۔۔۔۔۔ تھا۔۔۔۔۔ انہیں اپنا کوئی گناہ، گناہ نہیں لگتا تھا۔۔۔ بلکہ وہ ایک زانی مرد تھے۔۔۔ انہوں نے اس کے علاوہ بھی ایک عورت کے ساتھ زیادتی کی تھی۔

.. اس کے بعد وہ عورت اس کے ناجائز بچے کی ماں بھی بنی۔۔ مگر یہ سب انہوں نے پاکستان میں کیا اور پھر امریکہ باگ گئے۔۔۔ دیا کی پیدائش کے بعد انہوں نے زنا جیسے گناہ چھوڑ تو دیا۔۔۔۔ مگر جو گناہ کیلئے انہیں کبھی گناہ نہ مانا۔۔۔۔۔ جب فوزیہ بیگم کو پتا چلا تھا تب فارس 14۔۔۔۔ اور دیا 10 سال کی تھی۔۔۔ گھر میں لڑائی کی وجہ وہ جانتا تھا۔۔۔۔۔ وہ شروع

سے ہی اپنے باپ کو کیٹر لیس سمجھتا صدیق صاحب کو بھی فارس کے ریوڈ بہو سے زیادہ تکلیف نہ ہوئی.. کیونکہ دیا انہیں ولڈ بسٹ ڈیڈ کہتی نہ تہ کتی تھی.. اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ ان کے لیے ان کی دیا ہی سب کچھ ہو گئی وہ نہ زیادہ حویلی جاتے.. نہ فارس سے زیادہ ملتے.. نا کبھی فوزیہ بیگم کو منانا چاہا بس دیا کی ہر خواہش ... اس کے بولنے سے پہلے پوری کر دیتے وہ اپنے گناہ کو گناہ مانتے تو نہیں تھے.. مگر دل کہیں وہ دیا کے لیے ڈرتے بھی تھے.. کہ کہیں اسے کچھ نہ ہو جائے پھر وہ بھی بزنس میں مصروف ہو گئے ... اسلم صاحب سے دوستی بھی ختم ہو گئی تھی ... وجہ ان کے دل میں مہوش کی محبت بنی .. وہ آج بھی اسے چاہتے تھے اپنی غلطی کا شدت سے احساس تھا جبکہ صدیق صاحب کو بالکل نہیں تھا یوں ان کی دوستی آہستہ آہستہ کم اور پھر بالکل ختم ہو گئی.. ...

اسلم نے کبھی ہما کو اپنی بیوی نہ سمجھا .. وہ ان کی بیوی صرف دنیا کی نظر میں تھی ایک بیٹا... وہ بھی ایک غلطی کی نشانی وہ ایک رات کے علاوہ کبھی ہما کی طرف راغب نہ ہوئے ... بلکہ میاں بیوی ہونے کے باوجود وہ اجنبی ہوتے گئے .. از میر ملازموں کے ہاتھوں پلا... اسے کبھی ماں کی ممتا.. باپ کا سایہ نہ ملا.. اور پھر وہ بھی ایک عجیب

شخصیت کا مالک بن گیا.. بچپن میں جب کبھی بھی وہ ہمارے کچھ مانگتا.. تو اس کا ایک ہی جواب ہوتا *.. از میر آپ کے پاس پیسے ہیں اور پیسوں سے کچھ بھی خرید لو.. جو چاہے . اور دوبارہ مجھ سے نہ پوچھنا.. پیسوں سے لے لینا.. * اور یہ بات اس کے ننھے دماغ پر چپک کر رہ گئی... وہ سب کچھ پیسے کو سمجھنے لگ گیا.. ماں باپ کی بے رخی پہلے تو محسوس کرتا... مگر وقت کے ساتھ ساتھ اس نے بھی انہیں بلانا چھوڑ دیا... وہ اکثر سوچتا تھا.. اگر وہ چاہیے تھا ہی نہیں تو اسے کیوں پیدا کیا.. مگر جواب کبھی نہ مل پایا پھر وہ سب ہی ماضی کو بھول کر حال کے ہو گئے.. سوائے منزل.. ماہا.. اور ماہا کے .. ان کا سب ماضی میں تھا.. وہ چاہ کر بھی نہ بھول سکے.. کہیں دور.. بہت دور.. وقت... اور تقدیر.. کھڑی مسکرا رہی تھی . کہیں.. محبت.. عشق.. دیوانگی.. جنونیت.. تو کہیں.....

زندگی اور موت.... کا کھیل کھیلا جانا تھا

وقت کو بھی نہیں پتا تھا

آنے والا وقت کیا کیا وقت لاتا

زندگی کا سفر جاری تھا
کٹ جانے کے لیے
مٹ جانے کے لئے
وقت پریشان تھا... آنے والے وقت کے لیے
البتہ تقدیر مطمئن تھی
جیسے جانتی ہو
وقت نے کیا وقت لانا تھا
سنو جاناں
کچھ دیر تو ٹھہرہ
میری سانسوں کو اپنی
سب دعاؤں کی
دھنک اپنی
زرا محسوس کرنے دو
میری آنکھوں کو اپنا

روپ پڑھنے دو
میرے ہونٹوں کو اپنا
نام بولنے دو
میرے ہاتھوں کو
اپنے ہاتھوں میں لے کر
سہارا دو
میری آنکھوں کو جینے کا
اشارہ دو
مری سانسوں کو
کشتی کا کنارہ دو
میری خواہش ہے جب بھی
میں اس دنیا سے جائوں
تو تمہارے ساتھ رہنے کا
حسین احساس میرے ساتھ جائے

سنو جاناں

فقط کچھ دیر باقی ہے

فقط کچھ دیر۔

♥♥♥ حال

دیا تم کیوں ہو اتنا پریشان۔ مجھے یقین نہیں ارہا یہ تم ہی ہو۔۔ آخر ہو کیا گیا ہے تمہیں
ہانیہ نے بغور اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا ... وائیٹ شرٹ پر نیوی بلو جیکٹ اور نیوی بلو ہی
جینز پہنے۔۔ بالوں کو بے دردی سے جھورے میں بندھے گرے آنکھیں پر سیاہ حلقے
نظر آرہے تھے وہ کافی ڈیپرسٹ لگ رہی تھی.....

مجھے کیا ہونا ہے۔۔ بس کچھ دن سے طبیعت سہی نہیں تھی اسے لیے تھوری ویکنسیس ہو گئی
ہے۔۔ اور تو کچھ نہیں دیا نے جوس کا گلا منہ سے لگاتے ... قدرے ناگواری سے
جواب دیا اس وقت وہ کسی سے ملنا نہیں چاہی تھی مگر ہانیہ کے بے حد آسرا پر وہ
اب ایک ریسٹورنٹ میں ڈنر کر رہے تھے

ابجھااا تو تمہاری طبیعت خراب ہے مجھے تو جیسے پتا ہی نہیں ہے کہ تم کب کب بیمار
... یا ... پریشان۔۔ ہوتی ہو دیا مجھے اچھے سے پتا ہے تمہیں کوئی مسئلہ ہے کہیں

اس لڑکے نے تمہیں پر تو تنگ نہیں کیا اور جیسکا بتا رہی تھی تم اسی کی کمپنی میں
اس کی سیکورٹی کی جاب کر رہی ہو ... ہانیہ نے فاک پلیٹ میں گماتے ہوئے کہا نظریں
اب بھی دیا کے چہرے پر مرکوز تھی

یار ... وہ ابھی وہ آگے بولتی کہ اس کی نظر سامنے ٹیبل پر پر ہی منزل کسی
لڑکی کہ ساتھ بیٹھا .. ہنس کر بات کر رہا تھا

دیا کے دل میں ایک ٹیس اٹھی تھی گرے آنکھیں آنسوؤں سے بڑھ گئی تھی .. ہانیہ
نے اس کے نظروں کے تعاقب میں دیکھا جو جان گئی تھی .. دیا کی پریشانی کی وجہ .
.... منزل کی نظر اس پر نہیں پر ہی تھی دیا سب کچھ بلائے اسے ہی دیکھ رہی تھی .
... ایک آنسو چپکے سے اس کی آنکھ سے بہہ گیا تھا

ہوش میں آو پبلک پلیس ہے دیا .. ریلکس .. ہانیہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر
کہا ... دیا ہوش میں آئی تھی .. سکتہ ٹوٹ گیا تھا منظر اب بھی وہی تھا منزل
سامنے تھا .. لڑکی اب اسے اپنے موبائل میں کچھ دیکھا رہی تھی .. اس کے قریب تھی .
.... اب بس ہو گئی تھی .. دیا ایک دم آٹھ کر باہر کی طرف چلی گئی
اففف ... ٹیک آٹ .. ہانیہ نے ویٹر کو پیسے دیتے باہر کی طرف بھاگی

دیا... دیا... لیسن... یار... رکو تو..... ہانیہ قدرے اونچی آواز میں اسے بلا رہی تھی....
دیا کے نام پر اک دم منزل پیچھے مڑا..... گلاس وال کے پار اسے دیا نظر آگئی تھی.
... جو اب اپنے آنسو صاف کر کے.. ہانیہ کو کچھ کہہ رہی تھی.... منزل کے دل کو کچھ
ہوا تھا..... وہ اب بھی ادھر ہی دیکھ رہا تھا.... وہ دونوں اب گاڑی میں بیٹھ گئی تھی.
..... گاڑی سٹاف بھی کردی..... گاڑی اب روڈ پر ڈال دی گئی تھی.... اور پھر رر.....
وہ نظروں سے اوجھل بھی ہوگئی.... منزل اب بھی ادھر ہی دیکھ رہا تھا.... وہاں ایک اور
گاڑی آ کے رکی تھی.... منزل کا سکتہ پھر بھی نہیں ٹوٹا.....
مزمللل..... کوئی نہیں ہے ادھر رر اب.... مایا نے دانت پیستے ہوئے کہا.....
ہا.... ہاں ک.. کوئی نہیں ہے... بس ایسے ہی.... چلیں اب ہم.... منزل نے خود کو
نارمل کرتے ہوئے کہا ساتھ ہی وہٹر کو بلا کر بل بھی پے کر دیا..... اور اب وہ بھی
ریسٹورنٹ سے باہر آئے.....

آج مایا کے کہنے پر منزل اور وہ ڈنر کرنے آئے تھے.... انہوں نے تو ماہا اور احمر سے بھی
کہا مگر ماہا کا موڈ نہیں تھا... اور احمر کو اپنے کسی دوست کی طرف جانا تھا... تب ہی وہ

دونوں آئے..... منزل نے آتے وقت دیا کو نہیں دیکھا تھا.... اور دیا مایا کو اس کے
ساتھ دیکھ کر غلط سمجھ رہی تھی.....
وہ دونوں اب گاڑی میں بیٹھ گئے تھے..... گاڑی اب مین روڈ پر دوڑ رہی تھی.. ہلکی ہلکی
بارش شروع ہو گئی تھی.....

اے حرف تسلی تیرے مشکور ہیں لیکن
یہ 'خیر ہے' سے بہت آگے کا دکھ ہے

یہ لو جائو تم چینیج کر لو.... تمہارے کپڑے خراب ہو گئے ہیں.. سحر نے اپنا ایک سوٹ
سوٹ کیس سے نکل کر اس لڑکی کی طرف بڑھایا..... لڑکی نے بنا کچھ کہنے کپڑے لے کر
واش روم میں چلی گئی.... تب تک سحر نے ڈنر آڈر کر دیا تھا.....

سحر اس لڑکی کو لے کر سیدھا ہوٹل آگئی تھی کیونکہ وہ لڑکی ابھی سہی حالت میں نہیں تھی.....

10 منٹ بعد وہ باہر آگئی تھی... فریش ہو کر..... بلیک جینز... گرے شرٹ... پر جیکٹ پہنے کافی مطمئن لگ رہی تھی... جیسے کچھ دیر پہلے ہوا حادثہ اس کے ساتھ نہیں بلکہ کسی اور کے ساتھ ہوا ہو.....

کھانا آگیا تھا..... ویٹر نے ہی کالج کے ڈیبل پر لگایا اور چلا گیا....

چلو آؤ کھانا کھا لو..... سحر نے چیئر پر بیٹھتے اسے مخاطب کیا جو پنٹ کے پاکٹ میں ہاتھ ڈالے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی.... اس کے پکارنے پر بنا کچھ کہنے آکر دوسری چیئر پر بیٹھ گئی.... ایک پلیٹ میں اپنے لیے چائینز نکال کر اب کھاری تھی.... کچھ دیر پہلے والا ڈر خوف.... کہیں تھا ہی نہیں.... جیسے کبھی ہوا ہی نہ ہو.... وہ بالکل نارمل تھی... فارمل ہونے کی کوشش بھی نہ کی....

سحر تو پہلے کافی دیر ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتی رہی.... پھر ایک ریشیئن ڈش اپنی پلیٹ میں ڈالتے کمرے میں پھیلی خاموشی کو توڑا.....

نام کیا ہے تمہارا.....

عینا..... ایک لفظی جواب دیا تھا..... چہرہ اٹھا کر دیکھنے کی زحمت نہ کی....
ہمہمسم عینا..... کیا کرتی ہو..... فیملی کدھر ہوتی ہے... اور اتنی رات کو کیا کر رہی تھی
اکیلی سنسان جگ پر.... سحر نے پلیٹ میں چچ گھماتے ہوئے ایک ساتھ ہی کئی سوال کر
لیئے.... اسے سامنے بیٹھی لڑکی کافی عجیب لگی تھی مطلب.... اس نے اس کی جان بچائی
اب اسے ہی نخرے دیکھا رہی.....

ایف ایس سی کے سپرز دیئے حال ہی میں.... ریزلٹ نہیں آیا..... فیملی کوئی نہیں ہے
میری.... موم ڈیڈ کی ڈیتہ ہوگئی.... پاٹ ٹائم جاب کرتی ہوں ایک ریسٹورنٹ میں.
.. آج لیٹ ہوگئی تو ہی وہ لڑکے پیچھے پڑ گئے.... اس نے سارے سوالات کا تحمل سے
جواب دیا البتہ کھانا چھوڑا نہ تھا نہ ہی پلیٹ پر جھکا سر اٹھایا.....

ابجھاااا..... تم اگر چاہو تو میرے ساتھ کام کر سکتی ہے.... اچھی سیلری ملے گی.. کام
آسان ہوگا.. ساتھ ہی رہائش.. تم کسی بھی اچھی یونیورسٹی میں تعلیم جاری رکھ سکو گی.
.... سحر اب فاک پلیٹ میں چھوڑ کر پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوگئی جس نے اب
بھی کوئی خاص رینیکٹ نہیں کیا.....

مگر آپ یہ سب کیوں کرنا چاہیں گی.... اور آپ کے پر نمٹس.... اور یہ آپ کا گھر تو نہیں.... اور میں کیوں کروں آپ کے ساتھ کام.... کیا پتا آپ لیگل کام کرتی بھی ہوں یا نہ. سائٹ ڈرنک اپنے گلاس میں انڈیلتے ہوئے کچھ دیر پہلے اسے کے بے رحمی سے قتل کرنے پر ٹونٹ کیا....

اسی اثنا میں سحر نے ایل ای ڈی ان کر دی.... جس پر کچھ دیر پہلے اس کے قتل کیے گئے کیس پر بحث ہو رہی تھی.... نیوز کے مطابق ایک لڑکا زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے مر گیا تھا جبکہ دوسرا ہوش میں آگیا تھا... مگر اس کا یہی کہنا تاکہ کوئی نقاب پوش لڑکی تھی.... اس کے اس کے سینے پر لکھے "سائیکو" جو پڑھ تو کوئی نہیں سکا تھا.... مگر اتنا پنا چل گیا تھا... کہ وہ سیئرل کلر کوئی لڑکی ہی تھی کیونکہ آج سے پہلے کوئی نہیں جان سکا تھا کہ وہ لڑکی تھی یا لڑکا... وجہ تھی کہ اس کا مارا کوئی بچتا ہی نہیں تھا.... وہ کہیں بھی اسے سی سی فوٹیج میں دیکھا جاتا تو وہ فل بلیک.... بلیک ٹائٹ جینز.... بلیک شدٹ.... اور بلیک لانگ.... لوئیٹ کوٹ پینے... بلیک... لانگ شوز.... بلیک ماسک.... بلیک ہی کیپ پینے... لانگ کوٹ کے بیک پر بھی وہی نشان تھا جو مرے والوں کے جسم پر بی ہونا.... حیرت کی بات یہ تھی... مرے والے سب جو تھے... ان کا کرکٹر سہی نہیں تھا....

لڑکیوں کو مجبور سمجھ کر ان کے ساتھ زیادتی کرنا..... ریپ کیس... جن ریپیسٹ کو قانون سزا نہ دے سکتا..... جو مجرم ہو کر بھی آزاد ہو جاتے..... جو معصوم بچوں کا دھندا کرتے..... یہ سب کے سب وہی تھے.... کسی ایک کیس میں بھی مقتول کا کرکٹر سہی نہیں تھا.....

سحر نے چانک پر اس کی طرف دیکھا..... جو کافی کھانا کھا چکی تھی مگر بھوک شاید اب بھی لگی تھی جو کھائے جا رہی تھی.... جبکہ سحر کی پلیٹ میں آس کا کھانا اپنی بے قدری پر رو رہا تھا.....

میں کوئی ایلیگل کام نہیں کرتی..... میں صرف انہیں سزا دیتی ہوں.... جو سزا کے مستحق ہوتے ہوئے بھی فرار ہو جاتے ہیں جو پیسے کے بل پر قریب کو ناچتے ہیں.... اور خدا بننا چاہتے ہیں..... جن کے خلاف یہ قانون کوئی ثبوت نہیں ڈھونڈ سکتا اور اگر ڈھونڈ بھی لے تو امیر کو سزا نہیں دیتا.... سحر ڈرنک کا گلاس ہاتھ میں گھمائے اس ہی ہلتی ڈرنک کو دیکھ کر کہہ رہی تھی،،، آنکھیں لال انگار ہو رہی تھی...

لیکن کیوں بیشک جو کوئی دوسرا کرے .. زیادتی کرے کوئی .. یا جو بھی قانون ہے نہ تو پھر ہم کیوں پڑیں آس میں عینا نے عام سے لہجے میں کہا .. کیونکہ میں اپنی جیسی اور اور ناجائز سحر نہیں دیکھنا چاہتی اس دنیا میں .. سحر نے قدرے سٹاپ لہجے میں کہا کانچ کے گلاس پر گرفت مضبوط ہو گئی تھی .. جیسے کسی لمحے بھی گلاس ٹوٹ سکتا تھا نظریں ہنوز گلاس پر ہی تھی وہ جو کب سے کھانے میں بری طرح مگن تھی ... اس کی بات پر بے اختیار نظریں آٹھا کر اسے دیکھا آنکھوں میں حیرت تھی ہاتھ سے فاک کانچ کی پلیٹ میں گر کر ایک شور پیدا کیا تھا

مط .. لب بے یقینی سے کہا آواز دب سی گئی وہ تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی سامنے بیٹھی نک سک سی لڑکی ریپ چائیلڈ تھی ...

مطلب ... یہ کی میں ایک ریپ چائیلڈ ہوں .. میرے باپ نے میری ماں کا ریپ کیا تھا .. اور س گناہ کی نشانی میں بنی ... پاکستان میں پھر کہیں باگ گیا میرے گرانڈپا اور گرندما میری موم کو لے کر ادھر امریکہ آگے ان کا کافی برہا بزنس تھا ... پھر میرے باپ نے ان دونوں کو بھی مروا دیا کیونکہ وہ موم کو انصاف دلوانا چاہتے تھے

یہیں تک میرے باپ کی سفاکیت نہیں ہے .. اس کے بعد وہ دوبارہ آیا میری موم سے 90 پرسنٹ شیئر مانگے ... موم نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ وہ سب میرے نام ہیں کیونکہ وہ میرے گرانڈپا نے میرے نام کیے تھے اور میں تب 16 سال کی تھی 18 ... سے پہلے تو دے بھی نہیں سکتی تھی .. نتیجہ میں اس نے میری ماں کو جان سے مارنے کی کوشش کی وہ تو موم کی قسمت تھی کہ موم بچ گئیں ... مگر ویل چیئر پر آگئی اور یہ سب میں اسے لیئے کرتی ہوں کہ میں نہیں چاہتی میری طرح کا کوئی اور ہو کیونکہ میرے موم کے پرسنٹس نے کہا ان کا ساتھ دیا مگر زیادہ تر ماں باپ بھی عزت کی خاطر لڑکی کو مار دیتے ہیں اور گھر سے نکل دیتے ... سحر نے آج وہ سب باتیں اس انجان لڑکی کو بتادی جو آج سے پہلے کسی سے نہیں کی تھی ..

.. عینا دم سادھے اسے سن رہی تھی کھانا کھانا تو کب کا بھول چکی تھی وہ اب تو وہ سب ٹھنڈا بھی ہو چکا تھا ... جواباً کچھ بھی سنے بغیر وہ اپنی جیکٹ آٹھا کر باہر نکل گئی .

... پیچھے عینا نے بے اختیار گہرا سانس لیا ایک نظر اپنے سامنے پھیلے کھانے کو دیکھا پھر سر چیئر کے بیک سے لگا کر آنکھیں موند لی

ایسی بے چین طبیعت سے کئی بہتر تھا
ہم کسی دشت-بیاناں کی وحشت ہوتے

■ ■ ■ ■ ■

مجھے اس کے اتنے قریب ہی نہیں جانا چاہیے تھا مجھے اس سے اپنی محبت کا اظہار نہیں کرنا چاہیے تھا اگر مجھے محبت ہو بھی گئی تھی تو تو مجھے اسے پوشیدہ رکھنا چاہیے تھا کیونکہ مجھے انت پہلے سے معلوم ہے اپنی محبت کا اس کے دل میں اپنی محبت جگا کر چھوڑ دیا یہ سہی نہیں کیا میں نے وہ رو رہی تھی .. یقیناً اس نے مجھے مایا کے ساتھ دیکھا ہو گا اور کچھ اور مطلب سمجھ کر دکھی ہو گئی ہو گی .،
رات کا آخری پہر تھا .. جب منزل اپنے بیڈ پر سیدھا لیٹا چھت پر لگے بجھے فانوس کو گھور رہا تھا جو بالکل تاریک تھا اس کے دل کی طرح کمرے میں صرف نائٹ بلب لگا تھا منزل ریستورنٹ سے واپس آتے ہی کمرے میں بند ہو گیا تھا ..، اور اب کافی ٹائم سے اسے ہی پڑا تھا اچانک کچھ دن پہلے ہوئی دیا سے ملاقات اس کے زہن میں آئی

-----flash back-----

وہ ابھی ہی آفس میں داخل ہوا تھا آج وہ معمول سے لیٹ تھا وجہ حادث تھا ... جو اسے رستے میں مل گیا باتوں میں ٹائم کا پتا نہیں چلا ... اور اب 11 بج رہے تھے مطلب روز سے دو گھنٹے لیٹ خیر اسے کون پوچھے والا تھا اپنے آفس میں جانے سے پہلے وہ دیا کے کین میں چلا گیا

پہلے ہی ڈور ناک کرنا چاہا مگر ... اپنی کمپنی میں کیوں ڈور ناک کرتا پھروں (سوچ آتے ہی بنا ناک کیئے اندر آگیا سامنے ہی وہ آفس چیئر پر بیٹھی سکائے بلو جینز پر .. ریڈ شرٹ .. بالوں کو کھلا چھوڑے ... ہلکا سا میک اب ... ریڈ ہائی ہیل والے شوز پہنے بیٹی تھی ... سر چیئر کے بیک پر گرائے آنکھیں موندے .. پاؤں ڈیل سے ڈرا پر رکھے ... بے غم ہو کے بیٹھی تھی اسے دیکھتے ہی منزل بنا آواز پیدا کیے اس تک آیا چیئر کے دونوں ہینڈل پر ہاتھ رکھے ہلکا سا جھٹکا دیا تھا جس سے وہ ہوش میں آئی تھی ... آ آ آپ س سوری سر میں .. دیا نے اٹھنا چاہا مگر منزل نے اس کی یہ کوشش ناکام بنا دی ...

جی میں .. ویسے آپ کو گھر والے سونے نہیں دیتے جو آفس میں آکر نیند پوری کر رہی ہیں .. منزل نے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے تھوڑا اور قریب کرتے ہوئے کہا .. ان کی

سانسیں اب ایک دوسرے کے ہرے پر رہی تھی .. دیا کا دل مانوں کانوں میں دھڑک رہا تھا...

ن ن نہیں سر... وہ ابھی کچھ بولتی جب منزل نے اس کی بات بچ میں ہی کاٹ لی .

نشششش ... اس کے گلابی لپسٹک سے سچے نازک ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھتے ہوئے اسے مزید بولنے سے روکا اور پھر انگلی ہٹا کر انگوٹھے سے اس کے نازک ہونٹ سہلا رہا تھا .
... اس کے ہونٹوں کی نرمی اسے مزید مدہوش کر رہی تھی دیا تو جیسے بت ہو گئی تھی.. نہ ہل سک رہی تھی نہ ہی بول سک رہی تھی ... منزل اس کے ہونٹوں پر ہی نظریں جمائے کھڑا تھا

تمہیں دیکھ کر میں ہوش میں نہیں رہتا میرا دن چاہتا ہے تمہیں لے جائوں .. یہاں سے بہت دور ... جہاں میرے تمہارے علاوہ کوئی نہ ہو جہاں صرف میں اور تم ہوں .
... نہ کوئی رکاوٹیں .. ماضی کی تلخ یادیں بدلہ دھوکا کچھ بھی نہ ہو .
... صرف ہم اور ہماری محبت ہو ... دیا میرا دل تمہارے ساتھ کی بھیگ مانگتا ہے مجھ سے .
.... چاہتا ہے تمہیں تم پہلی لڑکی ہو جس نے میرے دل تک رسائی حاصل کی

وہ اب اس کی صراحی دار گردن پر جھک رہا تھا۔
سرررر..... پلیرززز... لیوومی ... دیا نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کرتے
ہوئے کہا۔

تم بالکل نہیں چاہتی مجھے ؟؟؟؟ اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے سوال کیا تھا۔ ...
میں۔؟ دیا کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ کیا کہیے۔ کیسے اس سے دور ہو۔
ہممممم تم۔ آواز جذبات سے بوجھل ہو رہی تھی۔ گہری گھمبیر آواز۔ دیا سردی
میں بھی پسینے سے بڑھ گئی تھی۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ ہوتا تو دیتی۔
... ہاں یہ سچ تھا۔ وہ بھی اب اسے سوچنے لگی تھی۔ اس کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتی تھی۔
مگر کہنے کی ہمت نہیں تھی۔ تب ہی خاموشی سے اسے اپنے قریب۔ بہت قریب
دیکھ رہی تھی۔

مزل نے ایک ہاتھ اس کے بالوں میں پھنسا کر جھٹکا دے کر چہرہ تھوڑا اوپر کیا تھا۔
اور پھر اسکے گال پر شدت بھرا لمس چھوڑا تھا۔

آہستہ آہستہ دیا کی سسکی نکلی تھی .. ساتھ ہی منزل ہوش میں آیا تھا ایک دم پیچھے
ہوا دیا کا چہرہ شرم .. غصے سے سرخ ہو رہا تھا ایک نظر اس پر ڈال کر ... بنا کچھ
کہئے ... ٹائی سہی کرتا ... اس کے کین سے نکل گیا ..

پیچھے دیا ہونک بنی اسے جاتا دیکھ رہی تھی .. شکر کا سانس لے کر ... اپنی دھڑکنوں کو
نارمل کر رہی تھی جو ... زور و شور سے دھڑک رہی تھی منزل کو وہ کبھی نہیں سمجھ
سکی تھی ... اس کی باتیں .. رویہ ... ماضی کا حوالہ وہ بہت کنفیوز ہو رہی تھی ... مگر
دل میں اس کے لیے جگہ بن رہی تھی .. یا کافی پہلے سے تھی پہلی دفعہ ملنے سے .
.. یا وہ نہیں سمجھ سکتی تھی ... کب .. کیسے ... کیوں ... اسے اتنا پتا تھا اسے
منزل سے محبت ہو گئی تھی یہ جانے بغیر اس محبت نے اسے کتنا رلانا تھا ... کیسا کیسا
وقت دیکھنا تھا ... کیا انت تھا وہ کچھ نہیں جانتی تھی

منزل کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ... اسے اپنا آپ دیا کا مجرم لگا تھا ... اسے
سوچ لیا تھا ... وہ دیا سے مل کر معافی مانگے گا اور بنائے گا وہ اس سے محبت نہیں
کرتا ... یہ سوچتے ہوئے اس کا دل کامپا تھا چیخ رہا تھا دیا کے لیے کہہ رہا تھا وہ
اس کی محبت ہے ... اسے بدلے کی بھیٹ نہ چرائو مگر وہ چپ چاپ آنسو بہا رہا

تھا..... دل کی درد تھا.. بہت درد..... سر درد سے پھٹ رہا تھا.... رات گزر گئی تھی .
.... روشن سورج نمودار ہو رہا تھا..... ہلکی ہلکی خنکی کی فضا میں..... اس نے اب آنکھیں
بند کر لی تھی.. اور کچھ ہی دیر میں نیند مہربان ہو گئی تھی اس پر.....
جنہیں دعائوں میں مانگا ہو.....

انہیں بھول جانا آسان نہیں ہوتا..



ماہ تیار ہو رہی تھی..... صبح کے دس بج رہے تھے..... اسے کچھ ضروری کام سے جانا تھا.
.... دو دن بعد وہ اٹلی جا رہی تھی..... ثاقب صاحب اور خدیجہ بیگم نے بہت سمجھایا مگر
اس کی ایک ہی رٹ تھی..... وہ دونوں بھی دس دن کے بعد واپس آرہے تھے.....
مایا اور احمر آفس چلے گئے تھے... مزل سو رہا تھا..... اس نے سر درد کا کہہ کر جانے
سے منع کر دیا تھا.. اب تک کمرے میں بند تھا.....

ڈارک بلو ٹو پیس کے پہنے.. نیچے لائٹ بلو شرٹ پہنے..... پاؤں میں ہیل والے ڈارک
بلو ہی شوز پہنے... بالوں کو ہلکا سا کرل کیئے.. کھلا چھوڑے... ہلکا میک اپ..... گلے
میں نفیس لاکٹ... پہنے.. وہ بالکل تیار تھی..... موبائل اٹھائے... بلیک گالز آنکھوں

پر لگائے وہ پورچ کی طرف چلی گئی .. اپنی گاڑی میں بیٹھ کر وہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی ... ایک بڑے سے مال سے سامنے گاڑی روک کر باہر نکلی تھی ... گاڑی لاک کیئے وہ قدم اٹھاتی مال میں انٹر ہونے ہی والی تھی کہ اپنے نام کی جانی پہچانی آواز پر اسکے قدم رک گئے وہ یہ آواز تو لاکھوں میں پہچان سکتی تھی گاگلز اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیئے خود کو نارمل کرتی وہ پیچھے مڑی تھی آج ہفتے بعد اسے دیکھ ری تھی گرے تھری پیس پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے وہ ہینڈ سم لگ رہا تھا ... مگر آنکھوں سے نیچے حلقے بھی موجود تھے جو اس کی رت جگیوں کی داستان سنارہے تھے ہائے ... کیسی ہو ہیر ... کتنی کالز کی کتنے میسجز کیئے کوئی رسپانس نہیں دیا فارس نے اس کے سامنے آتے ہوئے کہا ... بڑی تھی ... ماہا نے اس کے بجائے سامنے دیکھتے ہوئے کہا ... زرا خیال نہیں ہے میرا کتنا پریشان رہا میں ایک رات بھی سکون سے سو نہ سکا فارس اب بھی اسے دیکھ رہا تھا ...

نہیں ہے مجھے تمہارا زرا بھی خیال.... میری طرف سے بھوڑ میں جاو... مجھے نہیں فکر
تمہاری... جو کرنا ہے کرو.... ماہا نے سخت لہجے میں کہا تھا.... فارس اسے دیکھتا ہی رہا.
...

مجھے پتا ہے... تم محبت کرتی ہو مجھ سے.... مگر کوئی وجہ ہے جس کی وجہ سے بولتی نہیں
ہو..... فارس نے ماہا کو دیکھتے ہوئے کہا.....

خوشفہمی ہے تمہاری... کہ.... میں تم سے محبت کرتی ہوں... میں کوئی محبت نہیں کرتی تم
سے بلکہ نفرت کرتی ہوں.... شدید..... اور میں نے صرف اور صرف تمہیں اپنے
ایک مقصد کے لیے استعمال کیا ہے.... تمہارے قریب آئی..... تمہیں خود سے محبت
کروائی..... یہ میرا مقصد تھا.... اور مجھے لگتا ہے کہ وہ اب تقریباً مکمل ہو گیا ہے اور مجھے
اور خوار نہیں ہونا..... ماہا نے سٹاپ... نفرت کی بھرپور لہجے میں کہا تھا...

ن نہیں... ت تم جھوٹ بول رہی ہو.... میں نے تمہاری آنکھوں میں دیکھی ہے اپنے
لیے محبت... اور آنکھیں تو... تو جھوٹ نہیں بول سکتی نا... مجھے سمجھنے کی کوشش کرو.
..ہیر پلیرز.... میں کئی دنوں سے سہی سے سو نہیں سکا.... م مجھے بتاؤ تم تمہیں مجھ
سے کیا مسئلہ ہے... یا.... میرے پرنٹس سے..... دیکھو بابا کو تو چھوڑ سکتا ہوں..... مگر

باپ ایک ... زانی ہے ایک قاتل ہے تمہارے باپ کے کئی عورتوں کے ساتھ .

.....

چٹاخ فارس کا ہاتھ اٹھا اور ماہا کے سفید چہرے پر نشان چھوڑ گیا.....

وہ تھپڑ سے بے اختیار دو قدم پیچھے ہوئی تھی .. ایک ہاتھ چہرے پر رکھے بے یقینی سے

زمین کو گھور رہی تھی نیلی آنکھیں لال آنکار ہو گئی تھی ... بال آدھے چہرے پر

آئے تھے 20 سال کی زندگی میں یہ پہلا تھپڑ تھا.....

نازوں پلی لڑکی ... اسے آج پبلک پلیس پر پھپر رہا تھا کئی لوگ رک گئے تھے

تقریباً سبھی انگریز تھے تو انہیں سمجھ نہ آسکا کہ کیا بول رہے تھے وہ دونوں.....

ایک دم جیسے اس کا سکتا ٹوٹا تھا چہرے سے ہاتھ اٹھا کر اس نے دیکھا تھا ایک

تنزیہ کرب .. ازیت سے بھرپور مسکراہٹ اس کے چہرے پر رنگ گئی ... ڈمپل

نمودار ہو گئے ... وہ کچھ قدم کا فاصلہ مٹا کر فارس تک آئی تھی ... جو ایک ہاتھ کمر اور

دوسرے اپنے منہ پر پھیر رہا تھا .. اسے احساس ہوا تھا ... اس نے بہت غلط کیا تھا..

س سوری .. ہیر .. وہ میں

ماہا شہریار سلطان ... نام ہے میرا ... اپنے باپ سے پوچھا ... شہریار سلطان ... اور مہوش سلطان کون تھے ... انہی کی بیٹی ہوں میں ... آگے وہ اچھا سمجھائیں گے ... ماہا نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ کر کہا ... دوسرے ہاتھ سے آنسو صاف کرتی وہ مڑ گئی تھی ... وہ واپس مڑی تھی اور اس کے قریب آئی ...

ہاں کرتی ہوں تم سے محبت بلکہ اسے محبت نہ کہو غلطی ہے میری زندگی کی سب سے بڑی ... جس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا مجھے باقی زندگی ... اور میرا اتنا بڑا ظرف نہیں کہ اپنے ماں باپ کے قاتل کے ساتھ زندگی بسر کروں ... ایک قاتل کے خاندان میں جائوں اس لیے میں یہاں سے جا رہی ہوں دور بہت دور اور ہاں مجھے کبھی موقع ملا تمہارے باپ کو اپنے ہاتھوں سے ختم کروں گی دیکھنا تم وہ کہتے مڑ گئی تھی دور جا رہی تھی .. بہت دور

شہریار سلطان ... اس نے زیر لب کہا .. فارس تو سناٹوں کی زد میں آگیا تھا اس نے یہ نام بچپن میں کہی بار سنا تھا وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتا چلا گیا وہ شدت سے دعا کر رہا تھا جو وہ سوچ رہا ہے وہ زرا بھی سچ نہ ہو ماہا نے محبت کا اظہار کیا تھا .

.... مگر کیسے اس سے بچھڑ کر ایک ازیت بڑی مسکراہٹ اس کے چہرے پر
رینگ گئی
مجبور ہو کر
لاچار ہو کر
غم سے دوچار ہو کر ...
کچھ کرنا چاہیں ..
کر نہ سکیں
مرنا چاہیں
مر بھی نہ سکیں .

جس نے پیا اپنا نشان ڈھونڈتا رہا!
جام عشق تیری تاثیر کے صدقے !!

تم ... امیر تم بالکل پاگل ہو گئے ہو کیوں سڑک پر لانا چاہتے ہو ہمیں ... جانتے ہو کہ کیا کیا باتیں ہو رہی ہیں ہمارے باے میں ... اسلم ملک غصے میں پاگل ہوئے امیر پر چلا رہے تھے ... امیر بے فکر سا صوفے پر بیٹھا ریموٹ ہلاتا ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا .

....

ہیلووووو.... تم سن رہے ہو مجھے یا میں پاگلوں کی طرح بولے جا رہا ہوں اس کے ہاتھ سے ریموٹ لے کر ٹی وی بند کرتے ریموٹ پوری قوت سے دور اچھالا تھا

میں جو بھی کر رہا ہوں یہ میرا مسئلہ ہے .. آپ اس میں نہ پڑیں تو ہی اچھا ہے جو میں نے بے ایمانی سے لوگوں سے لیا تھا وہ سب واپس کر رہا ہوں ... میں اب اور حرام نہیں کھا سکتا اور لوگ جو باتیں کرتے ہیں انہیں کرنے دیں .. مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور آپ اب جا سکتے ہیں ... مجھ سے بات کر کے وقت نہ برباد کریں اپنا از میر نے کوشن اٹھا کر گود میں رکھتے ریلکس ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا جتنا ریلکس وہ نظر آ رہا تھا اندر سے اتنا ہی تکلیف میں تھا .. آج اس کے باپ نے شاید 26 سال کی عمر میں پہلی مرتبہ اس سے بات کی ... وہ بھی کس لہجے میں

میں تمہارا باپ ہوں... تم میرے نہیں.... جو مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں..... تم مجھے بتاؤ جو لوگ مجھ سے سوال پر سوال کر رہے ہیں انہیں کیا جواب دوں... کیا کہوں کیا کرتا پھڑ رہا ہے بیٹا میرا..... وہ اب اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئے تھے...

ہاہاہاہاہ... باپ ہیں میرے... ہاہاہاہاہ مجھے لگا کہ مجھے پیدا کر کے بھول گئے ہیں... .. اور میں آپ کو کچھ نہیں سمجھا رہا... میرے پاس اتنا بھی فضول وقت نہیں ہے جو آپ پر ضائع کروں... اور جو لوگ بار بار پوچھ رہے ہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں... انہیں آپ میرا نمبر..... اوووو وہ آپ کے پاس تو میرا نمبر ہو گا ہی نہیں... ادھر کریں موبائل میں انٹر کر دیتا ہوں..... میرا نمبر دے دینا اور کہنا مجھ سے پوچھ لیں جو پوچھنا ہو... آگے بڑھ کر کانچ کے ٹیبل پر سے موبائل اٹھا کر بولا تھا.....

تم..... وہ ابھی بات پوری کرتے از میر نے ٹوک دیا.....

پاسوڈ..... موبائل پر نظریں جمائے کہا تھا.....

مجھے دو... میں... پھر از میر نے ٹوک دیا.....

پاسوڈڈڈڈڈڈ... کافی کھینچ کر بولا تھا.....

م... مہوش..... نہ جانے کیوں... انہیں لگا تھا وہ از میر سے زیادہ نہیں لڑ سکتے....

ازمیر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا.. جاننے کے لیے کہ کون ہے.. مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا.

....

ملک صاحب جلدی بولیں کیا پاسوڈ ہے .. اب اتنا ٹائم نہیں ہے میرے پاس اس بار قدرے ناگواری سے کہا تھا....

بتا دیا.... مہوش ہے پاسوڈ انہوں نے . سامنے نظریں جمائے ہوئے کہا.....
دو نفوس اپنی جگہ ساکت ہو گئے ... ہما جو کچن میں جا رہی تھی ... ادھر ہی رک گئی .

....

ازمیر کے ہلتے پاؤں.... رک گئے وہ یک ٹک اسلم ملک کو دیکھ رہا تھا ... چہرے کے تاثرات دیکھنا چاہتا تھا مگر ... اس کا چہرہ سٹاپ تھا ہما واپس مڑ گئی تھی....
مہوششش یہ کون ہے ازمیر نے نا سمجھی سے پوچھا....

تم نے موبائل کا پاسوڈ پوچھا میں نے بتا دیا اب میرے باپ نہ بنو جو کرنا ہے جلدی کروں وہ اب بھی سٹاپ چہرے کے ساتھ سامنے دیکھ رہے تھے....

ازمیر نے بنا پاسوڈ انٹر کیئے... موبائل آن کی طرف صوفے پر غصے سے اچھالتا لمبے لمبے ڈانگ بڑھتا اپنے کمرے میں چلا گیا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا اس کے ماں باپ

کے درمیان کچھ غلط ہے... اس نے ہمیشہ اپنے ماں باپ کو خوش دیکھا تھا... یا شاید اس نے وہی دیکھا جو اسے دکھایا گیا.... وہ جیسا بھی تھا... اسے اپنی ماں سے محبت تھی.... وہ نہیں چاہتا تھا اس کی ماں کی جگہ کوئی اور لے.... کمرے میں آکر اسے نے زور سے دروازہ بند کر دیا....



یار دیا چھوڑ دو.... تم کیوں ڈرنک کر رہی ہو.... پلیززز ہوش میں آو ہانیہ دیا اور جیسکا تینوں کلب میں آئی ہوئی تھی 12..... بج رہے تھے... دن کے... دیا کی ضد پر اس وقت وہ ادھر تھے... دن کے ہوتے ہوئے بھی کلب میں رات کا سماں تھا... بلیو پنک... لائیٹز.... انہیں کلز سے بنا ڈانس فلور.... ہر کوئی نشے میں دھت تھا.... کسی کو کسی کا خیال نہیں تھا..... حرام حلال بھلائے سب مدہوش تھے.... ایسے میں دیا سب سے بیگانی.... کینگ سائیز صوفے پر بیٹھی تھی.... ہاتھ میں وائن کا گلاس تھامے کافی دیر سے اسے گھور رہی تھی.... اس کے دماغ میں صرف منزل تھا.... جس سے وہ اب شاید بے پناہ محبت کرنے لگی تھی.... وہ اب اس کے بغیر جینا ہی نہیں چاہتی تھی.... ہانیہ اور جیسکا اس کے سر پر کھڑی تھی.... وہ جتنی بولڈ تھی.... مگر

وائن کو کبھی ہاتھ نہیں لگایا... جیسکا تو نن مسلم تھی مگر وہ بھی وائن سے دور ہی رہتی تھی۔
... دیا خود بھی کلب اور وائن وغیرہ پسند نہیں کرتی تھی مگر اس وقت اسے شدید چاہ ہو
رہی تھی.....

فیروزی شرٹ... ڈارک بلو جینز.... اسے کلر کی جیکٹ پہنے.... بالوں کو کھلا چھوڑے
..... گرے آنکھیں لال ہو رہی تھی..... کافی وائن پی چکی تھی.... سر اب بھانی
ہونے لگا تھا... نشہ طاری ہو رہا تھا.....

وہ... کیسے سے چھوڑ... سکتا.... مجھے... وہ وہاں کسی اور ر کے ساتھ ہنس بول رہا
تھا... خوش تھا.... مجھے چیٹ کیا اس... نے.... میں نہیں بولوں گی اب اس۔
.. سے سے... ویسکی سے بھڑا گلاس اس کے ہاتھ میں جھول رہا تھا... وہ اب ہوش
گھوتی جا رہی تھی.... اسے کسی کا ہوش نہیں تھا... یہ بھی نہیں کہ وہ کافی دیر سے حرام
مشروب اپنے اندر انڈیل کر گناہ کر رہی ہے.... اس کے دماغ میں اب بھی ایک ہی
تصویر گھوم رہی تھی... منزل کسی اور لڑکی کے ساتھ بیٹھا ہنس رہا تھا.... بس یہی یاد تھا
اسے.....

یارر دیا ہوش کرو... کیا ہو گیا ہے یارر کیوں اسے اپنے سر پر سوار کر دیا ہے یہ لڑکے ہوتے ہی ایسے ہیں یہ کبھی ایک لڑکی کے ساتھ رہ ہی نہیں سکتے ... جیسکا نے تنگ آکر کہا.. کل دیا نے ان دونوں کو سب بتا دیا تھا.. جس پر وہ بہت حیران اور پریشان ہو گئی تھی....

ہان... ہانیہ... ت تم نے تو وہ اسے دیکھا انا... کیسے ے خوش تھا... ب بت بتاؤ نا اسے یار... ویسکی کا پیگ منہ سے لگاتے ہوئے کہا... لڑکھڑاتے ہاتھوں کی وجہ سے منہ میں جانے کے ساتھ ساتھ اس کا... منہ... گردن... اور شرٹ بھی گیلی ہو رہی تھی.... مگر اسے تو کسی چیز کا ہوش نہیں تھا....

عین اسی وقت منزل کلب میں داخل ہوا تھا.... ہر طرف نظر دوڑا رہا تھا.... نیم تاریکی میں ڈھوبا کلب... لڑکیوں کے نیم برہنہ جسم.... ہاتھوں میں مختلف شراب پکڑے... اپنا آپ بلائے تقریباً ہر کوئی مقابل میں مدہوش تھا... تب ہی دور سے اسے ہانیہ نظر آئی وہ اسے جانتا تھا... وہ اس کے دوست حارث کی بہن تھی... اور دیا کی دوست بھی... وہ ہجوم سے ہوتا اس کی طرف آیا... اگلا منظر اسے طیش دلانے کے لیے کافی تھا.... دیا دوسرا پیگ بنا رہی تھی... جب وہ تیز قدم اٹھاتا اس تک پہنچا...

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا... یہ کیا پی رہی ہو ہوش ہے تمہیں... اور آپ دونوں تماشا دیکھ رہے ہیں اسکا... روکا کیوں نہیں... منزل اس کے ہاتھ سے گلاس کھینچتا ہانیہ اور جیسکا کی طرف مڑا... وہ دونوں حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جو نجانے کہاں سے ٹپک پڑا تھا...

وہ کچھ بولتی تب ہی دیا لڑکھڑاتی آواز میں بولی تھی...

ت تم آئے.. م مجھے ےےے پ پتا تھا آو گے... دیکھو ادھر دیا نے اپنے ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ بھڑتے ہوئے کہا...

دیا... پہلے آٹھو یہاں سے.... پھر میں تمہاری ساری باتیں سنو گا... اس نے آس پاس غصے اور نفرت سے نظریں گھماتے ہوئے کہا... اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ دیا ڈرنک کر سکتی ہے....

میر میری پ پہلے ےے بات سنو... تم م مجھ سے... اور صرف مجھ سے پیار کرتے ہو... ہے نا... ت تم مجھے چیٹ نہیں کر سکتے... م میں تو تم سے بہت زیادہ پیار کرتی ہوں منزل... آئی ریلی لووو یوو... جسٹ ڈونٹ ڈو دس ٹومی... منزل... جسٹ ڈونٹ... دیا نے ہنوز اس کا چہرہ پکڑا ہوا تھا.... منزل پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا

تھا... پھر جیسے اچانک ہوش میں آیا تھا... آگے بڑھ کر اسے اپنی مضبوط باہوں میں بھر کر وہ آٹ ڈور کی طرف آگیا...
آنکھوں میں نمی بھر آئی تھی... وہ نہیں جانتا تھا... وہ خوش ہو یا روئے... آج ہی اس کی محبت نے اسے محبت کا اظہار کیا... اور وہ جانتا تھا کہ نکچڑے کا وقت بھی آگیا تھا ہمیشہ کے لیے... ایک آنسو اس کی آنکھوں میں نکل کر دیا کے کھلے بالوں میں جذب ہو گیا... دیا اب بھی اسے اپنی بے لوث محبت کا یقین دلانے کی کوشش میں تھی... اسے گاڑی میں لا کر فرنٹ سیٹ پر بٹھایا تھا... وہ پیچھے وہ ہی رہا تھا جب.. دیا کے گلے میں پہنا لاکٹ اس کی شرٹ میں بٹن میں پھس گیا... وہ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کرتا لاکٹ نکالنے کی کوشش کر رہا تھا.. جب اسے اپنے گال پر دیا کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا... وہ ساکن ہو گیا تھا... بس دل دھڑک رہا تھا.. زور و شور سے... جیسے ابھی باہر جائے گا... دیا نے اپنے ہونٹ اٹھا دیئے تھے اس کے گال سے... منزل کا ہاتھ بے ساختہ اپنے گالوں پر گیا... اسے اب بھی اس کا مدہوش کر دیئے والا لمس محسوس ہو رہا تھا....

اس نے نظریں اس پر جما لیا... جو اب کھکھلا کر ہسن رہی تھی... چہرے... سے ہوتی..
.. گلابی ہونٹوں پر گئی... ہونٹوں سے... شفاف گردن... گردن سے نیچے... اور نیچے..
.. اس کی نگاہیں بٹھک ری تھی... دیا کی خیکٹ کے نیچے والی شرٹ کا گلہ گہرا تھا...
گیلی گردن... گیلی شرٹ... وہ بالکل بھول گیا تھا... کہ وہ آج اس سے دستبردار ہونے
آیا تھا... وہ بہک رہا تھا... اور بے ساختہ جھکا تھا اس پر... لیکن پھر خود کے منہ زور
جرباتوں پر قابو کر دیا..... لاکٹ اتارے کے چکر میں... کھل کر اس کے ہاتھ میں آگیا..
... اس نے ایک نظر اس لاکٹ کو دیکھا... پھر دیا کو..... اور پھر وہ لاکٹ اپنی جینز کی
پاکٹ میں ڈال لیا... اسی وقت ہانیہ اور جیسکا اس تک پہنچی.....
یہ تو نشے میں ہے.. اس کو کدھر لے کر جانا ہے... منزل ہانیہ کی طرف دیکھا بولا
تھا....

سر.... اپ اسے میری گاڑی میں لے آئیں.... ہم اسے اس کے گھر چھوڑ دیں گے...
ہانیہ نے اپنی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا....

آج دیا اپنی گاڑی نہیں لائی تھی ... نا ہی گارڈز کو ہانیہ اور جیسکا اس کے گھر آئی تھی ... وہ انہی کے ساتھ باہر آگئی گارڈز کو سختی سے منع کر دیا تھا کہ اس کے پیچھے نہ آئیں.....

اوکے آپ اسے گھر ڈراپ کر دیا.... خیال کرنا یہ ہوش میں نہیں ہے ... بولنے ساتھ اس نے دیا کو سہارا دے کر گاڑی سے نکالا تھا اور اپنے سہارے چلاتا ہانیہ کی گاڑی میں بیٹھا دیا وہ دونوں بھی شکریہ ادا کرتی ... گاری میں بیٹھ گئی تھی اور گاڑی روڈ پر دھڑا دی.....

مزل نے جینز کے پاکٹ سے دیا کا لاکٹ نکالا تھا جس پر D لکھا تھا ... وہ کافی دیر اس لاکٹ کو دیکھتا رہا ایک آنسو ٹوٹ کر اس لاکٹ پر گرا تھا جسے بے دردی سے صاف کرتا .. اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا.....

مزل دیا سے بات کرنا چاہتا تھا وہ یہی سوچ رہا تھا کہ کیسے کرے ... کیونکہ دیا دو دن سے آفس نہیں آرمی تھی وہ راستے میں تھا.. جب اسے گاڑی میں بیٹھی دیا نظر آئی اپنی دوستوں کے ساتھ گاڑی چل گئی تی مزل کی گاڑی پیچھے تھی .

....تب ہی اسے اسے حارث مل گیا.. جس نے اسے زبردستی کافی کے لیے روک دیا...
اس کیے وہ لیٹ ہو گیا.. پھر وہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہانیہ کی گاڑی تک پہنچ ہی آیا
کون سے وہم کے پردے تھے دلوں میں حائل...؟
کیوں تیری ذات... میری ذات نہ ہو پائی...؟؟

■■■<

وہاں تمہیں ایئرپورٹ سے میرا سیکرٹری پک کر لے گی... پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے.
.....شام کے 5 بجے کی فلائٹ تھی ابھی 4 ہو رہی تھے..... سحر نے عینا سے کہا جو بالکل
تیار تھی اس نے فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ سحر کے لیے کام کرے گی.. تب ہی اب وہ جا رہی
تھی.. سحر کے گھر..... سحر نے اگلی فلائٹ سے جانا تھا تب ہی اسے مطمئن کر رہی تھی.

.....

پھر وہ مل کر اس سے نکل گئی کمرے سے..... سحر اب خاموش کھڑی تھی.....
پھر سوٹ کیس سے بلیک جینز... بلیک... گرم ہڈی نکال کر واش روم میں چلی گئی....
ٹھیک دس منٹ بعد وہ ڈریسنگ ڈبل کے سامنے کھڑی بال سنوار رہی تھی..... چہرہ بالکل

سٹاپ تھا! اسے از میر بھلا تو نہیں تھا۔ مگر وہ اسے یاد بھی نہیں کرتی تھی اس کا خیال تھا اگر اسے دوبارہ ملنا ہوا تو ضرور ملے گا.....

بالوں کو ہائی پونی میں بھندے بلیک لانگ شوز پہنے سوٹ کیس میں سے بلیک ہی ماسک اور گلوں نکال کر پاکٹ میں ڈال دیئے تھے اب الماری کی طرف بڑھی تھی۔ ... اسے کھول کر اپنا مخصوص چاقو اور پستل نکال لی پستل اسے نے بلیٹ کے ساتھ باندھ دی اب چاقو لے کر کھڑی تھی اپنا ہاتھ دھیرے دھیرے چاقو پر پھیر رہی تھی چہرے پر مسکراہٹ تھی پر سرار مسکراہٹ فاتحانہ مسکراہٹ۔ دیکھ بالکل سامنے رہی تھی چاقو کافی تیز تھا۔ تب ہی اس کی انگلیوں پر۔ کٹ لگ گئے تھے چاقو خون آلود ہو رہا تھا مگر وہ کافی گہری سوچ میں گم تھی وہ درد لفظ سے نا آشنا تھی ...

بہت کھیل لیا چھپ چھپ کر اب وقت آگیا ہے ملاقات کا بہت جلد۔ تم بھی موت سے ملنے والے ہو لیکن موت تمہیں اتنی آسانی سے نہیں ملے گی تم بیگ مانگو گے تو بھی نہیں آج تک ایسی موت کوئی نہ مڑا ہو گا جو موت تمہارا مقدر ہے بلکہ تم نے خود.. خود کے لیے چنی ہے بہت جی لی تم نے

لیدر کی جیکٹ پہنی تھی ... بالوں کی ہائی پونی کیئے ... وہ دونوں آج بالکل ایک جیسی لگ رہی تھی.....

ہاں کچھ چیزیں چاہیے تھی مال تک جا رہی ہوں ... پھر کل رات کی فلائیٹ بھی ہے .
..... ماہا موبائل پر کسی کو ٹیکس کرتی بول رہی تھی ...

اچھا..... چلو ابھی جاو.... پھر رات کو بات کریں گے.... مجھے بھی کہیں جانا ہے ...
جواب دے کر وہ باہر نکل گئی ... پیچھے ماہا بھی خود پر ایک نظر ڈالتی باہر نکل گئی .

.....

داد بنتی ہے.. بڑا کام کیا ہے ہم نے..

دستبردار ہوئے.. پھر مڑ کر بھی نہ دیکھا اسے!..



ارے کدھر جا رہی ہو جانم ابھی وہ گاڑی کے پاس پہنچی تھی جب اسے احمر کی آواز آئی وہ اب اس کے سامنے آگیا تھا.....

بلیک جینز پر بلیک شرٹ بلیک جاگرز اوپر بلیک کوٹ پہنے .. بالوں کو ماتھے پر گرائے کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا.....

سے اپنے عشق سے تمہیں یہ پاگل تمہارا بلکل بے بس کر دے گا اس کے کان پر جھکا جنونیت سے بول رہا تھا
اس کے ہونٹ مایا کے کانوں سے مس ہو رہے تھے اس کا چہرہ حیا سے لال ہو گیا تھا .. غصہ بھی آرہا تھا جو اس کا وقت برباد کر کے فضول باتیں کر رہا تھا
ہٹوووو اسے پیچھے دیکتے وہ گاری کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی
افہر ایک شکایتی نظر اس پر ڈال کر گاڑی آگے بڑھا دی
جا ہاتھ بالوں میں پھیرتا دلکشی سے مسکرایا تھا
تیری قربت کے لمحے پھول جیسے
مگر پھولوں کی عمریں مختصر ہیں ..

گرے ٹرائوز گرے ٹی شرٹ پہنے بالوں کو ماتھے پر گرائے ہاتھ میں کافی پکڑے
آپے کمرے سے منسوب بیکوئی میں کھڑا مسلسل مایا کے بارے میں سوچ رہا تھا .. آج

رات دو بارہ بجے کی فلائیٹ تھی وہ اب مایا کے ساتھ آنا چاہتا تھا اسے اپنا بنا کر ... وہ مایا سے دستبردار نہیں ہونا چاہتا تھا... کسی قیمت پر بھی نہیں....

کافی کا مگ ادھر ہی چھوڑ کر اندر کمرے میں آگیا... کچھ سوچتے واپس مڑا تھا کافی کا مگ اٹھا کر اسے گھورتا رہا... پھر اسے لے کر کمرے سے باہر کی کچن کی طرف چلا گیا.....

وہ ابھی سٹڈی کے پاس سے گزر رہا تھا جب اسے سٹڈی میں سے سسکیوں کی آواز آئی.... وہ حیران ہوا تھا... ابھی اسے لورائے نے بتایا تھا کہ اسلم ملک اور ہما کہیں گئے ہیں... تو پھر کون تھا سٹڈی میں.....

اس نے سٹڈی کی طرف قدم بڑھا دیئے.... دروازہ دھیرے سے گھولتا اندر گیا تھا....

رولنگ چیئر کی اس کی طرف پشت تھی... وہ دیکھ نہ سک رہا تھا کہ کون ہے... دھیرے دھیرے قدم اٹھا کر چیئر تک پہنچا تھا.... اسے شدید قسم کا دھچکا لگا تھا.....

ہما نائیٹ گائون پہنے چیئر پر آنکھیں میچی نیٹھی تھی.... چہرہ آنسوؤں سے تر تھا....

بکھرے سے حال میں.... اس نے آج تک اپنی موم کو کبھی اس حال میں نہیں دیکھا تھا.

.... اس سب سے زیادہ اسے ایک اور چیز نے حیران کیا.... ہما امیر کی فوٹو سینے سے لگائے ہوئی تھی.....

امیر نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا کئی تصویریں تھیں بچپن کی .. بڑے ہونے کی بلکہ ہر عمر کی اس سے بھی زیادہ حیران وہ اس لیے ہوا اس نے ان میں سے کسی تصویر کے لئے پوز نہیں دیا تھا مطلب وہ تصویریں چھپ کر لی گئی تھی اسے خوشگوار حیرت ہوئی مطلب اس کی ماں اسے چاہی تھی وہ بے اختیار ان کے پاس نیچے بیٹھ کر اپنا سر ان کی گود میں رکھا تھا.....

موم جب میں زندہ ہوں تو مجھے گلے لگایا کریں نہ تصویر کو کیوں کسی بچے کی طرح خواہش کی تھی.....

وہ ایک دم ہوش میں آئی بے یقینی سے گود میں سر رکھے امیر کو دیکھا آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر گرے تھے.....

موم کیا مسئلہ ہے مجھے بتائیں نا میں جانتا ہوں آپ مجھ سے پیار کرتی ہیں مگر پھر خود سے دور کیوں کرتی ہیں موم پلیززز مجھے بہت ضرورت ہے آپکی .. پلیززز موم کچھ تو کہیں وہ آج جاننا چاہتا تھا کہ ہما اسے نظر انداز کیوں کرتی تھی

وہ تلخی سے مسکرائی تھی تلخ مسکراہٹ ازیت سے بھر پور آنسو بہہ رہے تھے .

.....

ماضی ♥♥♥♥.....

عروسی جوڑے میں ملبوس .. وہ سچ پر بیٹھی ... اپنے مجازی خدا کا انتظار کر رہی تھی .
.... کافی دیر گزر گئی تھی کوئی نہ آیا....

ہما کے والد ... عباس ... ہارٹ پشینٹ تھے .. ماں پہلے ہی مڑ گئی ... عباس چاہتے تھے .
... وہ اپنی زندگی میں ہی ہما کو اس کے کھر دیکھ لیں اور پھر انہوں نے اپنے دوست
کے بیٹے اسلم کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا ہما باپ کی خوشی میں خوش تھی پھر نکاح
کے کچھ دن کے بعد وہ بھی اسے چھوڑ گئے ... پھر کچھ ہی دنوں بعد ... اسلم کے گھر
والے اے رخصت کر کے لے آئے....

وہ سوچوں میں گم تھی جب دھڑم کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اس کی نظر دروازے
کی طرف اٹھی تھی حیرت سے وہ اپنے ہمسفر کو دیکھ رہی تھی جو ... ہاتھ میں وائٹ کی
باتل لیے نشے میں دھت .. لڑکھڑاتے اس ہی کی طرف بڑھ رہا تھا .. ہما کا دل
کامپا تھا....

مہوش ... میں نے کہا تھا نا تم آو گی میرے پاس دیکھو تم میری ہو گئی ہو ہمیشہ
کے لیے وہ لڑکھڑاتے ہوئے اس کے قریب ہی بیڈ پر گر سا گیا .. اسے ہما میں بی

مہوش نظر انہی تھی ہما تو ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی ... جو اسے کوئی اور لڑکی سمجھ رہا تھا آنسو آنکھوں میں آرے تھے اس نے اٹھا چاہا مگر اسلم نے کلائی سے پکڑ کر جھٹکا دے کر بیڈ پر گرایا تھا اور خود اس پر جھکا تھا ہما کی جان لبوں پر آگئی تھی تو کیا وہ نشے میں ... کوئی اور لڑکی سمجھ کر آ سے رشتہ بنا رہا تھا.....

ی یہہ ... پیو ... بہت ... سکون م ملتا ہے اسے پی کر تمہیں بھی ملے گا اسے پیو گی تو وائُن کی بوتل زبردستی اس کے منہ میں انڈیل کر خالی باتل دور پھینکی تھی ہما تڑپ رہی تھی ... وہ اس وحشی سے دور ہونا چاہتی تھی اسے پیچھے دھکیلنا بھی بے قار ہو گیا دوپٹہ اس کے وجود سے دور کرتا اسے درندگی کا نشانہ بنا رہا تھا... ہما تڑپ رہی تھی چینیخ رہی تھی مگر کوئی نہیں تھا جو اسے اس وحشی سے بچاتا وہ خود بھی ہوش گھوتی جا رہی تھی مگر... تکلیف ... درد ... درندگی اپنے وجود پر محسوس کر سک رہی تھی اسے اپنی درندگی کا نشانہ بنا کر اس پر سے ہٹ گیا تھا.....

پھر از میر پیدا ہوا سا بعد ... اس کا نام بھی مہینے بعد کھا ہما جب جب از میر کو دیکھتی اسے پھر سے اپنی زندگی کا سب سے ہیانک باب یاد آتا تو انہوں نے امیر سے

دور رہنا شروع کر دیا اسے ملازموں کو دے دیا وہ شادی کے تین مہینے بعد ہی لندن آئے تھے اسلم نے اپنی غلطی کا کبھی اعت اعتراف نہیں کیا .. انہیں از میر سے کوئی لگاؤ کبھی ہوا بھی نہیں انہیں یاد تھی تو صرف مہوش یہ الگ بات ہے کہ جدا ہوئے تجھ سے

مگر کون کہتا ہے تیری فکر سے بھی جدا ہوئے

وہ دونوں ہاتھ میں کافی لیے سڑک کے کنارے چل رہی تھیں ہلکی ہلکی بارش اور ہوا ہو رہی تھی موسم سرد تھا کافی لوگ انہی کی طرح ہاتھوں میں کافی کے مگ لپیٹے موسم انجوائے کر رہے تھے

سحر کا چہرہ سٹاپ تھا البتہ مایا کسی سوچ میں گم تھی

آئے کانٹ بلیو یار میں سوچ بھی نہیں وہ اتنا آگرا سکتا ہے اتنا ... مطلب ... مایا کی سمجھ میں نہیں آریا تھا کیا کہے وہ سحر کی تکلیف تو اس سے بھی بڑی تھی

تمہیں پتا ہے .. ایسے لوگوں کو جینے کا کوئی حق ہے ہی نہیں چلو یار ایک بندہ گناہ کر لیتا ہے ٹھیک ہے غلطی ... گناہ کسی سے بھی ہو سکتا ہے .. مجھ سے بھی نجانے کتنے گناہ ہوئے ہوں گے ... یا جو میں اب کر رہی ہوں وہ ٹھیک ہے کہ نہیں لیکن

وہ وہ باسٹرڈ مانتا بھی نہیں وہ اپنے گناہ کو گناہ میں شمار نہیں کرتا صرف
میں ایک ہی اس دنیا میں نا جائز اولاد نہیں ہوں ... میرے علاوہ نجانے کتنے بچے ہوس کی
نشانی ہیں ... وہ تو شاید میری موم کی نیکی کوئی ان کے کام آگئی جو انہیں اتنی تکلیفیں نہیں
سہنا پڑی میں در بدر نہیں ہوئی مگر ہر کسی کی قسمت ٹھیک ہے یہ ضروری تو
نہیں وہ وہ کمینہ اب بھی اس عمر میں بھی ... عیاشی نہیں چھوڑتا اس کے
اب بھی کئی لڑکیوں کے ساتھ تعلقات ہیں ... مجھے گن آتی ہے اسے اپنا باپ کے ہوئے .
..... مگر وہ ہنسی تھی تنزیہ ہنسی مگر سچ بدل تو نہیں سکتا اب میں اسے
بناتا چاہتی ہوں ... تکلیف کے معنی کیا ہیں درد کیسے ہوتا ہے ازیت کس بلا کا
نام ہے بہت جلد وہ جان جائے گا اور اگر رر اگر وہ مان لے اپنا گناہ
معافی مانگے مجھ سے میری ماں سے اپنے گناہ کا اعتراف کرے تو تو شاید میں
اسے اس کے بچوں کے لیے معاف کر بھی دوں مگر شاید وہ دونوں اب ایک بچ
پر بیٹھ گئی تھی کافی ٹھنڈی ہو گئی تھی انہوں نے مگ سائیڈ پر رکھ دیئے،
سحر نے مایا کو ملنے کے لیے بلایا تھا ... سحر کو مایا ... قابل اعتماد لگی تھی پہلی ملاقات میں .
ہی اس لیے اس نے مایا کو اپنے ساتھ ملانے کا سوچا کر دیا بجی اکیلی بی بہت کچھ

سکتی تھی..... مگر پھر بھی مایا کو ساتھ ملایا..... مایا..... تو سحر کی بات..... صدیق خان..
..کے بارے میں سن کر سکتے میں آگئی... مطلب وہ صرف اسے کا گناہ گار نہیں تھا.....
مایا نے بھی اپنے ماضی.... صدیق خان کے بارے میں سب بتا دیا..... حیران تو وہ بھی
بہت ہوئی.....

سحر..... میرے پاس ایک آئیڈیا ہے..... جس سے.... شاید صدیق خان کو کچھ فرق
پڑے..... اور جہاں تک بات ہے اسے معاف کرنے کی..... تو سوری..... تم اتنے
ظرف والی ضرور ہوگی مگر میں نہیں ہوں.... میں اسے اس کے انجام تک پہنچا کر رہوں
گی.. چاہے اس میں میری کوئی مدد کرے کہ نا..... ماہا اور منزل تو..... کمزور ہو گئے
ہیں... ماہا جانا چاہتی ہے..... اور آج..... رات کی فلائیٹ سے ترکی جا رہی ہے.....
منزل ہے میرے ساتھ... مگر میں جانتی ہوں.... وہ کمزور ہو گیا ہے.... وہ دیا کو چاہتا
ہے.... اسے تکلیف دینا اس کے لیے مشکل ہے.... مگر پھر بھی وہ..... میرا ساتھ دے
گا.... مایا کے چہرے پر غصہ.... ازیت واضح تھی. وہ کسی ٹرانس میں بولے جا رہی تھی.
.....

ہمممممممم..... تم ایسا کرو ماہا کو جانے دو.... اس کی جگہ میں تمہاری ہلپ کروں گی..... وہ
بھی سپیس لینا چاہتی ہے.... اور اسے سپیس دو.... اور اسے پریٹنڈ کرو.... کہ اسے بچ
میں چھوڑ جانے پر شرمندگی نہ ہو.... دیکھو مایا.... جو تم نے بتایا.... ماہا کو کبھی محبت
نہیں ملی.... ہاں گھر والوں کی ملی... مگر اسے بت مضبوط سہارے کی ضرورت تھی....
صرف اسے نہیں... تم تینوں کو.... اب جب اسے محبت ہوئی.... تو بھی اسے دستبردار
ہونا پڑا..... تکلیف دہ ہے یار..... مشکل ہے اس کے لیے.... تم لوگ اسے شرمندہ نہ
کرنا.... بلکہ اب جو کرنا ہوا ہم دونوں مل کر کریں گے..... تم چاہتی ہو تو.... منزل اور
احمر کو ساتھ رکھو.. مگر ماہا کو چھوڑ دو.... سحر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا.... وہ
دونوں سامنے دیکھ رہی تھی.....
تو.... اب کیا کریں..... بلکہ ایک کام کرتے ہیں.... مایا اسے آگے اپنے پلین کے
بارے میں بتاتی چلی گئی.....
ہمممممممم..... دیکھتے ہیں... مگر اس کے لیے.... دیا کو باہر آنا ہو گا نا.... سحر نے مایا
کے دیکھتے ہوئے کہا....

رات کی تاریکی بھڑ رہی تھی ... اس سے پہلے وہ کچھ کہتی ... ایک مردانہ ... گھمبیر آواز نے دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا....

ارے از میر تمم مگر تم نے تو رات کو آنا تھا پھر جلدی کیسے ... مایا نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا....

البتہ سحر اس کے سحر میں جکڑ گئی تی ... بلیو پیٹ بلیک شرٹ ... پر لانگ بلیک شوز پہنے بالوں کو ماتھے پر گراے ... آنکھوں پر گلاس لگائے ... وہ اپنی پوری وجاہت کے ساتھ اس کے سامنے کھڑا تھا....

مایا اسے پہلے ہی اسلم اور از میر کے بارے میں بھی بتا چکی تھی... مگر از میر کون ہے ے پتا نہیں تھا... اب مایا کے منہ سے از میر نام سن کر چونکی تھی....

ہاں مگر پھر جلدی آگیا از میر نے گلاسز اتارے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کہا.... ہما نے اسے سب بتا دیا تھا ... اسے اپنے باپ سے اور نفرت ہوئی تھی اس کی وجہ سے اس کی ماں دور رہی وہ اپنے باپ کے بارے میں بھی بہت کچھ جان چکا تھا اس کا ماضی ... صدیق خان سے اس کی دوستی ... اور بی بہت کچھ

ارے آپ تو مجھے پہلے بھی ملی تھی اس نے سحر کو دیکھتے ہوئے کہا جو اب سٹاپ
چہرے کے ساتھ سامنے دیکھ رہی تھی

ہائے مائے سلف سحر سحر نے مجبوراً ہاتھ ملاتے ہوئے کہا یہ جان کر کہ وہ
اسلم ملک کا بیٹا ہے اسے کافی دکھ ہوا مگر وہ ایک مضبوط لڑکی تھی اس کے
ہذبے پر کوئی فرق نہیں پڑا

ہمممممم آئے ایم از میر ہاتھ واپس کھینچ لیا تھا اب وہ مایا کو دیکھ رہا تھا کتنا
سکون ملا تھا اسے دل جھوم رہا تھا بس اب بہت جلد تم میری ہوگی جان
از میر از میر نے اسے دیکھتے ہوئے سوچا
اوکےےے چلو مایا تم لوگ ملتے رہو گے ابھی چلو کام ہے ... سحر مایا کی طرف
بھڑتی گویا ہوئی

ہمممممم اوکےےے ... سی یو سون ... از میر سے دوبارہ ہاتھ ملاتی گانگز لگاتی واپس
مڑی تھی

ایک منٹ از میر اس کے سامنے آیا تھا پھر اس کی آنکھوں سے ... گانگز ہٹائی .

....

یہ.....؟؟؟؟ تمہاری آنکھیں تو... گرین ہیں نا.... از میر کچھ سوچتے ہوئے بولا...
مایا کا رنگ اڑا تھا.... سحر بھی چانکی تھی....

ہا ہاں..... وہ... لینز ہیں نا یہ.... چلو اب لیٹ ہو رہی ہوں بائے... خود پر قابو پاتے
جلدی سے کہہ کر دوبارہ.. گا گلز لگا کر واپس مل گئی سحر بھی از میر کی طرف سائیل پاس
کرتی مایا کی طرف چل گئی.... مگر از میر کسی گہری سوچ میں پڑ گیا تھا.... وہ انہیں دور
جاتا دیکھ رہا تھا.....

بس بہت سہہ لی دوری اب میں یہ سارے فاصلے ختم کر دوں گا.... بہت جلد تم میری
پناہوں میں ہوگی... آئے نو یہ غلط ہے.... مگر تم سے دستبردار ہونا ناممکن.... جتنا
مضبوط بن لوں.... تمہارے بغیر.... ادھورا ہیں رہوں گا..... مشکل ہے ہیر....
اوپسس ہیر نہیں!!!..... وہ دلکشی سے مسکرایا تھا..... وہ ابھی ہی پہنچا تھا.... مایا
سے ملنے کی جلدی تھی تب ہی فلائیٹ جلدی کروائی لی.... ابھی وہ کافی پینے آیا تھا ہوٹل
سے نکل کر... تب ہی اسے سحر نظر آئی.... وہ اس سے ہیلو ہائے کرنے آیا تھا... ساتھ
مایا کو دیکھ کر حیران زرا نہیں تھا.... کیونکہ وہ جانتا تھا... مایا کبھی بھی کچھ بھی کر سکتی ہے
اسے سمجھنا مشکل تھا.... وہ دوبارہ ریسٹورنٹ کی طرف بڑھ گیا.....

ہاتھ تھامے ہوئے تنہائی کا
رقص کرتا تھا تنہا کوئی..

میرا بچہ کیا ہوا ہے.. فوزیہ بیگم دیا کے سامنے بیٹھتی ہوئی گویا ہوئی،....
وہ بیڈ پر لیٹی.... کسی گہری سوچ میں گم تی ماں کی آواز سن کر چانکی تھی..
نہیں موم کچھ نہیں... بس دل نہیں لگ رہا کہیں... دیا سر ان کی گود میں رکھتی ہوئی
بولی....

میری بیٹی کے دل کو کیا ہوا..... فوزیہ بیگم اس کے سر میں ہاتھ پھیرتی.. بولی....
کچھ نہیں موم... اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ تھا....
چلو اٹھو.... تیار ہو مجھے.. مال جانا ہے... ابھی اٹھو میرے ساتھ... وہ دیا کو باہر لے کر
جانا چاہتی تھی تاکہ کچھ بہتر محسوس کرے... بہانہ بنایا....
موم بھيو کے ساتھ چلی جائیں نانا.. دیا ٹالنا چاہتی تھی اسے سچ میں کہیں جانے کا دل نہیں
کر رہا تھا..

بھيو... تمہارا.... آفس کے کام میں مصروف ہے... اٹھو اب جلدی....
اسے زبردستی اٹھا کر واش روم بھیجا خود باہر نکل گئی....

کچھ دیر بعد دیا تیار ہو کر نیچے آگئی تھی وائیٹ شرٹ پر وائیٹ لانگ کوٹ پہنے
بلیو جینز ... وائیٹ سی سینکڑ پینے بالوں کو کھلا چھوڑے جھنجلائی ہوئی نیچے اتری
ارے گریا کدھر جا رہی ہے .. تب ہی فارس سامنے آیا.....
بیٹا.. میں لے کر جا رہی ہوں .. مال جانا ہے ، تم ریٹ کرو اب .. ڈنر ساتھ کریں
گیں جواب دیا کی جگہ فوزیہ نے دیا.....
چلیں موم پھر دھیان سے جانا فارس کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا انہیں جانے دے، مگر وہ
بولا کچھ نہیں تھا...

دونوں باہر نکل گئی... یہ جانے بغیر کہ کون سی قیامت ان کے انتظار میں ہے
اداکاری ... بڑا دکھ دے رہی ہے..
میں سچ مچ مسکرا نا چاہتا ہوں ...

Damn itttt.

اس کو ادھر ہی رکنا تھا .. ادھر تو کوئی ہے بھی نہیں کس سے ہلپ لوں اب ماہا کی
گاڑی اچانک روڈ کے درمیان رکی تھی جگہ سنسان تھی دور دور تک کوئی نظر
نہیں آ رہا تھا...

وہ گاڑی سے نکلی تھی گاگلز اتار کر روڈ پر ہی پھینک دیئے
گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی تھی غصہ ناک پر تھا بلکہ اب وہ ہر وقت ہی
غصے میں رہتی پھر کچھ سوچتے ہوئے واپس مڑی تھی گاڑی سے اپنا ریوالور نکال کر
لوڈ کیا تھا پھر اسے سامنے ہی گاڑی پر رکھ دیا ہے اور خود گاڑی سے ٹیک لگا
کر کھڑی ہو گئی

ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی جب اپنی گاڑی کے پیچھے ہارن کی آواز آئی وہ
درمیان میں تھی اسی وجہ سے دوسری گاڑی آرام سے نہیں گزرا سکتی تھی .. تب ہی ہارن
دے رہی تھی

مگر وہ کان بند کر کے کھڑی تھی ہارن مسلسل بج رہا تھا اس نے کافت سے
آنکھیں بھی میچ لی

تب ہی دوسری گاڑی سے وہ باہر نکلا تھا گرے تھری پیس میں ملبوس .. بالوں کو جیل
سے سیٹ کیئے ... اسے کی طرف بڑھ رہا تھا

ہیلوو میڈم یہ اپکا اپنا روڈ ہے جو درمیان میں گاڑی کھڑی کیے بلاک کیا ہوا ہے .
..... اپنی گھمبیر آواز سے اس سے مخاطب ہوا جس کی اسکی طرف پیٹھ تھی ماہانے نا
محسوس انزاد میں ٹیسٹل اٹھا لیا تھا مگر بولی کچھ نہیں .
وہ اب غصے سے اس کے سامنے آگیا
اچھا میڈم اپنے شاید آنکھوں کے ساتھ ساتھ کان بھی بند کیئے ہوئے ہیں . جو میری آواز
نہیں ارہی .
وہ اسے پاکستانی لگی تھی تب ہی اردو میں بول رہا ...
ماہانے آنکھیں کھول تھی اور سامنے موجود وجود کچھ پل ساکن ہو گیا اپنا
مکمل حسن شاید اس نے پہلی دفعہ دیکھا تھا اس کی نیلی جھیل سی آنکھیں اسے بہت
اٹریکٹ کر رہی تھی
اسے ہوش ماہا کی آواز پر آیا اس کی آواز بھی اس کی طرح خوبصورت تھی ...
گاڑی خراب ہو گئی ہے
اووو نو پر اہلم .. میں دیکھتا ہوں ... تھری دیر میں اس نے گاڑی سٹا کر دی تھی ...
نظریں بار بار اس پر جا رہی تھی

تھینکس مسٹر... ماہانچے سے گانز اٹھاتی بولی.....

اپنے لینز لگائے ہوئے ہیں اس نے جھٹ شے پوچھا کہیں وہ گاڑی سٹا ہی نہ کرے
نہیں... ایک لفظی جواب دے کر وہ گاڑی بھاگا کے لے گئی..... پیچھے کھڑے وجود سے
اس کی گاڑی کا نمبر نوٹ کیا تھا.....

نشہ تھا ان کی جھوٹی باتوں میں

وہ وقت گزارتے گئے ہیں عادی ہوتے گئے.....

وہ تقریباً بھاگتا ہوا ہاسپٹل پہنچا تھا... ابی کچھ دیر پہلے ہی اسے کال آئی تھی.... کہ ایک
عورت اور لڑکی پر بڑی طرح تیزاب پھینک کر جلایا گیا ہے... اور ڈیڈ باڈیز کے پاس سے
دیا کے موبائل سے کال کی تھی.... اسنے کئی کال کی فوزیہ بیگم اور دیا کو مگر بے سود.
..... وہ ادھر پولیس سے بھی ملا تھا... جہاں واقعہ ہوا... سی سی کی فوٹیج... میں واضح تھا.
... وہ کوئی لڑکی تھی.... جس نے ان پر تیزاب پھینکا..... اور فارس فوٹیج میں موجود
لڑکی کی نیلی آنکھیں دیکھ سکتا تھا.... چہرہ ماسک سے ڈھمپا تھا. پھر ماہا کی دھمکی اسے یاد
آئی کہ وہ اس کی فیملی کو مار دے گی.....

وہ ہاسپٹل پہنچا وہ سامنے ہی کھڑی تھی انہی کپروں میں بس ماسک اور
کیپ ... اور بلیک ہڈی نہیں تھی ... دے فارس کے قدم خود ہی آہستہ ہو گئے ...
اس کے ساتھ ... سحر ... منزل از میر ... احمر بھی تھے ... پولیس کو اطلاع سحر نے دی
تھی ... تب ہی وہ ادھر تھی ... مایا نے منزل اور احمر کو بتا دیا تھا منزل تو سکتے میں
چلا گیا تھا ماہا بھی ہاسپٹل میں ہی تھی مگر وہ سامنے آنہی سکتی تھی از میر اور
فارس کی وجہ سے پولیس تفتیش کر رہی تھی ... اس ایک جھلک کے بعد کی
فوٹیج بھی غائب تھی کچھ پتا نہیں چل رہا تھا جس نے بھی کیا ... بہت سفائی سے کیا
تھا

وہ قریب پہنچ گیا تھا

ڈاکٹر ہاتھ میں فائل لیے ان کی طرف ارہی تھی فائل مایا کو پکڑا کر کچھ کہتی وہاں
سے چلی گئی مایا نے پہلے فائل کھولی پھر ... ایک نظر اٹھا کر سامنے دیکھا ... فارس .
.. منزل ... احمر تینوں اس کے منتظر تھے ... دل زور زور سے دھڑک رہا تھا دیا
اور فوزیہ کیے لیے

ڈی ان اے رپورٹ میچ ہوگئی ہیں ... ان ہی کی ڈیڈ باڈیز ہیں ... مایا نے دوبارہ فائل دیکھتے ہوئے کہا.....

فارس نے یقینی سے اسے دیکھا منہ پر تو قفل لگ گیا تھا ... دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا.....

مزل بے اختیار دو قدم پیچھے ہوا تھا جو مایا نے ضرور نوٹ کیا.....

مزل تم جانتے تھے ... دیا ایک سہرا ہے جس کے پیچھے تم بھاگ رہے ہو... یہ جانتے ہوئے بھی کہ... تمہارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا ... تم جانتے تھے کہ آگے کھائی ہے پھر بھی کود گئے اب بھکتو..... اس محبت کی قیمت ادا کرو اب..... وہ مزل کو دیکھ کر تاسف سے سوچتی رہ گئی..... از میر... احمر اور سحر آپس میں باتیں کر رہی تھے.....

فارس اٹھو از میر نے آگے بڑھ کر اٹھایا تھا جو زمین پر ہی بیٹھ گیا تھا کیا یہ سب ہیر نے ہی کیا...؟ کیا ہیر نے اپنا کہا سچ کر دیا...؟؟ مار دیا... میری موم اور دیا کو...؟ کیا میری بربادی کی وجہ میرا عشق ہے...؟؟ کیا ہیر قابل نہیں تھی میرے بے لوث عشق کے....؟ وہ کھوئے کھوئے سوچ رہا تھا ... درد حد سے بڑھ رہا تھا..... یہ کیا

ہو گیا تھا..... ابھی تو وہ دونوں اس کے سامنے تھیں پھر اب.....؟ آنسو لریوں کی
طرف آنکھوں سے بہہ رہے تھے....

مایا اور سحر باہر نکل گئی تھی.... منزل سکتے میں تھا... وہ تو دیا کو سب سچ بتانا چاہتا تھا.

....

دیکھا جو آج خود کو اس سکتے میں آگیا
کتنا دلیر شخص تھا جو بکھر گیا!!....

منزل اسے معافی مانگنے گیا بھی تھا... مگر قسمت میں شاید تب نہیں تھا... مگر اب.....
اب تو شاید کبھی نہیں... اس کے ہاتھ سے دیا کا لاکٹ نیچے گرا تھا..... جو کب سے اس
نے مٹھی میں بند کیا ہوا تھا.... آنکھوں کے سامنے سارا منظر دھندلا سا تھا... کچھ واضح
نہیں تھا.... بلکل اس کی زندگی کی طرح.....

دیکھا جو آج خود کو تو سکتے میں آگیا...

کتنا دلیر شخص تھا جو بکھر گیا....

نجانے ماہانے کیا دیکھ لیا جو اتنا ڈری ہوئی لگ رہی تھی... وہ سوچ بھی نہ سکا..... فارس
فرش پر بیٹھا..... ٹائیلز کو گھور رہا تھا.... جیسے سب سے ضروری ہو ہی ہو..... از میر
بظاہر تو منزل کو حوصلہ دے رہا تھا.... مگر دماغ کسی گہری سوچ میں گم تھا.... اس نے مایا
کو خود باہر جاتا دیکھا تھا.... اور اس کے کپڑے بھی تو الگ تھے اس لڑکی سے.... دس
منٹ ہی گزرے تھے اتنا جلدی وہ چینیج کر کے اوپر تو نہیں پہنچ سکتی تھی.... پھر.... کون
تھی.... کیا ہو رہا تھا.... کیا ہو گیا تھا.... کچھ دیر پہلے تو سب ٹھیک تھا.... اور اب
سب کیا ہو گیا تھا.... احمر کچھ سوچتا... باہر باگا تھا....
تو جانتا نہیں مگر... میرا ساتھ چھوڑ کر...
تو نے اپنے ساتھ بھی اچھا نہیں کیا....

رات کے 2 بج رہے تھے..... امریکہ کے شہر میسیپی میں ایک شاندار ہوٹل کے ایک
کمرے میں وہ.... کسی کال گرل کے ساتھ مصروف تھا.... کافی نازینا حالت میں.....

ایک ہوس مٹا رہا تھا .. دوسرا پیسے کے لیے امریکہ جیسے آزاد ملک میں کئی لوگوں کا کمانے کا وسیلہ جسم فروشی تھا ... اور وہ باخوبی انجام دیتے تھے..... وہ ابھی نشے میں تھا ... جب فون روز زور سے بجا اس کے چہرے کے نقش بگڑے تھے شاید آئیں پسند نہیں آیا تھا ابھی فون کا بجنا تب ہی اس عورت سے ہٹ کر موبائل اٹھا کر کال کاٹ دی دیکھنے کی زحمت نہیں کی کی کس کی تھی موبائل رکھ کر دوبارہ اپنی سابقہ حالت میں چلا گیا.....

مگر دوسرا بھی ڈھیٹ تھا جب ہی بار بار کال کر رہا تھا..... انہوں نے بے زاریت سے موبائل اٹھا کر دیکھا تھا انہیں شدید جھٹکا ٹائم دیکھا تو دو بج رہے..... انہیں پریشانی ہوئی تھی کیونکہ کال فارس کی تھی ... اور وہ نارملی کبھی انہیں کال نہیں کرتا تھا جب بھی کرتا کوئی دھماکا ہی کرتا تھا وہ عورت اٹھ کر اب صدیق خان سے چمٹ گئی تھی شاید اسے کچھ دیر کی دوری بھی پسند نہیں آئی تھی .

....

ک کیا..... م م مگر کیسے اور.. م میرا.. بچہ دیا وہ کچھ بول بھی نہیں سک رہے تھے عین توقع دھماکا ہی ہوا تھا..... ، وہ سکتے میں تھے... کیا بولتے .

...کال کٹ گئی تھی ... وہ ایک دم ہوش میں آئے اس عورت کے جھٹکے سے دور کیا
اپنے کپڑے پہن کر واش روم گئے کچھ دیر میں ہی واپس آئے اور باہر نکل گئے
کال کر کے انہوں نے کچھ دیر کی ارجنٹ فلائیٹ بک کروالی تھی ... پیچھے لڑکی بے
زاری سے دوبارہ لیٹ گئی اس کی رات کو خراب ہو گئی تھی مگر پیسے پہلے ہی مل گئے
تھے تب ہی کچھ کرنے سکی اپنے باپ کی عمر کے مرد کے ساتھ اسے کوی شرم
نہیں آئی اس کے لیے یہ کوئی بات تھی ہی نہیں
کدھر ہیں ...؟؟؟ مایا نے ہاسپٹل کے لان میں موجود بیچ پر بیٹھتے ہوئے سحر سے کہا جو
کھڑی تھی

ہیمنس ہیں ... ڈونٹ وری مختصر جواب دے کر وہ بھی خاموش ہو گئی
ہیمنس مایا نے گہرا سانس کھینچتے ہوئے کہا اچانک اس کا دل زور زور سے دھڑک
رہا تھا چھٹی حس .. کچھ غلط ہونے کا اعلان کر رہی تھی مگر وہ خاموشی سے
نظر انداز کر رہی تھی

واپس کب بھجنا ہے سحر نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا
تین دن بعد مختصر جواب دیا تھا سٹاپ چہرہ

ہم سب چلو... یہ ماہا کدھر ہے 3 بجے کی فلائیٹ ہے اسکی لیٹ ہو جائے گی... سحر ادھر ادھر دیکھتی بولی تھی...

ماہیسی..... مایا کوئی جواب دیتی تب ہی احمر تقریباً بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا..... چہرے کا رنگ فقت تھا....

کیا ہوا ہے احمر اس ایوری تھنگ اوکے..... مایا نے کھڑے ہوتے پوچھا..... دل اور زوروں سے دھڑک رہا تھا....

نوووو... ماہی... کچھ بھی نہیں ہے ٹھیک..... تم جاؤ بس... سحر تم اسے لے کر جاو.... جب تک میرے یا منزل کی کال نہ آئے گھر سے باہر نہ نکلنا..... احمر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا...

مگر کیوں..... میں ابھی ادھر ہی ہوں..... مایا نے ضدی لہجے میں کہا....

یار ماہی سیڑھیوں سے گر گئی ہے آئی سی یو میں ہے.....، اندر فارس اور از میر بھی ہیں انہوں نے اسے دیکھا گرتے وہ دونوں اسے ہیر سمجھ رہے ہیں... اب جاو... احمر کے جا رہا تھا... مایا حیرت... و غم سے اسے دیکھ رہی تھی..... ابھی کچھ دیر پہلے ہی ماہا سے ملی تھی.....

ک کیسے گری .. اور کیسی ہے اسے اپنی ہی آواز کہیں دور سے آتی محسوس ہوئی تھی .
.. سحر بھی ہونقوں کی طرح احمر کو دیکھ رہی تھی.....

ابھی تک کچھ نہیں کہا ڈاکٹر نے تم لوگ دعا کرو وہ ٹھیک ہو جائے گی
کنڈیشن میں کیریکٹل ہے سر پر لگی ہے اور خون بھی بہہ گیا .. احمر کچھ چھپانا نہیں
چاہتا تھا تب ہی سچ بتایا.....

اوووو گاڈڈڈڈ... یہ کیسے ہے مایا کی آنکھیں شدت سے لال ہو رہی تھی آواز روند
گئی تھی کیا بولتی وہ .. کچھ تھا ہی کب ساری زندگی تو تکلیف ہی ملی تھی
اس نے کہا گلہ کرنا بھی چھوڑ دیا تھا مگر پھر بھی اس کا دل آج شدت سے .. خدا
سے گلہ کر رہا تھا اسے نہیں پتا تھا .. کب اسے سحر نے لا کر گاڑی میں بیٹھایا تھا .
.. کب گاڑی چلی اسے شدت سے ماہا کا ضدی چہرہ .. انداز یاد آرہا تھا.....
پیچھے احمر گہری سانس لیتا اندر کی طرف بڑھ گیا.....

بیشک بچوں کی طرح ڈانٹ لے کوئی...

مگر شرط یہ ہے میرا درد بانٹ لے کوئی...

آگلی صبح روشن ہو گئی تھی.... مگر منزل از میر... احمر ابھی تک ہاسپٹل میں تھے.... جبکہ فارس صدیق خان کے ساتھ مل کر ڈیڈ باڈیز لے گیا تھا.... صدیق خان تو.... سوچ سوچ کر پاگل ہو رہے تھے کس نے انہیں تیزاب پھینک کر جلایا تھا.... اس سے پہلے... گولیوں سے بھی مارا گیا تھا.... چہرہ کسی کا بھی پہچاننے نہیں ہو رہا تھا.... مگر ڈی ان اے نے پروف کر دیا تھا.... فارس کو تو... چپ ہی لگ گئی تھی.... اس سے کئی گھنٹوں سے منہ نہیں ہلایا تھا... نہ کچھ بولا نہ کھایا پیا.... وہ ایک ہی باپ سوچ رہا تھا... کہ.... اس سب کا زمیدار کون ہے.... وہ خود.... صدیق خان.... یا.... یا پھر اس کا عشق... اس کی محبت جو خود... موت اور زندگی کی جنگ میں تھی.... کون وجہ بنا اس کی ماں اور جان سے پیاری بہن کی.... مگر جواب دینے والا کوئی تھا ہی نہیں.... ہیر کا سوچتے اس کا دل کانپ رہا تھا.... اگر وہ ہوئی تو کیا وہ اسے سزا سے سکے گا....؟؟؟.... یا صدیق خان بھی ہوا تو کیا اپنے باپ کو سزا دے سکے گا....؟... یقیناً نہیں.... نہیں دے سکتا... ایک طرف... باپ... بیشک جیسا بھی تھا.... تھا تو باپ ہی.... دوسری طرف ہیر.... اس کا عشق.... وقت نے اسے کہاں لا کر مارا تھا.... سر اس کا درد سے پھٹ رہا تھا.... صدیق خان پولیس کے ساتھ تھے... یہ بات تو واضح ہو گئی تھی.

.... قتل لڑکی نے ہی کیا تھا اور فارس اس کی نیلی آنکھوں سے پہچان چکا تھا مگر .
... ابھی ثبوت نہیں تھا ... تو خاموش تھا ... ثبوت مل بھی جاتا تو کیا کر لیتا
صدائیں دیتے ہوئے .. خاک اڑاتے ہوئے
میں اپنے آپ سے گزرا ہوں تجھ تک آتے ہوئے
پھر اس کے بعد زمانے نے روند دیا مجھے
میں گر پڑا تھا کسی اور کو اٹھاتے ہوئے .
پھر کہانی ختم ہوئی اور ایسی ختم ہوئی
لوگ رونے لگے تالیاں بجاتے ہوئے
اگر ملے بھی تو ملتا ہے رستے میں .. فارس
کہیں سے آتے ہوئے ت کہیں جاتے ہوئے
دیا اور فوزیہ بیگم کو دفنا دیا گیا تھا تب سے وہ لائونچ میں صوفے پر پڑا تھا
اور اگر مجھے زرہ بھی موقع ملا تو میں تمہاری فیملی کو ہی ختم کردوں ہیر کی آواز اس
کے کانوں میں گونجتی تھی کرب سے آنکھیں میچ لی تھی ... کئی آنسو ٹوٹ کر گرے
تھے

نہیں ہیر اگر یہ تم نے کیا تو تمہیں اس کی سزا ملے گی اس نے ازیت سے سوچا تھا....

مگر اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو اگر میں تم سے مل کر نہ سکا تو اس کا دل کامپا تھا .
.... وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا مگر وہ اپنی ماں اور دیا کے قاتل کو بھی نہیں چھوڑنا چاہتا تھا اس کا دماغ شل ہو رہا تھا جیسے ابھی پھٹ جائے گا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آجائے گا کہیں دور دل دعائیں کر رہا تھا اس سب میں ہیر کا کوئی ہاتھ نہ ہو وہ اس کا وہم وہ دل دعائیں کر رہا تھا اس کی محبت اس سے نہ چھنے اس کا عشق اتنا کم صرف نہ ہو اس کا سکون بے سکونی میں نہ بدلے خیر وہ پہلے بھی اسے ٹھکڑا چکی تھی چھوڑ گئی تھی مگر مگر ایک امید تھی ایک بھرم تھا وہ نہیں چاہتا تھا ... وہ ٹوٹ جائے اس نے سوچ لیا تھا وہ اب اپنے باپ سے پوچھے گا ب سب جو اس سے چھپا تھا جو ہیر نے کہا تھا .. کیا وہ سچ تھا

اس نے باپ کو ڈھونڈتے نظریں گمائی تھی مگر وہ نہی تھا....

غم کا مجھے ہے سامنا، تم کیوں چلے گئے؟
تم نے تھا ہاتھ تھا منا، تم کیوں چلے گئے؟
سمجھانا پڑ رہا ہے ان آنکھوں کو اب مجھے
چھپ چھپ کے کس کو دیکھنا، تم کیوں چلے گئے؟
میں نے تو دے دیا تھا ناں، جیون تمہارے ہاتھ
تم خود کبھی یہ سوچنا، تم کیوں چلے گئے؟
تم خوش رہو، جہاں بھی رہو اور رہو بلند
کیا اور اس پہ سوچنا، تم کیوں چلے گئے
کرنا نہیں ہے پوچھ کے بیزار اب تمہیں
تم سے نہیں یہ پوچھنا، تم کیوں چلے گئے؟
میری اذیتوں کا تمہیں بھی پتا چلے
تم بھی کسی سے پوچھنا، "تم کیوں چلے گئے؟"
اے کاش اس کو چھوڑ کے جائے نہ کوئی زین
اس کو پڑے نہ بولنا، "تم کیوں چلے گئے"

مایا تم ٹینشن نہ لو سب ٹھیک ہو جائے گا.... سحر نے مایا کے کہا تو جو رات سے کافی پریشان تھی..... ایک تو ماہا کو ہوش نہیں آ رہا تھا.. دوسرا آج رات کو ہی ثاقب صاحب اور خدیجہ بیگم واپس آرہے تھے انہیں پتا چل گیا تھا.... چھپانے کی کوشش کی کی تھی مگر پتا نہیں کس نے بتا دیا تھا.... وہ کافی غصہ اور پریشان تھے.... مسحر مایا کے ساتھ ہی تی رات سے.... اب صبح ہوئی تھی مگر وہ اب بھی رات والے حوالے میں تھی.....

یار..... اچھا چلو آؤ ناشتہ کرو پھر تم ہاسپٹل جانا مجھے آج آفس جان ہے.... کل بڑے بابا بھی آجائیں گے مجھے اس سے پہلے کچھ کام ہیں.... ان کے جانے کے بعد تو ہم نے بہت سے تبدیلیاں کی تھی.... اب وہ سب ٹھیک کرنا ہے.... اوپر سے ماہا کی ٹینشن.... مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کس کو دیکھ کر آتنا ڈر گئی تھی.... سیکنڈ فلور پر جو ڈاکٹر تھے وہ بھی کچھ نہیں جانتے.... ان کا بھی یہی کہنا ہے وہ چیخی تھی اور پھر الٹے قدم واپس باگی اس سے پہلے کوئی پکڑتا.... وہ گر گئی.... اب وہ ہوش میں آئے تو ہی کچھ پتا چلے.

.... مایا کافی پریشان تھی ساتھ ہی حیران کہ ماہا نے کبھی ایسی کوئی حرکت نہیں کی.... اتنی بچپنا حرکت... اور ایسا دیکھ بھی کیا لیا.... جس کے بعد اسے یہ بھی نہیں یاد رہا کہ نیچے.. فارس از میر ہیں اور مایا بھی ہے.... وہ پھر کیوں نیچے کی طرف باگ رہی تھی..... مگر

جواب ماہا کے پا تھا جو ابھی تک ہوش میں نہیں آئی تھی ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ ... سر پر گہری چوٹ لگی تھی .. اور خون بھی کافی بہہ گیا تھا 24 گھنٹے میں ہوش آنا لازمی تھا .. اور 9 گھنٹے گزر گئے تھے ... از میر احمر .. اور منزل رات سے ادھر ہی تھے ... احمر نے از میر کو بھجننا چاہا مگر وہ منع کر چکا تھا ... اس کے دماغ میں کئی سوال تھے جن کا جواب یا پھر ہیر دے سکتی تھی یا سحر ... ایک بہوش تھی ... اور دوسری غائب ... وہ حیران تھا ... سحر کی دوستی تھی ہیر سے پھر کدھر تھی وہ

ماہی سب تو ٹھیک ہے، مگر اگر از میر بھی آفس آگیا یا اسنے یا فارس نے تمہیں دیکھ لیا تو ... وہ دونوں جانتے ہیں ... ہیر ہاسٹلائز ہے ... بہوش ہے ... تمہیں ایسے دیکھ لیا تو مسئلہ ہو سکتا ہے تم ایسا کرو جو بی کام ہے مجھے بتاؤ میں کر دوں گی یا احمر کو بول دوں گی ... ویسے بھی ہاسپٹل جات رہی ہوں وہ دونوں چلتی ہوئی ڈائمنگ ٹیبل تک آگئی تھی ... سحر کو مایا نے اپنے ... نئے کپڑے دیئے تھے بلو جینز ... ریڈ شرٹ بلو اور کوٹ .. بلو ہی سینکڑوں شوز پہنے .. بالوں کو جھوڑے میں بھندے ... کو صبح سے تیار تھی .. ہاسپٹل جانے کے لیے .. اس نے منع کیا تھا کہ وہ ہوٹل جا کر کر لے گی

چینج... مگر مایا کی ضد پر وہ ادھر ہی فریش ہو گئی تھی مایا ریڈ لانگ نائٹ گائون پہنے
بالوں کو کچھر میں بھندے اب ناشہ کرنے بیٹھ گئی تھی....
نہیں فارس کو تو ابھی اتنا ہوش ہی نہیں ہو گا ... موم اور بہن کی جھوٹی موت انجوائے
کر رہا ہو گا اور از میر وہ بھی آج تو آفس نہیں آئے گا ... آ بھی گیا تو تم ادھر ہو
گی نہ مجھے ٹیکس کر دیا.... میں الرٹ ہو جاؤں گی ... ویسے مجھے سمجھ نہیں آئی ... از میر
واپس کیوں آیا...؟؟؟ اس کی کمپنی کے ساتھ خود دو مہینے کا کانٹرکٹ سائن کیا تھا .. وہ
تو دو دن پہلے ہی پورا ہو گیا اس کا سیکرٹری تھا .. اس نے ہینڈل کر دیا پتا نہیں اب
کیوں آیا اور ٹینشن نہ لو میں ماسک وغیرہ پہن لوں گی مسئلہ نہیں ہو گا اور
پھر اسلم ملک اور صدیق خان کو بھی دیکھنا ہے آج ایک اور پتا پھنکتے ہیں دیکھتے ہیں
کیا ہوتا ہے پھر مایا نے ناشہ کرتے ساتھ ساتھ اسے بھی جواب دیا تھا....
ہممم چلو سہی ہے.. جیسے مرضی تمہاری تھورا خیال کرنا تم ماسک چھوڑو سی
سی ٹی فوٹیج میں تم نظر آئی ہو ابھی کیس کافی گرم ہے ... کوئی بھی پہچان سکتا ہے .
... میں تو کہتی ہوں.. یہ تم نے بیوقوفی کی ہے ... زرا سا بھی ثبوت نہیں چھوڑنا چاہیے تھا .

.... تم کیوں تم نے جان کے کیا سحر اور نچ جوس کا گلاس لبوں سے لگا کر چیئر میں لیٹ لگا کر بیٹھ گئی تھی ساتھ ہی اس سے اس کی بیوقوفی پر سوال کیا

یار دکھو میں چاہتی ہوں کہ اسے اتنا پتا چل جائے یہ سب کوئی لڑکی کر رہی ہے .. اور اب تک اس نے دیکھ لیا ہوگا فکر نہ کرو وہ مسئلہ نہیں کرے گا بلکہ اب تم جاؤ.. ماہا کا بھی بتاؤ .. احمر ت فون نہیں اٹھا رہا .. اور ناشتہ لے کر جانا احمر زیادہ باہر کا نہیں کھاتا .

.... مایا نے چائے پیتے ساتھ ساتھ اس بتایا تھا . جو اب تھوڑی مطمئن تھی

ہم اوکے ٹیک کیئر سحر نے اٹھتے ہوئے کہا پھر وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گئی .

.... پیچھے مایا اب بھی ناشتہ ہی کر رہی تھی

وہ بے وجہ ہی سڑک پر چل رہا تھا کافی ٹائم ہو گیا تھا وہ صبح ہی گھر سے نکل آیا تھا گھر سے اسے اپنی چہیتی بیٹی نظر آرہی تھی .. ابھی تک اسے یقین نہیں آرا تھا .

... کہ دیا اور فوزیہ بیگم مرچکی تھی ابھی تک دیا نے کچھ دیکھا بھی نہیں تھا پھر کیسے .

.... فارس بھی ایک لفظ ان سے نہیں بولا تھا ان کا دل کر رہا تھا اونچا اونچا چیخ کر روئے دل درد سے کامپ رہا تھا مگر وہ ایک مرد تھا .. پھر کیسے روتا ضبط سے آنکھیں لال ہوئی تھی وہ اب کافی ویرانی جگہ پر آئے تھے آبادی سے ہٹ

کر یہ جگہ تھی کہیں اکا دکا گاڑیاں ہی گزر رہی تھی وہ خاموشی سے چل رہے تھے وہ بے دھیانی میں چل رہا تھا جب اسے اپنے سر کے پیچھے کچھ محسوس ہوئی وہ جلدی سے پلٹے تھے سامنے کھڑی لڑکی ان کے پر پستل لے کر کھڑی تھی ان کے پسینے چھوٹے تھے ... ادھر ادھر دیکھا تھا اسے احساس ہوا تھا وہ بہت دور آئے تھے اب مصیبت میں پھنس گئے تھے

ک کون ہو تم اسکا جائزہ لیتے روسی زبان میں کہا تھا
وائیٹ شرٹ .. وائیٹ جینز بلیک لیڈر کی جیکٹ .. بلیک ہی سینکر شوز پہنے چہرے پر بلیک ہی ماسک پہنے وائیٹ کیپ بالوں کو ہائی پونی میں بھندے .. وہ نڈر سی اس کے سامنے کھڑی تھی گالز ناک کی نوک پر رکھی ہوئی تھی جس کی وجہ سے پورے چہرے پر صرف برائوں آنکھیں ہی نظر آ رہی تھی
میں نے پوچھا .. کون ہو .. کیا چاہتی ہو دیکھو لڑکی .. تمہیں پیسے چاہیں تو میں دے دوں گا بس چھوڑو مجھے صدیق خان نے اسے ڈرانے کے ساتھ ساتھ اسے پیسوں کی آفر بھی کی تھی .. ان کے خیال سے وہ لڑکی پیسوں کے لیے ہی کر رہی تھی اور

امریکہ میں یہ ایک عام سی بات تھی... وہ ہنوز خاموش تھی.... صرف منہ ہل رہا تھا... شاید وہی ببل کھا رہی تھی... جبھی...

دیکھو... لڑکی.... تم مجھے جانتی..... وہ ابھی کچھ بولتا کہ مقابل نے اسے ٹوک دیا....

صدیق خان.... ہاں نا!.....؟... جتنا جانتی ہوں میں تمہیں میں وہی کافی ہے۔ اس سے زیادہ تم جیسے شخص کو جاننا چاہتی بھی نہیں.... اور کون ہوں....؟ تو وہ چھوڑو تم.... میں نے کسی کے لئے کام کرتی ہوں.... تمہیں کسی سے ملوانا ہے.... اور پیسوں کی آفر ہی کرتے رہا تم جیسے لوگ.... ایک پیسہ ہی ہے وہ بھی حرام کا...، ہر الیگل کام کرتے ہو.... بہت جلد بھگتنے والے ہو.... عینا نے تمسخر اڑانے والے انداز میں کہا تھا.... صدیق خان کا رنگ فقت ہوا تھا.... عینا نے اپنا پسٹل اس کے کھندے پر رکھ کر پیش کیا تھا وہ خود ڈر کر پیچھے ہوا تھا... کسی سے زور سے ٹکرایا تھا.... پیچھے مڑ کر دیکھا تو 7....، 8 لوگ تھے... جن میں 5 تو کالے حبشی تھے.... وہ سہی معنوں میں ڈرے تھے.... وہ آئے گی اسے تو محسوس ہی نہیں تھا....

لے جاو... عینا نے انہیں روسی دبان میں کہا تھا... ان میں سے ایک نے ایک دوائی اس کے بازو میں آئجیکٹ کی تی ساتھ ہی اسے گھسیٹے گاڑی میں پٹخ کر گاڑی بگا کر لے گئے 2...۔

گاڑیاں چلی گئی تھی اب تھوڑی دور .. بلیک مر ساڈیڈ کھڑی تھی ... عینا اس کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہوگئی تھی کافی دیر ہسٹل دیکھی رہی پھر کیپ اور ماسک اتار کر گاڑی میں پھیکا تھا ... جود ادھر ہی کھڑی ہوگئی تھی ... رات کو 4 بجے ہی اسے سحر کا کال آئی تھی اور ارجنٹ آنے کا کہا تھا ... ٹکٹ وہ بک کروا چکی تھی ... ادھر آکر وہ سحر سے تو نہیں مل سکی تھی .. ہاں البتہ اسے سحر کے خاص بندے .. راہل نے سب سمجھا دیا تھا... پھر سحر سے بات بھی ہوگئی تھی ... تو اس نے سحر کے کہنے پر ہی صدیق خان کو کڈنیپ کیا تھا..... وہ اب بھی کھڑی سامنے دیکھ رہی ہوا سے پونی ہل رہی تھی وہ ایک مکمل پرکشش لڑکی تھی ... کوئی بھی اس کی تمنا کر سکتے تھا.....

صدائیں دیتے ہوئے .. خاک اڑاتے ہوئے

میں اپنے آپ سے گزرا ہوں تجھ تک آتے ہوئے

پھر اس کے بعد زمانے نے روند دیا مجھے

میں گر پڑا تھا کسی اور کو اٹھاتے ہوئے.

پھر کہانی ختم ہوئی اور ایسی ختم ہوئی

لوگ رونے لگے تالیاں بجاتے ہوئے

اگر ملے بھی تو ملتا ہے رستے میں .. فارس

کہیں سے آتے ہوئے ت کہیں جاتے ہوئے

بلیک سپورٹ بایک سلطان آندسٹری کے سامنے آکر رکی تھی بلیک جینز .. ہڈی
بلیک سینکر چہرے پر ماسک لگائے وہ اندر داخل ہوئی گاڑی وہ اپنی یوز کر نہیں سکتی
تھی ... از میر یا فارس میں سے کوئی بھی دیکھ سکتا تھا .. تب ہی اپنی سپورٹس بایک پر آئی
تھی شمس ادھر ہی اس کا ویٹ کر رہا تھا .. وہ اس کے پاس گئی تھی ... اسے ضروری
باتیں بتا دیں اندر اپنے آفس میں چلی گئی تھی پھر ادھر سے اپنے کام کی ساری چیزیں
اٹھا دی تھی ... از میر کی کمپنی کے ساتھ . کانٹرلٹ کامیاب ہوا تھا ... اتنا ثاقب صاحب
کو بتا دیا تھا ... اب ادھر سے ہیر سلطان کو ختم کرنا تھا باہر شمس نے سب سے بتا دیا
تھا کہ ان دو مہینوں میں جوہلی ہوا وہ ثاقب صاحب کو کسی نے نہیں بتانا .. ورنہ نوکری
سے نکال دیا جائے گا سب خاموشی ہو گئے ... انہیں کیا لینا دینا تھا ... ان کے
معاملات سے .. انہیں نوکری چاہیے تھی بس

تھوڑی دیر بعد ہی مایا مطمئن سی باہر آگئی تھی بنا کسی کی طرف دیکھے وہ جیسے آئی تھی
ویسے ہی غائب ہوگئی پیچھے شمس ضروری میٹنگ دیکھ رہا تھا اور تو تھا کوئی نہیں .
..... وہی پھسا تھا.....

غم کا مجھے ہے سامنا، تم کیوں چلے گئے؟
تم نے تھا ہاتھ تھا منا، تم کیوں چلے گئے؟
سمجھانا پڑ رہا ہے ان آنکھوں کو اب مجھے
چھپ چھپ کے کس کو دیکھنا، تم کیوں چلے گئے؟
میں نے تو دے دیا تھا ناں، جیون تمہارے ہاتھ
تم خود کبھی یہ سوچنا، تم کیوں چلے گئے؟
تم خوش رہو، جہاں بھی رہو اور رہو بلند
کیا اور اس پہ سوچنا، تم کیوں چلے گئے
کرنا نہیں ہے پوچھ کے بیزار اب تمہیں
تم سے نہیں یہ پوچھنا، تم کیوں چلے گئے؟

میری اذیتوں کا تمہیں بھی پتا چلے
تم بھی کسی سے پوچھنا، "تم کیوں چلے گئے؟"
اے کاش اس کو چھوڑ کے جائے نہ کوئی زین
اس کو پڑے نہ بولنا، "تم کیوں چلے گئے"

کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹرز.... اور یہ لو احمر ناشہ کرو تم لوگ رات سے کچھ کھایا نہیں ہوگا.
... سحر نے ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے.. احمر کی طرف ناشتہ بڑھاتے ہوئے ساتھ ہیر کا بھی
پوچھا تھا.....

ہوش آگیا ہے.... مگر.... اب سو رہی ہے.. جواب از میر نے دیا تھا..... وہ کافی غور
سے دیکھ رہا تھا سحر کو.... کسی گہری سوچ میں تھا....
ہممم یہ کافی اچھی بات ہے... میں ابھی م..... تم لوگ ناشتہ کرو.... وہ روانی میں مایا کا
بولتے بولتے رہ گئی..... احمر.. اور منزل بھی دو منٹ ڈرے تھے....

ازمیر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا وہ اس کا بات کے بیچ میں ایک دم رکنا.... پھر منزل اور احمر کا پریشان چہرہ بہت شدت سے نوٹ کیا تھا..... مگر خاموش تھا تب تک احمر نے ناشہ لگا دیا وہ لوگ ویٹنگ روم میں تھے منزل نے ازمیر کو جانے کا بہت کہا تھا مگر وہ ٹال گیا احمر تو منزل کو اکیلا چھوڑ نہیں سکتا تھا .. جو کسی صورت بھی ماہا کے بغیر جانے کو تیار نہیں تھا اسے آج بھی شہریار کے آخری الفاظ یاد تھے وہ بہت ڈر گیا تھا پہلے دیا اور پھر ماہا دیا کی طرف سے وہ اب مطمئن تھا مایا نے سرسری سا احمر کو سب بتا دیا تھا احمر نے موقع دیکھتے منزل کو بھی بتا دیا جب ازمیر باہر گیا تھا.. سن کر منزل شاک ہوا تھا.. شاک تو احمر بھی بہت ہوا تھا.. مگر پھر دیا کہ طرف سے مطمئن بھی ہو گئے اب صرف ماہا کی طرف سے پریشان تھے .. اسے کچھ دیر پہلے ہی ہوش آیا تھا سر پر کافی گہری چوٹ لگی تھی اس لیے ڈاکٹرز نے ابھی ڈسچارج نہیں کیا تھا ان کے مطابق ہفتہ ادھر ہی رہا تھا مگر ماہا نے اٹھتے ہی گھر گھر کی رٹ لگائی ہوئی تھی وہ ہمیشہ سے ہی ایسی تھی جتنی بھی بیمار ہوتی اسے... ہسپتال میں رہنا مشکل ترین امر لگتا تھا اس سے ملنے جب ازمیر گیا تھا.. وہ حیران ہوا تھا اسے کوئی کشش محسوس نہیں ہوئی تھی نا ہی.. کچھ خاص محسوس

ہوا تھا جو مایا کو دیکھ کر ہوتا تھا وہ اپنے خیالات کو جھٹکتا اس سے نارملی ملا تھا..... مگر ہیر نے بھی زیادہ جواب نہیں دیا تھا پھر دوائیں کے زیر اثر جلد ہی نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی.....

ان تینوں نے ناشتہ کر دیا تھا تب تک سحر بھی ماہا کو دیکھ آئی تھی وہ پہلی دفعہ ہیر سے ملی تھی وہ خود حیران ہوئی تھی وہ اور مایا سچ میں بالکل ایک جیسی تھی بالکل .

..... او کچھ دیر اسے حیرت سے دیکھتی رہی تھی پھر جلد ہی باہر آگئی اسے جلدی جانا تھا عینا کا میسج اسے ملا تھا اب اسے جلدی جانا تھا.....

وہ ان تینوں سے ملتی باہر آگئی تھی ابھی وہ گاڑی میں بیٹھ رہی تھی .. جب اسے از میر کی آواز سنائی دی اس کے بیٹ مس ہوئی تھی .. پھر جلد ہی خود پر قابو کرتی وہ پیچھے مڑی تھی جہاں وہ رات والے حولیے میں ہی تھکا تھکا سا لگ رہا تھا کافی

دو منٹ بات سن لو وہ اب اس کے آمنے سامنے کھڑا تھا..

بولو... مگر جلدی مجھے کام ہے کچھ ضروری سحر نے عجلت میں موبائل پر ٹائم دیکھتے ہوئے کہا تھا اصل میں وہ یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی وہ از میر کو اپنی کمزوری نہیں

بنانا چاہتی تھی ... اور جب اسے اسے مایا نے بتایا تھا کہ از میر ہی ملک اسلم کا بیٹا ہے ...
تب سے اس نے اور احتیاط کر لی جو جانتی تھی .. خون کے کچھ تو اثر ہو گا
ہممم وہی پوچھ رہا ہوں ایسا کون سا کام ہے جو تمہیں ہیر سے زیادہ اہم ہے اور رات کو
بھی نہیں تھی ... از میر نے بغور جائزہ لیتے ہوئے کہا تھا ..
پر سنل ہے ... اور کون ہیر کام کا تو بتا نہیں سکتی تھی البتہ ہیر نام پر چونکی تھی تب ہی
پوچھ لیا اسے مایا نے سب تو بتا دیا تھا مگر .. وہ بتانا بھول گئی تھی کہ اس نے اپنا
اصل نام بھی نہیں بتایا تھا اس کا نام از میر اور فارس کے سامنے ہیر تھا از میر نے
حیرت سے اسے دیکھا تھا .. کہ آیا یہ ٹائم مذاق کا ہے ...
کمالل ابھی اندر اس سے مل کر آرمی ہو اور بھول بھی گئی
اوووو .. ایکچولی سر درد ہے سمجھ نہیں آئی ... اسے سمجھ نہیں آئی کہ کیا بولے تب ہی
بہانہ بنا دیا ..

ہممم مم ... خیر مجھے پوچھا یہ تھا کہ ... رات کو ہیر تمہارے ساتھ باہر نکلی تھی ... اور
بمشکل 8.10 منٹ ہی گزرے جب وہ سھڑپوں سے گری ... اور تو اور اس کے کپڑے
بھی چینج ہوئے ان ہی چند منٹ میں ... ساونڈ سٹرینج .. ہم؟؟؟ کیا تم وضاحت کرو گی

یہ سب کیسے ہو گیا... اور رات کو کیوں نہیں آئی... آئے مین کدھر تھی... تمہیں تو اپنی دوست کے پاس ہونا چاہیے تھا نا...؟ از میر نے کب سے اپنے دماغ میں گھومتے سوال زبان پر لیا تھا... سحر کی تو جان ہوا ہوئی تھی... مطلب ایسے حالات میں بھی وہ ہیر کے کپڑے اور.... باہر اندر جانا نوٹ کر رہا تھا... وہ ہونق بنی اسے دیکھ رہی.... مگر پھر جلد ہی خود پر کنٹرول کر دیا تھا...

وہ میرے ساتھ کینیٹین تک گئی تھی ادھر اس کی ہڈی پر جوس گر گیا تب ہی گاڑی اس اپنی جیکٹ پہن لی تھی پھر وہ اندر چلی گئی تھی.... اور وہ سیکنڈ فلور پر کیا کر رہی تھی.... وہ تو تم اسی سے پوچھنا.... اور جہاں تک بات ہے میں کدھر تھی تو... میری موم اکیلی تھی گھر بیمار ہیں بہت تو میں جلد ہی گھر چلی گئی.... موبائل سائیلنٹ پر تھا کہ دیکھا نہیں احمر کی کال... صبح دیکھی تو آگئی..... اور اب ہو گئی ہو تفشیش تو پلیز زرزرز... لیو.... سحر سے جو جو بہانہ بنتا گیا وہ بولتی گئی.... اسے نہیں سمجھ رہی تھی کیا بول رہی ہے.... بس بولتی گئی.... دل میں نہیں چاہ رہا تھا اسے سفائی دینے کا... مگر وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ زرہ بھی شک کرے... اسے جواب دے کر گالز آنکھوں پر لگاتی گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی لے گی.... پیچھے از میر اب بھی ادھر ہی دیکھ رہا تھا جدھر سے وہ گئی تھی....

البتہ سحر کے جواب سے وہ کچھ مطمئن ہوا تھا... مگر پورا نہیں.... کیونکہ... صبح ہی کسی بات پر احمر نے کہا تھا کہ اس کے پاس سحر کا نمبر نہیں ہے... پھر کال کیسے... خیر وہ اپنے خیال جھٹکتے... واپس اندر کی طرف چلا گیا.....

کوئی ہے...؟ کیوں لائے ہو مجھے یہاں.... وہ چلا رہا تھا... کمرے میں گہری تاریکی تھی کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا ایک اسی کی چیخنے کی آواز آرہی تھی... اس کو اتنا تو اندازہ تھا کہ وہ کسی ٹارچر روم میں تھا... اس نے بھی تو کئی معصوموں کو مارا تھا اپنے ٹارچر روم میں.....

تب ہی ہلکی آواز سے دروازہ کھلا تھا.... ساتھ ہی ٹارچر روم میں روشنی پھیل گئی تھی... اچانک روشنی کی وجہ سے اس نے آنکھیں بند کر لی تھی.... اب کوئی دو وجود اس کی طرف ارے تھے... مگر وہ بھاری بوٹوں کی آواز نہیں تھی بلکہ ہائی ہیل کی آواز تھی... اس نے دھیرے دھیرے آنکھوں کھولی تھی... وہ دو لڑکیاں تھیں..... دونوں نے بلیک جینز... بلیک ہڈی... بلیک ہیلز... بلیک ماسک لگایا تھا... اب دونوں نے ساتھ ہی ہڈ اتار دیا تھا... بالوں کو دونوں نے جوڑے میں بھندا ہوا تھا.... صرف ایک کی نیلی اور دوسری کی کالی سرد آنکھیں نظر آرہی تیری..... سحر اس کے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھ گئی

تھی ہاتھ میں اپنا مخصوص چاقو گھما رہی تھی ... مایا دوسری طرف منہ کھڑی کر کے
کھڑی تھی آج بارہ سال بعد اپنی ماں باپ کے مجرم کو اپنے سامنے دیکھ رہی تھی ... بارہ
سال پہلے کتنی مجبور تھی اور آج ... آج ... مقابل مجبور تھا ...
کون ہو تم .. لڑکیوں ... جانتے ہو ... کون ہوں میں چھوڑو مجھے صدیق خان چلا رہا
تھا

کون ہوں میں؟ ... یہ تو بہت کمال کا سوال ہے اور تم کون ہو ... وہ بھی جانتے ہیں .
.. چھوڑ بھی دیں گے ... پہلے یہ تو تفصیل سے بتا دیں کہ ہم ہیں کون .. لیکن اس سے
پہلے کچھ دیکھ تو لو سحر آگے ہو کر چاقو اس کے دل کے مقام پر رکھا تھا صدیق
خان سچ میں . ڈر رہا تھا اس سائیکو لڑکی سے
کیا دیکھ لوں ... صدیق خان نے خود کو نارمل رکھنے کی ناکام کوشش کی تھی ...
ماہی تم بتاؤ گی کہ میں بتاؤ ... بلکہ سرپرائیز سحر اب مایا کی طرف مڑی تھی .. جو
سٹاپ چہرے کے ساتھ انہیں ہی دیکھ رہی تھی

یا مایا یہ نیک کام تم کرو سحر نے موبائل مایا کی طرف بڑھایا تھا ... اس نے موبائل
اٹھا کر کچھ کاھلا تھا پھر ایک ویڈیو پلے کر کے صدیق خان کی طرف موبائل کا تھا

ان کے پیروں کے نیچے سے زمین نکلی تھی سانسیں مشکل ہو رہی تھی کچھ بولنے کا بل میں وہ رہے ہیں نہیں تھے

کچھ یاد آیا آیا ہے ہو گا بارہ سال پہلے تم نے بھی تو ایسا ہی کیا تھا پھر ڈر کیوں گئے جس کے ساتھ تم نے یہ سب کیا تھا وہ بھی انسان ہی تھے پھر مایا نے موبائل اپنی طرف کرتے ہوئے سٹاپ لہجے میں بولی تھی

کو. ن. ہو. تم. انہیں اپنی آواز کہیں دور سے آتی محسوس ہوئی تھی مایا شہریار سلطان اس نے صدیق خان پر بم پھوڑا تھا وہ بہوش ہونے کے در پر تھا ڈر سے جان نکل رہی تھی مگر یہ ڈر اپنے سے زیادہ اپنوں کے لیے تھا ک کون زبان سے ہونٹ تر کرتے ہوئے پوچھا تھا دل میں کہیں دعا کی تھی کہ .. وہ جو سمجھ رہا ہے وہ نہ ہو

ارے تم تو بھول گئے ... مایا تمسخر اڑانے والے انداز میں بولی تھی م میں. ن. نہیں ج جانتا کسی.. م مایا شہ.. ریار.. سلطان کو اسنے خود پر قابو پانے کی ناکام کوشش کی تھی مگر بے سود دل زور زور سے دھڑک رہا تھا پھر وہ ... ویڈیو .

....

عالیہ مرزا کی بیٹی..... چھٹھہ تمہاری بھی تو بیٹی ہوئی.... یاد آیا کچھ.... لہجہ اب خطرناک حد تک سنجیدہ ہو گیا تھا.....

زبان تو ان کی گھنگ ہو گئی تھی.... یہ کیسا کھیل تھا قسمت کا..... حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے تو کبھی مایا کو دیکھ رہے تھے.... وہ اس خواب سے بیدار ہونا چاہتے تھے.... مگر... کیسے.... یہ خواب تو نہیں تھا... حقیقت تھی.... جس کے وہ بچ نہیں سکتے تھے.... ان پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے.... دل کسی انہونی کے سبب لزر رہا تھا.... ارے تمہارے تو ابھی تک پسینے چھوٹ گئے.... ابھی بڑا سر پرائیز تو دیا بھی نہیں.... کیوں مایا.... سحر نے اس کی حالت پر چوٹ کر کے ساتھ مایا کو مخاطب کیا.. جو اس کی حالت کافی انجوائے کر رہی تھی.... چلو مایا اب دوسرا سر پرائیز بھی تو دو.... سحر دوبارہ صدیق خان کی طرف متوجہ ہوئی تھی...

جب مایا نے ایک اور ویڈیو اس کے سامنے پلے کی تھی.... ان کا دل بند ہونے کے در پر تھا.... مگر بند ہوا نہیں تھا.... اس سب میں پہلی بار ان کی آنکھیں برسی سانی شدت سے.....

پہلی ویڈیو وہ تھی جو مایا نے خود بچپن میں بنائی تھی... جس میں صدیق خان اور اسلم ملک واضح طور پر نظر آرہے تھے..... ان کو برباد کرنے کے لیے یہ کافی تھا..... مگر دوسری ویڈیو..... جس میں دیا تھی..... بیڈ پر پڑا اس کا بہوش وجود.... اور دو کافی بڑے کالے حبشی اس کے سامنے تھے..... جو اس وقت اپنی شرٹ اتار رہے تھے..... اس سے زیادہ وہ دیکھ نہیں سکا تھا... جبھی آنکھیں میچ لی....

ی یہ جھوٹ ہے... میری... بچی... تو تو مر گئی... انہوں کچھ یاد کرتے اچانک کہا تھا... ایسے کیسے مڑ گئی..... وہ سب ڈرامہ تھا ایک..... تم نے سی سی ٹی فوٹیج میں مجھے دیکھا تو ہے.... اصل میں وہ تمہاری بیٹی اور بیوی کی لاش تھی ہی نہیں... ڈی ان اے رپورٹ بھی فیک تھی..... تمہاری شہزادی بیٹی اور بیوی کو تو تم نے کافی مہنگے داموں میں بیچا ہے..... دیکھ تو لیا تم نے اپنی بیٹی کو..... ارے اب تک تو وہ برباد ہو بھی چکی ہوگی.....

مایا کے کافی سفاکیت سے اس کے ہوائیں اڑاتے چہرے کو دیکھے کہا تھا.....

جھوٹ ہے ی یہ.... م میری بیٹی مر چکی ہے.... اس کے دل نے شدت سے دعا کی تھی کہ مر گئی ہو اس کی بیٹی..... اس سب سے تو بہتر ہی تھا وہ مر جا چکی ہوتی.....

جب ہی مایا نے کسی کو کال کی تھی... موبائل سپیکر پر لگا دیا تھا.....

چھوڑو مجھے کون ہو تم لوگ..... ڈیڈی..... بھو..... لیومی..... پلیز لیو..... تب ہی دیا کی

چینتی آواز موبائل سے آئی تھی..... صدیق خان نے کرب سے آنکھیں بند کر لی تھی.

.....ہاں..... بارہ سال پہلے بھی تو یہی آوازیں گونجی تھی.... شہریار ویلا میں..... تب بھی تو

کسی کی عزت نیلام ہوئی تھی..... زمہدار... صرف اور صرف صدیق خان تھا..... اسلم

ملک سبھی زیادہ..... جس نے منع کیا تھا.... اس سب سے..... مگر شیطان بن کر صدیق

خان نے اسے بہکا دیا..... اب وقت... وہی... وقت لوٹ آیا تھا..... اور عزت....

ہاں اس کی بیٹی کی عزت... اس کی عزت..... اس کے بھائی کی عزت..... خاندان کی

عزت..... بھلی چڑھی تھی... نیلام ہوئی... تھی... خاک ہوئی تھی..... مکافات عمل

تھا..... آج وہ اسی طرح تڑپ رہا تھا جیسے شہریار تڑپا تھا.... اپنی محبوب بیوی کو برباد

ہوتا دیکھ کر.... اپنے معصوم بچوں کو سوچ کر..... مگر وقت نے بے بس کر دیا تھا.....

اسی طرح آج کرسی بندھا تھا جیسے شہریار کو بندھا تھا.... اس کے دل نے اب بھی

اعتراف نہیں کیا تھا کہ بارہ سال پہلے اس نے ایک گھناونا عمل کیا تھا.... قتل کیا تھا.....

کسی بھی عزت نوچنے نے ایک اور درندے کا ساتھ دیا تھا اس کا دل بس اتنا چاہ رہا تھا کہ اس کی معصوم .. شہزادی بیٹی محفوظ ہو مگر ... کیسے اب تو دیر گئی تھی جاو تم آزاد ہو کچھ کر سکتے ہو تو کر لو صدیق خان ایک موقع میں ہر سسکی کویتی ہوں .. تم ت پھر میرے سو کولڈ باپ ہو .. ایک گھٹیا باپ سحر نے بنا مایا کی گھوری کو خاطر لاتے ہوئے عینا کو اسے کھولنے کا اشارہ کیا تھا عینا ابھی ہی پہنچی تھی تب ہی عینا نے اسے کھول دیا صدیق سب پر ایک نظر ڈالتا تقریباً بھاگتا ہوا باہر نکلا تھا اسے ہر حال میں اپنی .. بچی کو بچانا تھا فارس کو بتانا تھا

مایا پلیزز یار سحر نے مایا کو بنا بات کیئے باہر جانا دیکھ کر اس کی طرف بڑھی تھی .. سحر میں نے کہا بھی تھا میں آج ہی اسے ماروں گی .. پھر کیوں چھوڑ دیا .. مایا اپنی گاڑی کے پاس رکتے ہوئے اس کی طرف مڑی تھی عینا اپنی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی ..

یار ایسے کیسے اتنا جلدی مار دیں تھوڑا توبہ بس ہوتا دیکھیں نا ویسے بھی یہ مارنا کوئی مشکل کام نہیں ہے .. تم ٹینشن نہ لو چلو اب .. سحر نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا مایا بھی منہ بناتی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی

یہ جو زندگی کی کتاب ہے
یہ بھی کی کتاب ہے
کہیں ایک حسین خواب ہے
تو کہیں جان لیوا عذاب ہے۔
کہیں کھو لیا... کہیں پا لیا
کہیں رو لیا... کہیں گا لیا
کہیں رحمتوں کی ہیں بارشیں
کہیں تشنگی بے حساب ہے
کہیں چھانوں ہے... کہیں دھوپ ہے
کہیں کوئی اور ہی روپ ہے
کہیں چھین لیتی ہر خوشی
کہیں مہربانیاں بے شمار ہیں
یہ جو زندگی کی کتاب ہے
یہ کتاب بھی کیا کتاب ہے

وہ تھری پیس میں.. بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے. چہرے پر بلا کی سنجیدگی سجائے.
.... ٹھٹ سے اپنے آفس میں بیٹھا. لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب دروازہ ناک ہوا.
..... لیپ ٹاپ پر مہارت سے چلتی انگلیاں ایک پل کو رکی تھی.... مگر پھر اپنی سابقہ
حالت میں ہوگی..

کم ان بھاری گھمبیر آواز آفس میں گونجی تھی تب ہی دروازہ کھول کر ایک
انگریز اندر داخل ہوا تھا.. ہاتھ میں ایک فائل تھی
سر دس از دل فائل یو آسک فار اس نے فائل اس کی طرف بڑھاتے معدب لہجے
میں کہا....

ہممم... اوکے... یو مے گو ناو بغیر اس پر ایک بڑی نظر ڈالے.. جواب دیا تھا...
لڑکا فائل چھوڑتا باہر نکل گیا..... دروازہ بند ہونے کی آواز کے ساتھ ہی اس کی لیپ
ٹاپ پر چلتی انگلیاں رکی تھی..... پھر چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ پھیل گئی تھی.
... فائل آٹا اور کھولی تھی..... اور اچانک.... مسکراہٹ غائب ہو گئی... اب چہرے کی
زینت حیرانی تھی....

ماہا شہریار سلطان..... ڈاٹر آف شہریار سلطان..... وہ حیرت سے زیر لب بڑبڑایا.....
پھر حیرت کو جھٹکتا اور آو فار میشن پر رہا تھا اس کی... پھر موبائل اٹھا کر کوئی نمبر ڈائیل
کر کے کان سے لگایا تھا....

ہیلو..... ایک لڑکی کی ڈیٹیلز سینڈ کر رہا ہوں... نظر رکھو... ایک ایک حرکت پر... مجھے
اس کی ایک بات کی خبر چاہیے... بول کر بنا دوسرے کا جواب سننے کا بند کر دی.
...ساتھ ہی کچھ بڑی بڑی باتیں اسے سینڈ کر دی... موبائل.. دوبارہ سائیڈ پر رکھ دیا تھا.
... اور اپنی رولنگ چیئر پر سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں..... تب ہی اسے دوبارہ دو نیلی
آنکھیں نظر آئی ساتھ ہی اس کے چہرے پر دوبارہ دلفریب مسکراہٹ کھیل گئی.....

کافی عرصہ__ بیت گیا ہے

جانے تو اب__ کیسا ہوگا

وقت کی ساری__ کڑوی باتیں

چپکے چپکے__ سہتا ہوگا

مجھ سے پچھڑے بھی__ ایک زمانہ بیتا

اچھا ہوتا جو ___ ساتھ رہتے
میرے بعد ___ اسے نے سوچا ہوگا
اپنے دل کی ___ ساری باتیں
خود ہی خود سے ___ کہتا ہوگا
مجھ سے نکھڑے بھی ___ ایک زمانہ بیتا
کافی عرصہ ___ بیت گیا
جانے وہ اب ___ کیسا ہوگا

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے ساتھ ہی ہوا میں خنکی بڑھ رہی تھی..... ہلکی ہلکی ہوا..
.. سردی مزید بڑھا رہی تھی..... سڑک پر کافی لوگ موسم انجوائے کر رہے تھے.. تو
کہیں تھکے ہارے گھروں کو لوٹ رہے تھے.....

میں نے کہہ دیا ہے۔ مجھے گھر کر جاؤ مزممل۔ وہ تقریباً چلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔
اونچا بولنے کی وجہ سے سر میں ٹیس اٹھی تھی۔۔۔۔۔ مگر بہت مہارت سے نظر انداز کر گئی
تھی۔۔۔۔۔ صبح کے بعد اسے اب 3 بجے ہوش آیا تھا تب سے ایک ہی ضد لگائی ہوئی تھی۔
.. اور ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ ابھی اسے ڈسچارج نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔۔ مزمل بے چارہ نہیں ماہا اور
ڈاکٹر کے درمیان پس کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ جانتا تھا ماہا کی ضدی۔۔۔۔۔ سر پھری تھی۔۔۔۔۔ اس نے
کہا تو اب اسے جانا ہی تھا۔۔۔۔۔ اور وہ پریشان تھا کہ دوبارہ باہوش ہو گئی تو۔۔۔۔۔ احمر نے تو
ہاتھ کھڑے کر کے سرینڈر کا سائین دے دیا تھا۔۔۔۔۔ امیر کو دن کو ہی زبردستی بچ دیا
تھا۔۔۔۔۔ سحر بھی ماہا کو سمجھا رہی تھی مگر وہ بھی ماہا تھی۔۔۔۔۔
ماہا۔۔۔۔۔ کل چلیں گے نا کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔ رات کو بڑے پاپا بھی آرے ہیں پلیززز اب مان
لو۔۔۔۔۔ کئی بار بولی گئی بات ایک دفعہ پھر بولی تھی۔۔۔۔۔
پلیززز مجھے نکالو ادھر سے دم گھٹ رہا ہے۔۔۔۔۔ اور بڑے پاپا آئے تو میں اگلے دو ہفتے
ادھر ہی پڑھی رہوں گی۔۔۔۔۔ ماہا اب بیڈ سے اٹھتی بولی تھی۔۔۔۔۔ سر پر پٹی کی ہوئی تھی۔
.... ہاسپٹل کے ڈرس میں وہ ضدی لڑکی کسی کی نظروں کے حصار میں تھی۔۔۔۔۔

اچھا چلو احمر اور سحر لے کر جاو۔۔ مجھے کوئی بہانہ بنانے دو اب ڈاکٹر ز کے سامنے ... ہمیشہ کی طرح آج بھی ماہا کے آگے کسی کی نہیں چلی تھی کپڑے پہلے ہی سحر لائی ہوئی تھی ٹی پنک لانگ سویٹر ... بلیو جینز پہنے وہ باہر آئی تھی سر پر پٹی تھی تو . بال کھلے کندھے پر بکھرے تھے وہ اس حال میں بھی کافی حسین لگ رہی تھی پھر سحر اور احمر کے ساتھ بیک ڈور سے باہر نکل گئی .. چہرے پر پریشانی ... حیرت .. غصے بنووقت تاثر تھے ... منزل اب ڈاکٹر کے پاس چلا گیا تھا.. کو جگہ تو کرنا ہی تھا .

.....

چلو عشق نہیں ہمیں سوچنے کی عادت ہے کیا کریں ہمیں ایک دوسرے کی عادت ہے تو اپنے شیشہ گری ہنر نہ کر ضائع میں آئینہ ہوں .. مجھے ٹوٹنے کی عادت ہے تیرا نصیب ہے اے دل سدا کی محرومی نہ وہ سخی ہے نہ تجھے مانگنے کی عادت ہے

یہ خود اذیتی رہے گی آخر کب تک فراز
تو بھی اسے نہ کر یاد جسے بھول جانے کی عادت ہے
صدیق خان مایا آ سحر کی طرف سے آنے کے بعد سے فارس کو کال پر کال کر رہا تھا ..
مگر وہ پہلے ہی کال کاٹ دیتا .. پھر اس نے موبائل ہی آف کر دیا تھا اور وہ تب
سے کوشش کر رہا تھا .. دیا کی فکر الگ کھائے جا رہی تھی .. اب اپنی بیٹی پر وہ وقت آیا
تو کیسے تڑپ رہا تھا دعائیں کرتے تھک نہیں رہا تھا یہی کیسا انکشاف ہوا تو آج .
.. شہریار اور مہوش کے بچوں کو بچوں کو بھی اس نے مارا تھا اب وہ کیسے سامنے
اگئے تھے .. اور دوسری ہاں اسے یاد تھا اس نے پاکستان میں ہی ایک لڑکی .. حرا
کے ساتھ زیادتی کی تھی

اس کے بعد اسے پتا چلا تھا اس کی ایک ناجائز بیٹی بھی تھی اس سے کبھی دیکھا ہے
نہیں تھا مگر وہ اس کے بعد بھی کئی دفعہ حرا سے ملا تھا .. حرا کا والد خرم اور والدہ
سیرت نے اس کے بارے میں جان کر اس پر کیس کیا تھا ریپ کیس .. صدیق خان
نے کئی دفعہ خرم صاحب کے منع کیا تھا کے چھوڑ دے یہ سب اسے کچھ نہیں چاہئے
تھا .. وہ سحر کو چھوڑ نہیں سکتی تھی وہی بے شک ناجائز اولاد کی مگر وہ اس ماں تھی ...

نہیں چھوڑ سکی صدیق خان نے... اسے کیس واپس لینے کے لیے کہا تھا ورنہ دھمکی دی تھی کہ وہ اس کی بیٹی کو مروا دے گا... مگر نجانے اس نے کدھر چھپا کر رکھا تھا سحر کو بھی وہ کبھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکا... اور ادھر خرم صاحب نہیں مانے وہ چاہتے تھے ان کی بیٹی کو انصاف ملے... اور اسی چکر میں مر گئے... جب صدیق خان کو پتا چلا کہ وہ نہیں مان رہے تو... پہلی ہیرنگ میں ہی کار ایکسیڈنٹ کروا کر انہیں مروا دیا.... اس گاڑی میں خرم صاحب اور سیرت ہی تھے وہی دونوں موقع پر مر گئے تھے... ایکسیڈنٹ ایسے ہوا تھا کہ کسی کے گمان میں بھی نہیں تھا کہ... وہ ایک سازش تھی....

اس کے بعد کئی عرصہ خاموشی سے گزر گیا... پھر انہیں خیال آیا تھا کہ خرم صاحب کا کافی بڑا بزنس تھا... اب اس کی نیت سے بزنس پر تھی... مگر حرا نے کہہ دیا کہ وہ سب سحر کے نام ہے.... اور تب ہی انہوں نے غصے میں ان پر فائرنگ کی تھی... جس کے نتیجے میں وہ دونوں ٹانگوں سے محروم ہو گئی تھی... اس کے بعد سے انہوں نے کبھی انہیں تنگ نہیں کیا... وہ تو بھول بھی گئے تھے اپنی دوسری بیٹی کو... اب وہ ان کے مقابل تھی..... انہیں شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا... وہ تب ہی ان کا قصہ ختم کر دیا چاہیے تھا... مگر اب دیر ہو گئی تھی....

انہوں نے تھک ہار کر اسلم ملک کو کال کی اور اسے الف سے پیے۔ تک ساری کہانی بتا دی تھی۔ پہلے ہی اسلم ملک کافی شک ہوا۔۔۔۔۔ شک کے پانا بنتا تھا۔۔۔۔۔ جن بچوں کو وہ بارہ سال پہلے مار چکے تھے۔۔۔۔۔ جس مہوش کی انہوں نے سانسیں ادھیر دی تھی۔۔۔۔۔ وہ واپس کیسے آگئے۔۔۔۔۔ پھر وہ۔۔۔۔۔ پھر وہ خوش بھی ہوئے۔۔۔۔۔ ان کا کبیرہ۔۔۔۔۔ اتنا بڑا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔ تھا تو گناہ۔۔۔۔۔ مگر وہ زندہ تھی۔۔۔۔۔ اس کے بچے زندہ تھے۔۔۔۔۔ وہ اپنے ناقابل معافی گناہ کی معافی مانگنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔ نجانے کس منہ سے۔۔۔۔۔ پھر انہوں نے صدیق خان کو کہا کہ وہ خود ارے ہیں اور دو دن میں تب تک وہ کچھ نہ کرے۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ جانتے تھے۔۔۔۔۔ وہ کچھ بھی کر کے انہیں مارنے کی پوری کوشش کرے گا۔۔۔۔۔ صدیق خان پہلے ہی بہت غصہ ہوئے ہیں ماننا پڑا۔۔۔۔۔ ایک ہی آپشن تھا۔۔۔۔۔

وہ دیا کے لئے بہت پریشان تھے۔۔۔۔۔ مگر پریشان ہونے کے علاوہ کچھ کر بھی تو نہیں سکتے تھے۔۔۔۔۔ تب ہی خاموش ہو گئے۔۔۔۔۔ ایسی خاموشی جس کے بعد طوفان آنا تھا۔۔۔۔۔

سنو ایسے نہیں کرتے

جسے شفاف رکھنا ہو

اسے میلا نہیں کرتے

اگر تمہاری آنکھیں اجازت دیں
تو ہم کیا کیا نہیں کرتے
اپنے اجرے ہوئے گھر پر
زیادہ سوچا نہیں کرتے
سفر جسکا مقدر ہو

پھر اسے روکا نہیں کرتے

کیا ہوا احمر . پریشان لگ رہے ہو مایا احمر کے ساتھ بیٹھتے بولی تھی شام اب
رات میں ڈھل رہی تھی ... ماہا کو اتنے جلدی گھر آتا دیکھ کر وہ حیران نہیں ہوئی تھی .
... جانتی تھی . وہ ہاسپٹل میں ٹک ہی نہیں سکتی تھی اب وہ دوائی لے کر سو رہی تھی .
... کسی نے اس سے کچھ نہیں پوچھا تھا نا اس نے کچھ بتایا منزل ت آتے ساتھ
سو گیا تھا ... عینا اور سحر کو بھی مایا نے ادھر ہی زبردستی رکھ لیا تھا کہ جب تک ادھر ہے
ہاسپٹل میں نہیں بلکہ اس کے ساتھ رہے گی .. کافی دگ و بے دو کے بعد منا ہی لیا تھا .
.... آخر ماہا کی ٹوئینی تھی .. اپنی بات منوانا جانتی تھی .. آجھی اپنے روم میں جانتے ہوئے
اس نے لائونچ میں احمر کو پریشان بیٹھا دیکھ کر اس کی طرف آگئی تھی

... جانم . جہاں تم تینوں جیسے نمونے ہوتے ہیں وہاں پریشانی کا پریشانی ہوتی ہیں
اس نے جل کر جواب دیا تھا ... آخر وہ بھی تو انسان ہی تھا ... رات سے گھن چکر بنا ہوا
تھا ... اوپر سے ... کل سے از میر کو اپنے سامنے دیکھ دیکھ کر دو کلو خون تو ویسے ہی جل
گیا تھا ... جو بے وجہ سے ہیر کے لیے دو دن ادھر رہا ... بے شک وہ مایا نہیں تھی مگر وہ
تو اسے مایا ہی سمجھ رہا تھا ...
اب کیا کر دیا ہم نے ... مایا نے ٹی لگاتے ہوئے بے نیازی سے کہا ..
وہ بے چارہ عیش عیش کر اٹھا تھا اس کی نیندیں اڑا کر کتنے مزے سے بیٹھی تھی ...
ارے جانم کس نے کہا آپ نے کچھ کیا ... ہم ناچیز ہوتے ہی کون آپ آپ پر ٹونٹ
کریں .. گستاخی معاف .. احمر نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا تھا
چپ کر کے جاو آرام کرو تم کل سے جاگے ہوئے ہو ... چینل چینج کرتے بنا اس کی
طرف دیکھے بولی تھی ... اس کا خون جلا گئی تھی
یہ کیا کر رہے ہو ... وہ چیخی تھی احمر ایک دم آٹھ کر اس کے پاس آگیا تھا اور
اسے جھٹک دے کر خود پر گرایا تھا

بہت تھک گیا ہوں... تھوڑی دیر میرے پاس رہو ٹھیک ہو جاؤں... احمر نے زبردستی اس کا سربراہ اپنے سینے سے لگائے ہوئے کہا... مایا خاموش ہو گئی تھی،....

یار مجھے ڈر لگ رہا ہے آج صبح سے.... پتا نہیں جیسے کچھ غلط ہو جائے گا... احمر نے ہونٹ اس کے بالوں پر رکھتے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا....

ماہا کی وجہ سے پریشان ہو گے... ہوں تو میں بھی.... بہت ضدی ہو گئی ہے وہ تو... پہلے کم تھی.. کیا.... اب دیکھو نا کتنی بیمار ہے مگر سنتی کدھر ہے.. مایا کے لہجے میں فکر واضح تھی....

ہممم مگر مجھے اس سے ہٹ کر ڈر لگ رہا ہے... سامنے پڑا کمفٹر اس نے اپنے او مایا پر ڈالتے کہا...

مایا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا.... بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے... ناک لال ہو رہا تھا... اس کے چہرے پر ڈر تھا....

ازمیر کو دیکھ کر نا... اس نے پتا نہیں بنایا تھا یا پوچھا تھا... پتا نہیں واپس کیوں آ گیا ہے.. کام تو ختم ہو گیا ہے... ماہی میں بہت ڈرتا ہوں.. کہیں زندگی کے کسی مور پر... کہیں.. کسی وجہ سے.. ازمیر کی وجہ سے.. یا.. یا بے وجہ ہی..

.... کہیں کھونا دوں بہت ڈرتا ہوں کوئی چھین نہ لے تمہیں مجھ سے تم جانتی ہو میں تم سے تب سے محبت کرتا ہوں .. جب تم آئی تھی تب مجھے تو یہ بھی نہیں پتا تھا یہ محبت ہوتی کیا ہے مگر تمہیں اور ماہا کو دیکھ کر میں ایک دم پہچان جاتا تھا .. تب جب اکثر موم ڈیڈ بی پریشان ہو جاتے تھے تمہیں دیکھ کر میرا دل بہت زور سے دھڑکتا تھا اور اب ماہی اب .. محبت بہت پیچھے رہ گئی ہے بچپن سے تمہیں چاہ کر ... سوچ سوچ کر ... تمہارے خواب دیکھ دیکھ کر ... اب ایک عادت سی ہو گئی ہے .. ایک نشہ سا ہے .. جو نالوں تو سانسیں اکھرتی ہیں تمہیں سوچوں نا تو کچھ بھی اچھا نہیں لگتا اگر ... میں کبھی ایسا ہونے تو نہیں دوں گا مگر پھر بھی تم کہیں دور ہو گئی تو .. میں بالکل نہیں جانتا ہوں کیسے رہوں گا یا ... یا رہوں گا بھی یا نہیں بس صرف اور صرف اتنا جانتا ہوں میں نہیں رہ پاؤں گا .. وہ جنونی انداز میں بولے جا رہا تھا مایا نے اسے ایک دفعہ بی روکا نہیں تھا وہ ہنوز خاموش تھی اس خاموشی کو ایک دفعہ پھر احمر کی بھاری گھمبیر آواز نے توڑا تھا

مایا مجھ سے وعدہ کرو .. تم خود کو میرے لیے سنبھال کر رکھو گی وعدہ کرو میرے علاوہ کسی کی نہیں ہو گی

ہممم جانتی تھی تمہاری پریشانی کی وجہ یہ ہی ہے وہ اپنے کام سے آیا ہوگا۔ یا جس کام سے بھی آئے تم کیوں ڈر رہے ہو ... وہ مجھے تم سے نہیں چھین سکتا ... وہ میرا دوست تھا اور کچھ نہیں اور وعدہ خیال رکھوں گی خود کا .. مایا کا سراب بھی اس کے کندھے پر تھا وہ کچھ دیر یوں ہی خاموشی سے ایک دوسرے کو محسوس کر رہے تھے .
... اچھا اب چھوڑو میں ماہا کے دیکھ لوں .. کچھ کھانا ہو تو مایا اب . اٹھی تھی اس نے روکا نہیں تھا .. مایا چیل پاؤں میں اڑتی اڑ کر ماہا کے کمرے کی طرف بڑھی تھی
یہہ کدھر گئی ... وہ کمرے میں آئی تھی .. خالی کمرہ عدالت کا منہ چڑا رہا تھا .. واشروم ..
.. سٹڈی کہیں بھی تو نہیں تھی .. مایا کا دماغ گھوم گیا تھا . مطلب وہ اسحالت میں دوبارہ باہر نکل گئی تھی .. اس نے سر پکڑ لیا تھا

کیا ہوا کدھر ہے .. احمر کمرے میں داخل ہوتے .. ادھر ادھر دیکھتے بولا تھا ..
نکل گئی پھر ... مایا نے بالکونی میں سے نیچے .. پورچ میں دیکھتے ہوئے کہا تھا .. اس کی گاڑی نہیں تھی اسے تو گیڈ کیپر پر غصہ ا رہا تھا جس نے اس کے لیے دروازہ کھولا .

..

فون بھی نہیں لگ رہا .. وہ پوری طرح ہوش میں بھی نہیں تھی .. اور گاڑی لے کر نکل گئی .. بس اب دعا کرو زندہ آجائے سہی تو کہتا ہوں تم تینوں بہن بھائیوں کو سمجھنے سمجھانے والا کوئی پیدا ہوا ہی نہیں ہے .. احمر نے جلے ہوئے لہجے میں کہا .. پریشان ہو بھی ہو گیا تھا ..

ہممم چلو جاو تم .. میں دیکھتی ہوں .. مایا اپنے کمرے کی طرف بڑھتی بولی تھی .. ناجی شکریہ تم نا نکل جانا اب اس کے پیچھے .. میں جارہا ہوں .. احمر چابیاں پاکٹ میں چک کرتا ... بولا تھا .. جانتا تو تھا .. اسی کی ٹوئینی ہے .. سنے گی تو نہیں پر بھی بول دیا تھا .. اور گلکوز لگاتا .. باہر نکل گیا .. وہ دن سے ماہا کے پیچھے خوار ہی ہو گیا تھا .. سویا بھی نہیں تھا ... اور اس میڈم کو فکر ہی کہاں تھی ..

مایا بھی کسی کو فون کرتی جلدی سے کمرے کی طرف بڑھ گئی ..

وہ بلائیں تو کیا تماشا ہو

ہم نہ جائیں تو کیا تماشا ہو

یہ کناروں سے کھیلنے والے

ڈوب جائیں تو کیا تماشا ہو

بندہ پرور جو ہم پہ گزری ہے

ہم بتائیں تو کیا تماشا ہو

آج ہم بھی تری وفاؤں پر

مسکرائیں تو کیا تماشا ہو

تیری صورت جو اتفاق سے ہم

بھول جائیں تو کیا تماشا ہو

وقت کی چند ساعتیں ساغر

لوٹ آئیں تو کیا تماشا ہو

وہ اب کافی دیر بعد جاگی تھی پہلے تو کافی دیر چھت کو گھورتی رہی... پھر آہستہ

آہستہ دماغ کام کرنا شروع ہو گیا تھا وہ صبح آگئی تھی ضد کر کے... مگر آنے کے بعد

پھر سر درد کر رہا تھا... تب ہی سحر نے زبردستی دوائی کھلا کر سلا دیا تھا... اور اب وہ

جاگی تھی

ہاتھ اس کے اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر پھیرا تھا... موبائل اٹھا کر ٹائم دیکھا تو 7... بج رہے

تھے زیادہ ٹائم تو نہیں ہوا تھا مگر سردیوں کی وجہ سے اندھیرا ہو گیا تھا... پھر وہ کچھ

سوچتی اٹھی تھی... سر درد کر رہا تھا... پہلے سامنے فروٹ باسکٹ سے کچھ فروٹ کھانے کے بعد اس نے ٹیبلٹ لی تھی... پھر فریش ہونے چلی گئی..... شاور تولے نہیں سکتی تھی... کپڑے چینج کر کے باہر آگئی... موبائل اور گاڑی کی چابیاں اٹھا کر باہر نکل گئی..... سامنے تو کوئی تھا نہیں تو اسے سر کھپانے کی ضرورت نہیں پڑی.... ہوتا بھی تو... اس نے وہی کرنا تھا وہ اس نے سوچا تھا.... او اس وقت اس کے دماغ میں ہوئی منظر تھا... ہاسپٹل میں گرنے سے پہلے کا.... وہ چہرہ جو اس نے بارہ سال بعد دیکھا.... ہاں مہوش کا چہرہ.... اس نے مہوش کو دیکھا تھا... ہاسپٹل کے ایک روم میں بے سود بیڈ پر پرا..... اس کا دماغ شل ہو گیا تھا... تب ہی وہ حواس باختہ ہو کر بھاگی تھی... وہ تو لفٹ کی طرف جانا چاہ رہی تھی مگر.... سیڑھیوں کے پاس ہی اس کا پاؤں مڑ گیا تھا.... کوشش کے باوجود وہ گر گئی...

اور اب گیڈ کیپر کو آنکھیں دکھانے کے بعد وہ نکل ہی آئی تھی.... اسے اپنی سوچ اور آنکھوں دیکھے تو غلط ثابت کرنا تھا.... یقین نہیں تھا جو اس نے دیکھا وہ سچ ہے تب ہی کسی کو کچھ بتایا بھی نہیں....

وہ آ بھی ایک قدرے ویران سڑک سے گزر رہی تھی.. جب اچانک ایک گاڑی آ کر ٹھیک اس کی گاڑی کے سامنے رکی تھی... ایسے کہ ماہا اپنی گاڑی آگے نہیں بڑھا سکتی تھی.... وہ پیچاں گئی تھی.. سامنے کون تھا... فارس صدیق خان... ہاں وہ فارس ہی تھا.... جو گاڑی میں بیٹھا اسے گھور رہا تھا.. پہلے تو وہ ہارن بجاتی رہی مگر مقابل بھی سہی ڈھیٹ تھا.. ...جبھی ہلا تک نہیں... ماہا غصے سے باہر نکلی تھی... گاڑی کا دروازہ زور سے بند کرتی.. اس کی گاڑی کی طرف بڑھی تھی... جواب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا.... مسئلہ کیا ہے.. رستہ کیوں روکا ہوا ہے... وہ اس کی گاڑی کا شیشہ ناک کرتی دوسرے ہاتھ سے سر مسلتی بولی تھی.... بات کرنی تھی تم سے.. فارس گاڑی سے باہر نکل کر اس کے سامنے کھڑا ہوتے اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا تھا.... وائیٹ گرم سٹائلش سویٹر.. بلیو جینز.. وائیٹ ہی شوز پہنے.. سر پر پٹی باہندی تھی.. جو زرا سی لال تھی.. خون سے.. بال کھلے.. وہ الحال میں بھی فارس کا دل دھڑکا گئی تھی.. فارس نے بھی آج اتفاق وائیٹ شرٹ اور بلیو جینز ہی پہنی تھی... جیکٹ اندر گاڑی میں ہی تھی..

جوابات ہے جلدی کرو زرا ... مجھے جانا ہے کہیں ... وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھتی بولی تھی.. فارس بی اس کے پیچھے ہی آگیا تھا..

تمہیں آرام زرا نہیں ہے ... حالت دیکھو زرا اپنی اور.. خود گاڑی ڈرائیو کر رہی ہو.. کچھ دیر رہ لیتی گھر ... وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بول چکا تھا ... بات وہ کوئی اور کرنا چاہتا تھا مگر اسے اس طرح دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا تھا کل رات کو اتنی کریٹکل کنڈیشن تھی ..

.. موت اور زندگی کے درمیان تھی اور آج گاڑی میں بیٹھی وہ بھی اکیلی ..

میری فکر مت کرو تم ... میں سنبھال سکتی ہوں خود کو.. تم نے اگر یہی بات کرنی تھی تو پلیز ز گاڑی ہٹاؤ مجھے لیٹ ہو رہا ہے ... ماہا پہلے تو اسے دیکھتی رہی .. پھر ناگواری منہ پر سجائے ترخ س بولی تھی ... وہ اسے نہیں دیکھنا چاہتی تھی ... جانتی تھی اسے سامنے دیکھ کر دل اس کی تمننا شدت سے کرتا تھا ... محبت کو بھول جانا احسان ہے بشرطیکہ کہ وہ دوبارہ سامنے نہ آئے.. لیکن وہ دونوں تو ملتے رہتے تھے..

ہممم چلو تو کام کی بات پر آتے ہیں مجھے یہ بتاؤ کہ یہ کون ہے.. ماہا سلطان فارس سرد سانس ہوا کے سپرد کرتا موبائل ماہا کی طرف کرتا سرد مہری سے گویا ہوا..

ماہا ہونقون کی طرف کبھی موبائل فون کبھی فارس کو دیکھ رہی تھی۔ جس نے آج اسے پہلی مرتبہ ہیر کے بجائے ماہا سلطان کہا تھا موبائل پر اسی سی سی ٹی فونٹج سے لی گئی فوٹو تھی... جس میں مایا نظر آرہی تھی اسکے بال اور نیلی آنکھیں... ماہا کو ت ابھی تک نہیں پتا تھا کہ یہ سے مایا نے کروایا... یا کچھ بھی اس سے ریلٹڈ... لیکن وہ فوٹو دیکھ کر پہچان گئی تھی وہ مایا ہی تھی،...

ماہا تم نے ہی میری موم اور دیا کو مارا ہے نا۔؟ مجھ سے جھوٹ مت بولنا... میں جانتا ہوں یہ تم ہی ہو... اور تم نے دھمکی دی ہے مجھے... فارس کے دل نے شدت سے دعا کی تھی وہ ماہا نہ ہو۔

ہاں.. میں ہی تھی.. میں نے ہی مارا تمہاری موم اور دیا کو.. کیا کرو گے ہاں.. ماہا کے کچھ سوچتے ہوئے کہا..

فارس نے ایک جھٹکے سے اسے گاڑی کے ساتھ پن کیا تھا... سر زور سے گاڑی سے لگنے کی وجہ سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا... سر کا درد بڑھنے لگا تھا.....

ماہا اگر اس میں تمہارا ہاتھ ہوا تو آئے سویر میں اپنے ہاتھوں سے جان لوں تمہاری .. مار دوں گا میں تمہیں ... تم قابل ہی نہیں میرے بے لوث محبت کی .. فارس کا لہجہ خطرناک حد تک سنجیدہ تھا .. ماہا کا سر درد سے پھٹ رہا تھا ... مگر وہاں پڑوا کسے تھی ... مارا ہے میں نے تمہاری موم اور دیا کو .. انہی ہاتھوں سے جو تمہارے ہاتھ میں ہیں .. لیکن قسمت سے یا بد قسمتی سے تمہارا گھٹیا باپ بچ گیا ... مگر

چٹاخ ابھی وہ کچھ بولتی کہ فارس کا بھاری ہاتھ آٹھ چکا تھا ... ماہا کا پہلے ہی کھڑا ہونا محال تھا .. اس تھپڑ نے اور کس نکال دی وہ دھڑام سے نیچے گڑھی تھی ... سر ایک دفعہ پھر زمین پر شدت سے لگا تھا ... آنکھوں کے سامنے تاریکی پھیل رہی تھی فارس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا تھا جس پر خون لگا تھا .. پھر ماہا کو جس کا چہرہ خون سے بھر رہا تھا سفید پٹی لال ہو گئی تھی .. وہ ہاتھ زمین پر رکھ کر اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی ... فارس مڑ گیا تھا ... دل چلا رہا تھا کہ نا چھوڑ کر جا .. مر جائے گی .. ویران جگہ ہے ... پہلے ہی بیمار ہے .. مگر وہ سنگدل بن گیا تھا .. دیا اور فوزیہ بیگم کا جلسا ہوا وجود اس کے سامنے آیا تھا .. اس کے قدم اور تیزی سے بڑھ رہے تھے ... ماہا کی سسکیاں کانوں میں ہتھوڑے کی طرح بج رہی تھی وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی لے جا چکا تھا

پیچھے ماہا اٹھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی ... اسے اپنے چہرے پر خون محسوس ہو رہا تھا۔
سفید سویٹر لال ہو رہی تھی ...،

سفید سویٹر اب لال ہو گئی تھی ... بال چہرے پر چپک گئے تھے ... سر کا درد ناقابل
برداشت ہو رہا تھا ... اس نے مزاحمت بند کر دی تھی ... بے جان سے بازو اور سر نیچے
زمین پر ٹکا دیئے تھے

دوسری طرف فارس نے غصے ہاتھ سٹرنگ پر مارا تھا ... اور اپنے چہرے پر پھیرا تھا ...
پھر چونک کر اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا تھا ... جس پر خون لگا تھا ... پھر اس نے اپنی
شرٹ کی طرف دیکھا تھا ... وہ بھی خون آلود ہو گئی تھی ... اس نے کنارے پر گاڑی
روک دی تھی ... پھر کھوئے کھوئے سے انداز میں اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا ... کئی آنسوؤ
ٹوٹ کر بے مول ہوئے تھے ... کیا حال کیا تھا قسمت نے اسکا ... اس نے کرب سے
آنکھیں میچ لی تھی

.. دور کہیں اسے اپنے نام کی پکار سنائی دی تھی کوئی اسے بلا رہا تھا ... پھر اس کے
پاس نیچے بیٹھ کر اسے اٹھایا تھا ... اور باگا تھا ... پھر شاید اسے گاڑی میں بیٹھایا تھا وہ
مسلل کچھ بول بھی رہا تھا ... اس سے یا کسی اور سے وہ یہ اندازہ نہیں لگا سکی ... پھر

گاڑی چلی تھی پھر اس کے سامنے مکمل تاریکی پھیل گئی مکمل طور پر حواس
کھو گئی سر کا درد اچانک ختم ہو گیا.. یا اس نے محسوس کرنا چھوڑ دیا.....
سامنے منزل تھی اور پیچھے اس کی آواز
رکتا تو سفر جاتا.. رکتا تو بجھ جاتا
میخانہ بھی اس کا تھا، محفل بھی اس کی تھی
پیتا تو ایمان جاتا.. نا پیتا تو صنم جاتا
سزا ایسی ملی مجھ کو، زخم ایسے لگے دل پر
چھپاتا تو جگر جاتا، سناتا تو بکھر جاتا

وہ دھیرے دھیرے ہوش میں آرہی تھی اس کے لب مسلسل ہل رہے تھے ... وہ
کچھ بول رہی تھی وہ نا سمجھی سے چپ کو گھور رہی تھی پھر اچانک اسے ہوش

آیا تھا جیسے ... اس نے اٹھنا چاہا مگر ... مگر پھر اسے محسوس ہوا کہ اس کے ہاتھ پاؤں ...
باندھے ہوئے ہیں

کون ہے ... وہ حلق کے بل چلائی تھی ...

اسے یاد تھا.. وہ احمر کے پیچھے ہی ماہا کو دیکھنے آئی تھی وہ راستے میں سحر کو کال
ملاتی ... جارہی تھی... جب اچانک اس کی گاڑی ڈس بیلنس ہوئی تھی اس نے جلدی سے
بریک لگائی تھی .. پھر باہر نکل کر وہ گاڑی دیکھ رہی تھی کہ کیا ہوا ... اس کی گاڑی کے
آگلے ٹائیر میں بلٹ تھا ... اسے گولی چلانے کی آواز تو آئی نہیں تھی ... آ بھی وہ
حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی.. جب کسی نے اس کے منہ پر کلوروفارم لگا رومال
رکھا تھا... جس کے باعث وہ بہوش ہو گئی تھی ... اور اب ادھر.....

کون ہے کیوں لائے ہو ... مجھے یہاں ... سامنے اوکھولو مجھے .. وہ دوبارہ چلائی تھی .
... اسے لگ رہا تھا کہ یہ صدیق خان کا کام ہو گا .. اس نے ہاتھ پاؤں کھولنے کی کوشش
کی.. مگر نتیجے میں .. اس کے ہاتھ پاؤں دکھنے لگے تھے....

ت ہی چڑچڑاہٹ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تھا اور پھر بند ہو گیا تھا....
کمرے میں نائیٹ بلب ہی تھا.. وہ آنے والے کو سہی سے دیکھ تو نہیں سکی تھی.... مگر

جان گئی تھی وہ کون ہے حیرت کی زیادتی سے اس کی آنکھیں پھیل گئی تھی
اس نے زبان سے ہونٹ تر کئے تھے دور کہیں اسے احمر کا چہرہ نظر آیا تھا ... کچھ
دیر پہلے ہی سے وہ کہہ رہا تھا .. اس کا دل کہہ رہا ہے کچھ ہونے والا ہے .. اور اب ...
احمر کا ڈر سچ ہو رہا تھا ...

ازمیر ... اس کی آواز بہت ہلکی تھی ... اس نے وہ ازمیر کو اسلم ملک جیسا نہیں
سمجھا تھا .. اسے لگا تھا ازمیر ویسا نہیں ہے .. اس نے تو اسے دل سے دوست مانا تھا .
اسے بتانا چاہتی تھی ... مگر ... وہ تو اسلم ملک جیسا ہی تھا ... ہوتا بھی کیوں نہ .. بیٹا تھا .
.. خون تھا اسکا ... باپ نے بھی محبت نہ ملنے پر صبر کے بجائے اس پر جبر کیا تھا ... اب
بیٹا بھی وہی کر رہا تھا ...

وہ اب اس کی طرف بڑھ رہا تھا شاید ... نہیں یقیناً وہ نشے میں تھا .. اب بھی اس
کے ہاتھ میں ... ویسکی کی بوتل تھی جو آدھی کردی تھی .. لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ
وہ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا تھا . ایک ہاتھ اس کے اوپر سے گزار کر دوسری طرف
رکھا تھا .. اور تھوڑا جھکا تھا ہاتھ سے بوتل پوری شدت سے دور پھینکی تھی ...

آنکھیں لال ہو رہی تھی.. مایا کو شاید ان بارہ سالوں میں پہلی دفعہ ڈر لگا تھا... وہ نشے میں تھا... کچھ بھی کر سکتا تھا.... اور اوپر سے اس کے ہاتھ پاؤں بجی باندھے تھے.... کہا تھا نا بے بی... مجھے دھوکا دینے والے بہت برے لگتے ہیں... انہیں میں معاف نہیں کرتا.... اور تم نے تو... مجھے بہت بڑا دھوکا دیا... تمہیں تو سزا ملے گی جانم.... جانتی تھی نا.... محبت کرتا ہوں میں تم سے.... جانتی تھی نا.... سکون ہو تم... پھر مجھ سے کیوں میرا سکون چھیننا چاہا.... جانتی تھی نا.... صرف تمہارے ساتھ میں خوش رہتا ہوں... پھر بھی میری خوشیاں چھینی.... اور اس احمر *** سے محبت کرتی ہو نا.... میں تمہیں اس کے لیے چھوڑوں گا ہی نہیں تو.... تمہیں میں اپنا بنا لوں گا.... پھر وہ ہمارے بچ نہیں آئے گا.... تمہیں میں چھپالوں گا سب سے.... وہ جنونی انداز میں اس کے کان کے پاس غرایا تھا.... اور پھر شرٹ کے بٹن کھول کر اسپر جھکتا چلا گیا... اس کی نیلی آنکھیں مسلسل بہہ رہی تھی.... مطلب... وہ ایک دفعہ پھر ہار گئی.... ایک اور مہوش بن گئی.... قسمت نے اس بار بھی... بڑائی کا ساتھ دیا.... اس کا دل شدت سے احمر کو بھلا رہا تھا.... مگر وہاں کوئی نہیں تھی....

سپنوں کو ٹوٹتے دیکھا ہے میں نے...

بربادی کے منظر دیکھے ہیں میں نے...

غیروں سے کیا گلہ اپنے قتل کا...

اپنوں کے ہاتھ میں بھی خنجر دیکھے ہیں میں نے



ادھر احمر گھنٹے سے خوار ہو رہا تھا... اسے ناما مل رہی تھی نہ ہی مایا فون اٹھا رہی تھی...

اس نے منزل کو بھی فون کر کے بلایا تھا... اس نے ہی بتایا تھا کہ مایا بھی نہیں ہے گھر۔

..احمر بچارہ کے سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا... مطلب نہیں سنا تھا اس نے..... اس کا دل بھی

بہت گھبرا رہا تھا... جیسے مایا تکلیف میں ہو... جیسے اسے پکار رہی ہو..... اس کے پاس سحر

کا نمبر تو نہیں تھا.. منزل نے ہی آکال کی تھی اسکا کہنا تھا کہ دو گھنٹے تقریباً پہلے اسے

کال آئی تھی.. مگر وہ بڑی تھی دیکھ نہیں سکی.....

اب وہ دونوں نجل ہو رہے تھے.. مایا اور ماہا کے لیے... مگر ان کا نام و نشان تک نہیں

تھا.. نجانے کدھر غائب ہو گئی تھی.....

... وفا کے قید خانے میں ...
... سزائیں کہاں بدلتی ہیں ...
.... بدلتا دل کا موسم ہے ...
... ہوائیں کہاں بدلتی ہیں ...
... میری ساری دعائیں تم سے ہی ...
..... منسوب ہیں میرے ہمد ...
.... محبت ہو اگر سچی
..... تو دعائیں کب بدلتی ہیں
.... کوئی پ کر نہباتا ہے ...
.. کوئی کھو کر نہباتا ہے
... انداز نئے ہوتے ہیں
.... وفائیں کب بدلتی ہیں



وہ اپنے فام ہاؤس میں تھا... ماہا کو ادھر ہی مرتا چھوڑنے کے بعد وہ ادھر ہی آگیا تھا... رات اب کافی ہوگئی تھی.. وہ تب سے سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تامر سکون تھا کہ م ہی نہیں رہا تھا.. اس نے موبائل آن کیا جب پر کوئی پچاس کے لگ بھگ کالز تھی صدیق خان کی.... دیکھنے کے بعد اس نے دوبارہ فون آف کر دیا... وہ کسی صورت صدیق خان سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا... اس کو لگتا تھا.. دیا اور فوزیہ بیگم کی موت صدیق خان کی وجہ سے ہی ہوئی.... اور مارا ہیر نے.... اسی لئے ان کی کوئی کال نہیں اٹھائی.. اور شاید یہیں اس سے غلطی ہوئی... وہ جس فام ہاؤس میں تھا.. اس کا دیا علاوہ کسی کو نہیں پتا تھا..... اور اس نے فیصلہ کر دیا تھا.. اگر ماہا بچ بھی گئی تو ہو اسے خود مارے گا..... وہ جیسے ہی آیا تھا اس کے خاص بندے.... راہل... جسے اس نے اس کیس کے بارے میں سب بتایا تھا.... اور ساتھ یہ بھی پتا کرنے کو بولا تھا کہ پتا کرو یہ کس نے کیا.. نے اسے ایک ویڈیو دکھائی تھی.. وہ ویڈیو... اس جگہ سے تھوڑی دور کی تھی.... وہی گاڑی کو پہلی ویڈیو میں بھی دیکھی گئی تھی.... اسی گاڑی سے دو لڑکیاں نکلی تھی... ایک نے تو... پورا کور کیا ہوا تھا خود کو البتہ دوسری کو وہی پہچان گیا تھا... شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی تھی.. کیونکہ مایا نے ماسک اتارا تھا.... اس کا چہرہ

واضح ہو گیا تھا..... پھر انہوں نے گاڑی سے کچھ نکالنے کے لیے ڈگی کھولی تھی..... اور ساتھ ہی ویڈیو ختم ہو گئی.... یہ سین شاید غلطی سے رہ گیا تھا..... جس کا سحر او مایا کو پتا بھی نہیں چلا.... یہ دیکھنے کے بعد... فارس کے اندر کچھ ٹوٹا تھا..... پھر اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کہ وہ ہیر کوئی ادھر ہی کیوں نہیں مار آیا... مشکل تھا... بہت مشکل..... مگر.... اس نے فیصلہ کر لیا تھا چاہے کتنا بھی مشکل کیوں نہ ہو... اپنے عشق کی اپنے ہاتھوں سے جان لینا.... مگر وہ کرے گا.... وہ دیا اور اپنی ماں کے قاتل کو بھی اتنی ہی تکلیف دے گا جتنی انہیں سہنا پڑی..... یہ سوچ بھی جان نکال رہی تھی... مگر اس نے خود پر بے حسی کا خول چڑھا لیا تھا..... اس نے اس ویڈیو کے بارے میں یا کچھ بھی کسی کو بتایا نہیں تھا.. نہ وہ بتانا چاہتا تھا..... وہ پیر کو خود سزا دینا چاہتا تھا... اپنے ہاتھوں سے..... اس کے لیے اس نے سوچ لیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے... اس نے راہل کو سلطانز کے بارے سے سب پتا کرنے کو کہا تھا..... جو مشکل تو تھا... مگر اسے کسی حال میں بھی سب جاننا تھا.. وہ کون تھے...؟ کیا تھے.....؟ ہیر نے جو کہا کیا وہ سچ تھا...؟؟ اس کے ماں باپ کون تھے...؟؟ ان کے ساتھ کیا ہوا...؟؟؟ کس نے کیا...؟؟... اور اس کام میں دو سے تین دن لگ سکتے تھے... اور اسے تب تک کا انتظار کرنا تھا...،..

یہ تو وقت ہی بتاتا کہ وہ انتظار کر سکتا تھا کہ جلد بازی میں .. ایک اور غلط فیصلہ کرتا .

.....

کتنے عام سے ہیں نا ہم
دیکھ تجھے یاد بھی نہیں آتے ...



احمر اور منزل اب بھی سڑکوں پر ڈھونڈ رہے تھے ... ماہا کی کار میں انہیں ایک مال کی پارکنگ میں نظر آگئی تھی مگر ماہا کہیں نظر نہیں آئی ... اور مایا تو سرے سے ہی غائب تھی وہ دونوں اب روڈ پر اپنی گاڑی روکے ادھر رکے ہوئے تھے ... تب ہی سحر کی گاڑی ان کی گاڑی کے پاس آکر رکی ... سحر بھی اب پریشان تھی ... آخر دونوں غائب کیسے ہو گئی

کیا ہوا کچھ پتا چلا سحر گاڑی سے اتر کر ان کے پاس آتی بولی ..
خاک پتا چلا ہے سمجھ تو آتی نہیں ہے کچھ ان پاگلوں کو بس اپنی کرنی ہوتی ہے
چاہے دنیا الٹ ہو جائے احمر نے جل کر کہا تھا منع بھی کر کے آیا تھا مگر پھر بھی

وہی کیا... وہ ت پچھتا رہا تھا کہ وہ اسے ساتھ ہی کیوں نہیں لایا ... ساتھ لے آتا تو اتنا
ت خوار تو نہ ہونا پڑتا.....

ہم چار گھنٹے ہو گئے ہیں اب تو ... ایک بھی نہیں ملی اب تو بڑے پایا بی پہنچے والے
ہوں گے... سٹمس چلا گیا ہے انہیں لینے ... اگر تب تک وہ نہ ملی تو کیا کریں گے وہ
بھی پہلے ہی ماہا کے لیے ہے پریشان ہیں منزل نے پشانی مسلتے ہوئے کہا اتنی
دیر گزر گئی تھی ... مگر ان کی کوئی خبر نہیں تھی ... وہ سچ میں پریشان ہو گیا تھا.....
کیا پتا وہ دونوں ساتھ ہوں .. کیونکہ مایا کی گاڑی تو ملی ہی نہیں .. اور کیا پتا وہ ماہا کو لے کر
ہاسپٹل گئی ہو سحر ت کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا ... اور اسی وقت منزل کا فون رنگ
ہوا تھا...

اوکے ... آئے ایم کمنگ ... منزل نے سرد سانس خارج کرتے کہا تھا.....
کیا ہوا ہے... احمر نے اس کے کال کاٹتے ہی پوچھا تھا.....

ماہا مل گئی ہے... میڈم... کہیں سر مار کر ایک دفعہ پھر ہاسپٹل میں پائی گئی ہے کوئی
لڑکا لے کر گیا ہے چلو اب ادھر ... سحر تم یہاں گاڑی تو نہیں چھوڑ سکتی تو اپنی
گاڑی میں ہی آجاو منزل کی کچھ پریشانی تو ختم ہوئی تھی...

ہاں مگر... مایا.... احمر کی سوئی مایا پر ہی اٹکی ہوئی تھی.....

ماہا مل گئی ہے تو وہ بھی ادھر ہی ہوگی چل اب اس کی طرف... منزل گاڑی میں بیٹھتے
بولا تھا.... احمر بھی لٹکے منہ کے گاڑی میں بیٹھ گیا تھا.. سات ہی گاڑی آہستہ آہستہ
غائب ہوگئی..... سحر بھی اپنی گاڑی میں بیٹھتی.. ہاسپٹل کی طرف موڑ گئی تھی
تقاضے ختم ہی نہیں ہوتے زندگانی کے

کبھی یہ ضروری ہے تو کبھی وہ ضروری ہے مایا نے آنکھیں سختی سے میچی ہوئی تھی.....

اس نے سانس تک روک لیا تھا.... یا شاید لینا ہے نہیں چاہتی تھی.... جب اسے اپنی
گردن پر کچھ گیلا گیلا محسوس ہوا تھا..... اور پھر اس نے محسوس کیا تھا کہ از میر رو رہا
تھا.... پھر اچانک وہ اس کے اوپر سے اٹھا تھا.....

ریا... وہ پوری قوت سے دھاڑا تھا.. جب دروازہ کھول کر ایک لڑکی اندر آئی تھی..

اس نے اس لڑکی کی طرف اشارہ کیا تھا تب ہی آگے بڑھ کر اس لڑکی نے مایا کے کھول
دیا تھا... اور خود باہر چلی گئی.... مایا بالکل خاموشی سے از میر کو دیکھ رہی تھی... جو رو
رہا تھا.. شاید... اسے محسوس ہوا تھا.. اس نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپایا ہوا تھا....

نہیں کر سکتا تمہارے ساتھ کچھ بھی غلط چاہ کر بھی میں اسلم ملک نہیں بن سک رہا .
..... میں نے تمہارے لیے سب ت چھوڑ دیا مگر تمہیں نہیں چھوڑ سکتا مایا محبت
کرتا ہوں میں سچ میں تم نے تو مجھے برباد ہی کر دیا نا .. جانتی تھی نا میں چاہنے لگا
ہوں تمہیں میرے جذبات سے کھیلنے کی کیا ضرورت تھی تڑپ رہا ہوں تمہارے
لیے مگر ... تمہیں اپنا بنا نہیں سکتا کیا کروں .. میں میری موم بتی مجھ سے زندگی
میں پہلی دفعہ کچھ مانگا تھا اور وہ یہ کہ میں ایک اور اسلم ملک بن کر ایک مہوش کو برباد نا
کروں نہ میں صدیق خان بن کر ایک اور . سحر کو اس دنیا میں لانا چاہتا ہوں .
..... میں یہ نہیں چاہتا ... میں نے سوچا تھا .. تمہیں میں اپنا بنا لوں گا .. پھر کوئی بھی
تمہیں مجھ سے جدا نہیں کر سکے گا مگر مگر اب جب کرنا چاہا تو نہیں کر سکا .
..... وہ . اب بھی چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بول رہا تھا
مایا تو ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی ... تو کیا وہ سب جانتا تھا اور پھر خاموش
بھی رہا اور کیا کیا جانتا تھا اس کی جان لبوں پر رکی ہوئی تھی
تم اب سوچ ری ہو مایا کے مجھے بھی کیسے پتا

مجھے پہلے ہی کچھ نہیں پتا تھا مگر جب میں گھر گیا ادھر مجھے اپنے موم اور ڈیڈ کے رلینش کے بارے میں پتا چلا اور پو موم بے مجھ بس بتایا ڈیڈ کا پاسٹ ... جس میں انہوں نے سلطان کا نام بھی لیا یہ بھی بتایا کہ صدیق کان نے تمہارے ڈیڈ کو مارا تھا اور میرے ڈیڈ نے ریپ کیا تب میں نے دعا کی کہ وہ سلطانز تم لوگ نہ ہو .. پھر موم نے بتایا کہ ان کے دو جڑواں بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا .. موم کو نام تو نہیں آتا تھا مگر مہوش اور شہریار کا نام آتا تھا ... شہریار سلطان تو موقع پر مرچکا تھا مگر مہوش تب سے کومے میں ہے پھر وہ دیا والا کیس بنا ... تب میں نے تم پر نظر رکھنی شروع کی . تب مجھے پتا چلا وہ بھی ڈرامہ تھا سحر کے بارے میں بھی میں جان گیا تھا . .. یہ بھی کہ تم لوگ اپنے موم ڈیڈ کا بدلہ لینا چاہتے ہو پھر ماہا گری تب بھی مجھے پتا تھا وہ تم نہیں تھی کیونکہ میں نے تمہیں باہر جاتا دیکھا تھا ... اور پھر سحر بھی رات پوری غائب تھی میں تب حیران ہوا تھا .. وہ بالکل تم جیسی تھی ... پہچاننا .. ہت مشکل تھا مگر میں پھر بھی جانتا تھا وہ تم نہیں تھی پھر مجھے سب پتا چل گیا ... مگر پھر بھی میرا ارادہ نہیں بدلہ ... میں کسی قیمت پر تمہیں گھونا نہیں چاہتا تھا ... تب ہی اتنا گر گیا سوری مایا وہ روتے روتے سب بتاتا گیا تھا

مایات کو مے والی بات پر ہی اٹک گئی تھی ... اسے اس کے آگے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیا بول رہا ہے

سر سائیں سائیں کر رہا تھا..... یہ کیسے کیسے انکشاف ہوئے تھے آج اسپر سر درد سے پھٹنے لگا تھا نیلی خوبصورت آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھی ...

میری موم مر گئی ہیں اسے اپنی آواز دور ... کہیں بہت دور سے آتی محسوس ہوئی تھی .
...

ازمیر نے پہلی بار اپنا آنسوؤں سے ت چہرہ اٹھایا تھا.....

وہ زندہ ہیں مگر کو مے میں .. تمہارے تایا نے تم لوگوں کو اسی لیے نہیں بتایا کیونکہ تم لوگ پہلے ہی بہت تکلیف میں تھے... اس ی لیے چھپایا تم لوگو سے ... ازمیر نے اس دھواں دھواں چہری دیکھتے ہوئے کہ تھا..

ک کون سے ہاسپٹل اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا... مانوں ابھی باہر آجائے گا سمجھ نہ آیا زندگی تیرا یہ فلسفہ

ایک طرف کہتی ہے

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے

اور دوسری طرف کہتی ہے
وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا



اس نے آنکھیں کھولی تھی ایک دفعہ ہاسپٹل کے سفید کمرے میں خود کو سفید کپڑوں میں
پایا تھا..... کوفت سے آنکھیں بند کر لی تھی..... سارا منظر یاد آیا تھا.... اسے تو پتا بھی
نہیں تھا مایا لوگوں نے کیا کیا.... کیا ہو وا تھا..... یا وہ زندہ بھی تھی کہ نہیں.... اسے یاد
تھا وہ تھپر.... اکیس سال کی ہونے کو تھی اور ان اکیس سال میں اسے دوسرا تھپر لگا
تھا.. وہ بھی ایک ایسے شخص سے جسے وہ چاہی تھی.... جو اس سے عشق کرتا تھا.....
نبلی آنکھوں آنسوؤں سے بھر گئی تھی.... سر پر پٹی بند دی تھی.... اب اسے آرام تھا.
.. پھر ایک دم وہ اٹھ کر بیٹھی تھی.... ہاتھ میں لگی ڈرپ کا کنولا اتار کر دور پھینکا تھا....
درد کی ایک لہر پورے وجود میں دوڑی تھی..... اس نے تکلیف سے ہونٹ بھینچ لیے تھے.
... ہاتھ سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا.. تب ہی دروازہ کھلا تھا.... اور وہ اندر آیا تھا....
اندر کا حال دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے.. وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتا اس
تک پہنچا تھا..

دماغ خراب ہے....، کیا ہر وقت خود کی دشمن بنی رہتی ہو... آرام نہیں ہے تمہیں....
اس کی سخت گھمبیر آواز کمرے میں گونجی تھی... ماہا نے حیرت سے اس اجنبی کو دیکھا تو
جو بڑے آرام سے اسے ڈانٹ رہا تھا.. پھر اسے یاد آیا یہی آواز تو اسی نے بہوش ہونے
سے پہلے سنی تھی.... یقیناً یہی اسے یہاں لایا تھا...

ٹھیک ہوں میں..... کافی ٹائم ہو گیا ہے... مجھے گھر جان جانا ہے... سب پریشان ہو رہے
ہوں گے... کپڑے کدھر ہیں میرے... ماہا کے کمال بے نیازی سے جواب دیا تھا....
جیسے تکلیف میں وہ نہیں پڑوسی ہوں...

میڈم گھر والے آپ کے پاگل ہونے سے پہلے آرے ہیں... پچھلے 5 گھنٹوں سے وہ خوار
ہو رہے تھے... بس پاگل ہونا باقی تھا کہ انہیں ک کال کر لی گئی ہے.... اب آرام سے
بیٹھیں ادھر... اس نے دانت پیس کر بولا تھا....

اچھا مگر میرا دم گھٹ رہا ہے مجھے باہر جانا ہے... ماہا نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا تھا...
اندازہ ہو گیا تھا یہ وہی ہاسپٹل تھا جس میں وہ پہلے بھی آئی تھی... اب اسے اوپر والے
فلور پر جانا تھا.. تب ہی بہانہ بنا دیا....

ہممممم کافی ضدی ہیں... خیر چلیں... اس نے باہر کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا.. ماہا پہلے تو اسے غور سے دیکھتی رہی... یہ وہی تھا.. جو اس اس دن ملا تھا..... ایک بھر پور وجاہت کا شاہکار..... مرد...

نام کیا ہے اچکا اور اتنی مہربانی کیوں کر رہے ہیں مجھ پر... وہ دونوں اب روم سے باہر نکل آئے تھے... جب ماہا نے سرسری سا پوچھا تھا..... آریان شاہ..... مختصر جواب دیا تھا...

ماہا نے ایک دم اس کی طرف دیکھا تھا..... پھر اسے یاد آگیا کہ وہ کون آریان شاہ تھا... وہی جو پاکستان میں منزل کا بیسٹ فرنڈ تھا.. ساتھ میں ماہا اور مایا کا بھی اچھا دوست تھا.....

ہمم کیسے ہو... وہ اب سیکنڈ فلور پر دیکھ رہی تھی..... جہاں معمول سے زیادہ گھما گھمی تھی.....

شکر ہے یہ نہیں پوچھا کون آریان شاہ... ارررے ادھر کدھر باہر جا رہے تھے ہم تو.. آریان نے اسے سیڑھیاں چڑھتے دیکھا وہ اس تک پہنچا تھا... مگر وہ آگے بڑھ گئی تھی.. مجبوراً اسے بھی اس کے ساتھ جانا پڑا..

یہاں اتنا شور کیوں ہے .. اس نے ایک نرس کو روک کر پوچھا تھا...
ثاقب سلطان کی پیشینٹ کو ساڑھے بارہ سال بعد ہوش آیا تھا انہی کو دیکھ رہے ت
تپ ہیں نرس اور بھی کچھ بول رہی تھی... مگر ماہا سن ہو گئی تھی آریان نے
اسے سنبھالا تھا نیلی جیل سی آنکھیں برس رہی تھی وہ باگ کر اس دروازے
تک گئی تھی اندر ڈاکٹرز مہوش سے بات کر رہی تھی وہ گر جاتی اگر آریان
اسے سمجھلاتا نا، اسے تو کچھ سمجھ نہیں آرا تھا، ، اسے دور سے ثاقب صاحب کی
آواز آئی تھی ساتھ ہی منزل احمر اور سحر بھی پہنچ گئے تھے منزل اور احمر بھی
پتھر کے ہو گئے تھے البتہ ثاقب صاحب اور خدیجہ بیگم سب کو ہٹاتے اندر تک چلے
گئے تھے.....

..

بھرے جہاں میں کوئی میرا تھا ہی نہیں
کسی نظر کو میرا انتظار تھا ہی نہیں
سنا رہا ہوں محبت کی داستان اس کو
میری وفا پر جس کو اعتبار تھا ہی نہیں

وہ اس انداز کی مجھ سے محبت چاہتا ہے
میرے ہر خواب پر اپنی حکومت چاہتا ہے
وہ کہتا ہے کہ میں اس کی ضرورت بن چکا ہو
تو گویا وہ مجھے حسب ضرورت چاہتا ہے
ماہا، منزل اور احمر تو ادھر ہی ساکن کھڑے تھے... البتہ سحر اور آریان حیران پریشان
کھڑے... سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ ہو کیا رہا ہے.....
کیا کر رہے ہو تم سب ادھر.. تب ہی مایا اور از میر بھی پہنچ گئے تھے... مایا ے دھڑکتے
دل سے پوچھا تھا... اس کی آواز سے سکنا ٹوٹا تھا...
تم کدھر تھی... احمر نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا.... اندر سے تو وہ بھی
بہت شاک تھا.....
ماہا منہ پر ہاتھ رکھتی اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹی نیچے باگی تھی....
ماہا..... آریان چلایا تھا مگر وہ سب ان سنا کرتی باہر نکل گئی تھی.. آریان بھی اس کے
پیچھے نکل گیا تھا.....

اب وہاں منزل مایا احمر اور از میر ہی تھے .. ثاقب صاحب اور خدیجہ بیگم اب مہوش سے بات کر رہی تھی.....

بھائی... میرے بچے کدھر ہیں... مہوش نے ثاقب صاحب سے پوچھا تھا... لہجے میں بے چینی واضح تھی..... چہرہ مرجھایا ہوا تھا... کافی کمزور ہو گئی تھی.....

مہوش تم آرام کرو ابھی بعد میں بات کرتے ہیں... خدیجہ نے اپنے آنسوؤں سے تر چہرہ کو صاف کرتے ہوئے کہا تھا..... دل مان ہی نہیں رہا تھا کہ... ان کی بہن زندہ سہی سلامت ان سے سامنے تھی..... پھر منزل لوگوں کی بڑی فکر تھی کہ وہ کیسے رینکٹ کریں گے... ابھی تو ان سے بھی بات کرنی تھی انہیں سمجھانا تھا... تب ہی مہوش کو ٹالنا چاہا..... ڈاکٹرز انہیں مبارک دیتے جا چکے تھے.....

بہت عرصہ آرام کر..... ابھی کچھ بولتی کہ سامنے سے اندر آنے منزل کو دیکھ کر زبان کو قفل لگا گیا تھا..... آنسوؤں لگاتار بہت رہے تھے..... منزل خواب کی سی کیفیت میں ان تک آیا تھا..... پلک جھپکانے کی غلطی نہیں کی تھی کہ وہ کہیں غائب ہی نہ ہو جائے..... مایا از میر اور احمر بھی اس کے پیچھے ہی آئے تھے ان کی کیفیت بھی مختلف نا تھی..... سانس روکی ہوئی تھی.....

ثاقب صاحب اور خدیجہ بیگم بھی انہیں حیرت سے دیکھ رہے تھے وہ کدھر سے آگے کیونکہ جب وہ آئے تھے پہلے تو... باہر رش تھا... دوسرا... وہ تھے ہی جلدی میں... اس لیے دھیان نا کر سکے کہ وہاں وہ بھی تھے وہ تو انہیں سمجھانا چاہتے تھے . مگر وقت نے غز شاید وقت ہی نہیں دیا تھا.....

مئی منزل بہت ہلکے سے بڑبڑایا تھا....

میرا بچہ مہوش نے اپنی بائیں واکی تھی ... خوشی انگ انگ سے واضح تھی... ڈس ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ وہ اپنی زیادہ یادداشت کھو چکی تھی .. اور اسے نہیں یاد تھا کہ اس کے یا شہریار کے ساتھ کیا ہوا تھا البتہ اپنے بچے ضرور یاد تھے ... خدیجہ نے یہی کہا تھا کہ ان دونوں کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس میں شہریار تو مر گیا اور وہ کومے میں چلی گئی .. جبکہ بچے ان کے ساتھ نہیں تھے تب ہی بچ گئے شہریار کا سن کر وہ ایک لمحے کے لیے اداس تو ہو گئی تھی .. مگر منزل ماہا کا سوچتی خوش بھی تھی.....

منزل ان کے گلے لگ گیا تھا بولا کچھ نہیں تھا مگر نیلی آنکھیں برس رہی تھی یہ اگر خواب تھا جو وہ اٹھنا نہیں چاہتا تھا.....

میری مایا..، انہیں نے مایا کو بھی اپنے پاس بلایا تھا پھر وہ کئی دیر ... روتے رہے
تھے.....



ماہااا!.... یار رکو تووو آریان اس تک پہنچتا بولا تھا مگر وہ روئے جا رہی تھی .
..... بے تحاشا.....

ہوا کیا ہے وہ ت تمہاری موم ہیں ... تو تم ایسے کیوں ریٹکٹ کر رہی ہو.... چلو ان سے
ملو تو اسے اتنا تو پتا تھا کہ وہ کومے میں تھی مگر یہ نہیں پتا تھا کہ کیوں.. یا ماہا لوگوں
کو پتا ہے کہ نہیں ... اسے بھی یہی لگا تھا کہ پتا ہو گا.. تب ہی ان کا ٹریٹمنٹ ہو رہا ہے .
.....

میری موم زندہ ہے وہ روتے ہوئے اتنا ہی بول سکی تھی اس کے آنسو آریان کو
تکلیف دے رہے تھے...

ہاں تمہاری موم..، مہوش آنٹی کیا تمہیں نہیں پتا تھا کہ وہ زندہ ہیں ... آریان نے
اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا...

ماہانے آستین سے چہرہ صاف کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا اور آریان سمجھ گیا تھا کہ ان سب کے چہرے سے ہوائیں کیوں اڑی ہوئی تھی ... اتنا شاک کیوں تھے اوکے ریلکس ... سب ٹھیک ہے ... تمہاری طبیعت تو خراب ہے اتنا روگی تو اور خراب ہوگی ... اور میرا نہیں خیال کہ تم اس حالت میں ان کے سامنے جاؤ ... دیکھو ... وہ ابھی بارہ سال بعد کومے سے اٹھیں ہیں ... دوبارہ ٹینشن لی تو طبیعت خراب ہو سکتی ہے ... اس لیے تم کچھ دن نہ جاؤ ان کے سامنے ... آریان نے اس کے بال پٹی میں سے ٹھیک کرتے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا دور ہٹو ... خراب کر رہے ہو بال میرے ... اور مجھے ان سے ملنا بھی نہیں ہے .. جو مجھے چھوڑ گئی تھی ... ماہانے اپنے بالوں سے اس کا ہاتھ ہٹاتے بچوں کی طرح کہا تھا تو وہ اب ... آریان نے اس کی جھڑکا ہاتھ پہلے دیکھا تھا پھر جینز کے پاکٹ میں ڈال لیا ... اسے شاید ... اس کا یوں جھڑکنا پسند نہیں آیا تھا اب ... مجھے یہاں سے لے جاؤ بلکہ ہمارے فام ہاوس میں مجھے اتار دو میری گاڑی تو ہے نہیں ادھر تو یہ نیک کام تم کرو ماہانے اسے دیکھتے ہوئے حکم دیا تھا .

.... آریان بے اختیار اس کی طرف مڑا تھا اس کا حکمیہ لہجہ اسے اچھا لگا تھا اسے کہتے ہوئے اسے وہ اس کی چھوٹی سی ضدی دوست لگی تھی .. جسے اس نے بارہ سال پہلے کھو دیا تھا .. جس کے بعد وہ ان تینوں کو بہت یاد کرتا تھا وہ منزل کا کلاس فیلو تھا اور اس کے صرف پورے سکول اور گھر میں بی وہی تین دوست تھے اس کے علاوہ کبھی کوئی دوست بنایا ہی نہیں تھا وہ ایک شرارتی بچہ تھا منزل ماہا . مایا کی طرح وہ چاروں .. بہت شرارتی تھے ... مگر وہ تب بھی زیادہ ماہا کے ساتھ چپکا رہتا تھا اسے یہ ضدی گڑیا بہت پسند تھی منزل لوگوں نے تو اپنا بچپن کھویا تھا ہی مگر ادھر عیش آریان بھی سنجیدہ ہو گیا تھا کافی دن وہ روتا رہا تھا بخار میں رہا تھا اسے پتا چلا تھا کہ ... ان کے پرنٹس کا قتل ہو گیا تھا .. اسی لیے وہ چلے گئے کہیں پھر اس کے بعد وہ سنجیدہ ... بہت سنجیدہ ہو گیا پھر کبھی اس نے کوئی دوست بھی نہیں بنایا اس نے بڑے ہو کر بھی ان تینوں کو بھلایا نہیں تھا پھر امریکہ میں ایک میٹنگ اٹینڈ کرنے آیا تھا جب ماہا ملی تھی اس کی نیلی آنکھیں وہ ایک سیکنڈ میں پہچان گیا تھا کہ وہ کون ہے پھر اپنے ایک خاص بندے سے بول کر اس کی ساری معلومات نکلوائی تھی جس سے اس کو مکمل یقین ہو گیا تھا پھر اس

نے اپنے دو بندے ماہا پر نظر رکھنے کے لیے مقرر کئے تھے..... جب شام کو بھی انہوں نے ہی اسے بتایا تھا کہ وہ کسی لڑکے کے ساتھ ہے..... پہلے تو وہ حیران ہوا تھا.. کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ... گری تھی... جس کی وجہ سے سر پر گہری چوٹ آئی تھی.... وہ پاس ی تھا تب ہی ادھر آگیا تھا.. مگر تب تک فارس جا چکا تھا..... وہ پہنچا تھا وہ اسے ماہا کی گاڑی ہی نظر آئی تھی وہ اسے آوازیں دیتا آگے بڑھا تھا.... اس کی گاڑی کے پاس وہ رک گیا تھا..... قدموں کے ساتھ ساتھ سانسیں بھی تھم گئی تھی.... اسے یوں خون میں لت پت دیکھ کر..... جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی..... پھر وہ اسے سسکتا دیکھ کر ہوش میں آیا تھا.... اور آٹھا کر گاڑی میں ڈالا تھا..... اور پھر یہ سب ڈرامہ..... ہیلووو... زندہ ہو یا..... ماہا نے اس کے سامنے ہاتھ لہراتے ہوئے پوچھا تھا..... وہ جو یادوں کی سیر کر رہا تھا.... اس کے بلانے نے حال میں لوٹا تھا..... اوکے چلو میں کر دیتا ہوں تمہیں ڈراپ.... میرا ڈرائیور تمہاری گاڑی ادھر ہی لے آئے گا.... پہلے تو..... تم کسی کو بتا دو گھر میں.... تاکہ وہ پریشان نہ ہوں.... آریان نے گاڑی کی چابی نکالتے ہوئے کہا تھا..

مجھے نہیں بتانا کسی کو کچھ ... اور وہ پاگل ت نہیں ہیں جو مجھے ایسے می کے سامنے
لائیں گے .. کچھ بہانہ بنا لیں گے بس مجھے فام ہاوس لے جائیں مجھے آرام کرنا
ہے فلحال وہ آریان کی گاڑی کی طرف بڑھتی بولی تھی دل ت بہت کر رہا تھا کہ می
سے ملے مگر دل کو دل میں ہی خاموش کروا دیا تھا اب تھوڑے نخرے بھی نہیں
کرنے تھے آریان بھی تاسف سے سر ہلاتا اس سر پھڑی کے پیچھے ہی گاڑی کی طرف
بڑھ گیا تھا.....

وہ اس انداز کی مجھ سے محبت چاہتا ہے
میرے ہر خواب پر اپنی حکومت چاہتا ہے
وہ کہتا ہے کہ میں اس کی ضرورت بن چکا ہو
تو گویا وہ مجھے حسب ضرورت چاہتا ہے

صبح کا اجالا ہر سو پھیل گیا تھا موسم خوشگوار تھا ایسے میں اسلم ملک صدیق خان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا سٹاپ چہرے کے ساتھ ... البتہ صدیق خان کے چہرے پر نفرت اور بدلے کے تاثرات تھے.....

انہیں پتا چل گیا تھا کہ مہوش بھول گئی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا.. وہ کیوں کومے میں تھی.. شہریار کیسے مرا وہ سب بھول گئی تھی ... ساتھ ہی اسلم ملک کو جو امید نظر آئی تھی کہ وہ اس سے معافی مانگ لے گا... وہ ختم ہو گئی تھی... اب کیسے معافی مانگتے ... اسے تو کچھ یاد دہ ہی نہیں تھا اسے یاد دلا کر ایک دفعہ دوبارہ تکلیف نہیں دے سکتا تھا ... تب ہی خاموش ہو گیا تھا ... اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ ... منزل مایا اس کے ساتھ کیا کر سکتے تھے یا وہ ویڈیو وائرل کر کے اسے بدنام کر سکتے تھے ... وہ اپنے گناہ کو مان گیا تھا ... تو سزا سے بھی ڈرتا نہیں تھا بلکہ اسے تو دکھ تھا کہ اسے سزا مہوش خود کیوں نہیں دے سکی مہوش اس کی سچی محبت تھی ... مگر تب ہوش ہی کب تھا اسے پھر اسے بھڑکایا بھی تو بہت تھا تب ہی بھول گیا ہوش تو تب آیا تھا جب مہوش کی موت کی خبر سنی تھی ... تب اسے احساس ہوا تھا کہ

وہ اس سے محبت کرتا تھا... مگر بے سود..... پہ پھر صدیق خان سے سن کر اسے تھوڑی امید ملی تھی جو اب ختم ہو گئی تھی.....

ادھر صدیق خان اپنے شیطانی دماغ میں کچھ سوچ رہا تھا... کچھ ایسا جسکا انجام نجانے کیا ہو سکتا تھا.... وہ بس دیا تو اپنے سامنے دیکھنا چاہتا تھا... نجانے کیوں، مگر اس کا دل کہتا تھا کہ وہ ٹھیک ہے... کیونکہ وہ دونوں لڑکیاں تھیں... اور کسی لڑکی کے ساتھ ایسا کر ہی نہیں سکتی تھی... او اگر کرنا ہوتا تو اسے بتاتی نا بلکہ کرتی... وہ بس اپنی دیا کو اپنے سامنے چاہتا تھا.... سہی سلامت... اس نے سوچ لیا تھا دیا کو لے کر وہ بہت دور چلا جائے گا... وہ اس کے جگر کا ٹکڑا تھی..... جسے وہ تکلیف میں نہیں دے سکتا تھا... دو راتوں میں وہ ایک پل بھی سو نہیں سکا تھا... سوتا کیسے... آخر اس کی لاڈلی... نازوں پلی بیٹی دشمن کے پاس تھی.... وہ کچھ بھی کر سکتا تھا.... کچھ اپنے اعمال کا بھی پتا تھا... کہیں اس کا کیا اس کی بیٹی کے سامنے نا آجائے..... بس یہی سوچ... دل دہلانے کے لیے کافی تھی.....

شیطانی دماغ . چلا رہا تھا انجام سے بے خبر ایک اور گناہ کرنے چلا تھا پھر اس نے اپنا سوچا پلین اسلم ملک کے گوش گزار دیا اس نے ناہاں کی تھی . ناہی نا وہ کچھ اور ہی سوچ رہا

ایک دوسروں کی سوچوں سے بے خبر

اپنے انجام سے بے خبر

وقت ،، قدرت کے ف فیصلے سے بے خبر

الگ الگ سوچیں ل لیے

ایک ہی رستے کے مسافر

محبت میں جس نے ٹھکرایا تھا مجھے ✨

ہے بے تمہارے بعد کا توخی — کی — اکہیں



دو دن گزر گئے تھے ... مہوش کو گھر آئے ... مایا منزل احمر ہر وقت ان کے ساتھ ہی ہوتے تھے ... انہوں نے ثاقب صاحب کے کچھ پوچھ گچھ نہیں کی تھی ... آخر کس منہ سے کرتے ... باپ بن کر پالا تھا ... ماہا کا انہوں نے یہ ہی کہا تھا کہ وہ آفس کے کام

سے جاپان گئی ہوئی ہے ... آئے گی تو سرپرائز دیں گے ... وہ بھی خاموش ہو گئی تھی .

....

ابھی بارہ بج رہے تھے ... وہ کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی ... سامنے اپنے شہریار . ماہا مایا منزل کی فوٹو کی کافی دیر سے اسے گلے لگائے روتی رہی تھی

سب پر اس نے یہی ظاہر کیا تھا کہ وہ سب بھول گئی مگر وہ کیسے بھول سکتی تھی .
... وہ ازیت ناک لمحے جو اس کی ہنستی مسکراتی زندگی برباد کر گئے تھے وہ اسے .

... شہریار ... کو ختم کر گئے تھے جو اس کے بچوں کو ماں باپ سے محروم کر گئے
تھے جو تھک گئی تھی دو دن سے سب کے سامنے ہنستی مسکراتی تھک گئی تھی .
خود کو انجان ظاہر کرتی کرتی اب رونا چاہی تھی تب ہی .. اب دل کھول کر رو رہی تھی .
.... ساونڈ پروف تھا کمرہ تبھی سکون سے رو رہی تھی

ماہا سے ملتا چاہتی تھی اسے سامنے دیکھنا چاہتی تھی .. جو اسے سب سے زیادہ پیاری
تھی مگر وہ تھی ہی نہیں

تھک کر اٹھی تھی .. اور اپنے سامان .. جو پہلے ہی منزل لوگ منگوا چکے تھے پاکستان
سے جب وہ کومے میں تھی سے اپنی ڈائری نکال کر وہ لے کر پن لے کر بیڈ پر آ کر

بیٹھ گئی تھی ... اب وہ ڈائری ہی تھی جو اسے سمجھتی جو خاموشی سے سنتی اپنے
مشورے نادیتی بس خاموش رہتی صرف اسے سنتی
وہ باتیں جو میں پی گئی تھی ...

وہی باتیں تو مجھے اندر سے کھا گئی



اس نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولی تھی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ
کدھر ہے ... اٹھنے کی کوشش کی مگر ہاتھ بھندے تھے ... اس کے غور کیا تو ایک
سنان کی جگہ پر کرسی سے باندھی ہوئی تھی ... پھر اسے یاد آتا گیا وہ کیسے ادھر آئی
تھی

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی چھت کو ایسے گھور رہی تھی جیسے اس نے
ادھار لیا ہو اس دن آریان اسے یہاں چھوڑ گیا تھا ... پھر دو دفعہ آیا بھی تھا ...
بینڈج چینج کروانے لے کر گیا تھا اب وہ ٹھیک ہو گئی تھی ... مگر آریان کی ضد ہی
تھی کہ دو دن آرام کرے ... وہ منزل سے مل چکا تھا ... اسے سب بتا بھی دیا
تھا ... منزل احمر .. سحر بھی آئے تھے اور اب وہ بور ہو رہی تھی ... تب ہی رات

کے 9 بجے گھر جانے کا سوچا تھا سر سے پٹی بھی اتر گئی تھی اور وہ اب مہوش سے ملنا چاہی تھی اتنے عرصے بعد ناممکن ممکن ہوا تھا جس ماں کو وہ مرا ہوا سمجھتی رہی وہ ایک دم سے زندہ ہو گئی تھی اب بھی وہ اس سے ملنے کے لیے نکل کر باہر آئی تھی مگر اس کا دماغ ہی گھوم گیا تھا اس کی گاڑی نہیں تھی وہاں جبکہ آریان لے آیا تھا اور اب وہاں نہیں تھی ... جانتی تھی ... منزل یا احمر ہی لے گئے ہوں گے کہ پھر کہیں بیماری میں نا نکل جائے اب تو اس نے ضد بنالی تھی کہ باہر جانا ہی جانا ہے .. تب ہی پیدل نکل آئی ہاتھ میں ہاٹ چاکلیٹ کا کپ پکڑے وہ سڑک کنارے چل رہی تھی جب .. اچانک کسی نے اس کے چہرے پر رومال رکھا تھا اور وہ بہوش ہو گئی شاید اس پر کچھ لگا تھا یہ سب اتنا جلدی ہوا کہ اسے سمجھ ہی نہیں آئی کہ آخر ہوا کیا تھا

اور اب وہ یہاں تھی انڈر کنسٹرکشن جگہ تھی وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر ہل بھی نہیں سک رہی تھی مگر پھر اچانک وہ ساکت ہو گئی سامنے سے آتے وجود کو دیکھ کر فارس

فارس جو رات کو اپنے فام ہاوس سے والنگ کے لیے نکلا تھا .. ماہا کو دیکھ کر نجانے کیا

سو جھی کہ اسے بہوش کر کے ادھر لے آیا تھا ... اسے بھی ایسے ہی تڑپانا چاہتا تھا... جیسے دیا اور فوزی بیگم کو اس نے تڑپایا... فارس کے خیال سے... تمہیں بھی ویسی موت دینے کے لیے جیسی تم نے میری موم اور دیا کو دی تھی.... اس کے لہجے میں کرب تھا تکلیف تھی نجانے کیا کیا تھا.... سٹول اس کی کرسی کے سامنے رکھ کر بیٹھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا، نیلی آنکھیں بے یقینی تھی... اسے اب بھی نہیں پتا تھا کہ مایا نے دیا کے ساتھ کیا کیا... اسے یاد آیا تھا کہ منزل اسے کچھ کہنا چاہ رہا تھا مگر آریان ساتھ تھا تب کچھ نا بولا.... ، فارس نے آگے بڑھ کر اس کے بال اپنے ہاتھوں میں جکڑے تھے، وہ اسے تڑپنے دیکھنا چاہتا تھا مگر.. وہ..

ہا ہا ہا ہا مسٹر فارس تم مجھے مار ہی نہیں سکتے اگر مار سکتے ہوتے تو ابھی تک میں زندہ نہ ہوتی شاید، اک دن اور رات ہو گئی ہے میں ادھر ہوں مگر تم سے نہ ہو سکا مان کیوں نہیں لیتے کہ پیار کرتے ہو تم مجھ سے، وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بول رہی تھی... پہلے والی بے یقینی جھٹ سے غائب ہو گئی تھی... اک یقین تھا اس کے لہجے میں،

محبت ہوتی نہ مجھے تم سے تو تمہاری یہ حالت نہ ہوتی وہ اس کو اک نظر دیکھتا ہوا تنزیہ لہجے میں گویا ہوا.. تھا، سفید شرٹ اور سفید ہی جینز مٹی سے گندی ہو گئی تھی کندھوں تک آتے بال بکھرے ہوئے تھے چہرے پر تھپڑوں کے نشان تھے مگر مسکراہٹ بھی تھی جس کی وجہ سے گالوں پر پڑتے ڈمپل صاف نظر آ رہے تھے

، اچھا ایسا ہے مسٹر تو یقین دلاؤ اپنی بات کا

، نہیں ہے مجھے تم سے زدہ بھی محبت نفرت کرتا ہوں میں تم سے چیختا ہوا بولا تھا ساتھ ہی اک جھٹکتے سے اس کے بال چھوڑ کے کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا تھا اس کی پیٹھ ماہا کی طرف تھی، تو یقین دلایا نہیں جاتا؟؟ اس کی پیٹھ کو دیکھتی بولی لہجے میں جیت کے آثار تھے،

ہتھکین دلائوں؟؟ اس کے قریب آ کر کرسی کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا تھا،

چلو ٹھیک ہے دلاتا ہوں یقین، اسے کہتا ہوا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

ماہا بھی وہیں دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ گیا تھا، کچھ ہی دیر میں وہ واپس آتا ہوا دکھائی دیا اب کی بار اس کے ہاتھ میں کین تھا

، یہ کیا ہے افراد؟؟ اس نے نا سمجھی میں فارس کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا، کرسی سے رو دو گول شکل میں گرا دیا تھا، یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔؟

یہہہہہ۔۔۔۔ یہ ثبوت میری بات کا کہ مجھے تم سے محبت نہیں۔۔۔۔۔

جانتی ہو اسے اتنے دور کیوں گرایا؟؟ ربارہ اس کے قریب آیا تھا یا شاید آخری دفعہ، ماہا کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے مار بھی سکتا تھا وہ تو اس سے بہت پیار کرتا تھا تو پھر یہ سب؟

کیوں کہ مرنے سے پہلے تمہارے پاس کچھ وقت ہو جس میں تم سوچ سکو کہ کتنی شدید نفرت ہے مجھے تم سے، تمہاری موت میرے ہاتھوں ہونی تھی، اب تو آگیا یقین یا مر کر آئے گا؟؟

اس کو یقین دلانے سے زیادہ وہ خود کو یقین دلا رہا تھا، نیلی آنکھوں میں خوف کی جگہ درد ہٹا کتنا مان تھا کہ وہ اس سے بہت پیار کرتا ہے سب جتم ہو گیا تھا ماہا کے لیے اب، ہممممممم بس اتنا کہ کر آنکھیں بند کر لیں تھی کتنے آنسو نکل پڑے تھے،

آنکھ پر نم، اشک زمزم، سانس مدھم، وقت ہے کم وصل راحت، ہجر ماتم، رقیب قاتل، موت مدھم

یار آؤ گی ، اس کے گال پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے سرگوشی میں کہا تھا جسے ماہا نے بآسانی سنا تھا ، ساتھ ہی زخمی مسکراہٹ لبوں پر آئی تھی جس سے اس کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے ، فارس اس کے ڈمپل پر ہونٹ رکھے تھے پھر اچانک پیچھے ہو گیا تھا جینز کے پاکٹ سے ماچس نکالی تھی آگ لگا کر تیلی ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی ، آواز سے ماہا نے آنکھیں کھولی تھی مسکراہٹ اب بھی اس کے چہرے پر تھی ، فارس کی آنکھیں تکلیف سے لال ہو گئی تھی آخر کیوں نہ ہوتی زندگی میں پہلی بار کسی سے پیار بلکہ عشق کیا تھا اور اب اسے خود ختم کر رہا تھا اتنے ہاتھوں سے ، ماچس کی تیلی کو وہ پھینک چکا تھا ہر جگہ آگ لگ گئی تھی درمیان میں کرسی پر باندھائی وہ فارس کو ہی دیکھ ہی تھی وہ مرے قدموں سے جا رہا تھا جب اس کی آواز سنائی دی تھی ،

محبت کا تو تم بے کب نے تو کبھی ثبوت نہیں دیا تو . نفرت کا اتنا پختہ ثبوت کیوں؟؟
تم بھی اپنی فیملی کا سو کو لڈ بدلہ کے پیچھے .. محبت روند رہے ہو .

، دھوئیں سے دھوئیں کی وجہ سے وہ کھانس رہی تی ... فارس جاتے جاتے رک چکا تھا سانس بھی روک لیا تھا .. آنسوؤں لگاتار بہہ رہے تھے ..)، (ہاں مارا ہے میں نے تمہارے گھر والوں کو تمہاری موم کو اور تمہاری بہن کو بھی انہیں ہاتھوں سے جو

تمہارے ہاتھ میں ہیں (کچھ دنوں پہلے بولی گئی ماہا کی بات اس کے کانوں میں گونجتی تھی
، آنسوؤں میں شدت آئی تھی۔۔

، وہ چھوٹے چھوٹے قدم آٹھاتا دور ہو رہا تھا اپنی زندگی سے، لیکن اس کی برداشت شاید
اتنی ہی تھی اچانک اس کا سر درد سے پھٹنے لگ گیا تھا وہ گر گیا تھا نیچے دنیا و مافیا سے بے
خبر فرش پر پڑا تھا تو دوسری طرف ماہا بھی بہوش ہو گئی تھی، ہر گزرتے لمحے میں آگ
برہتی جا رہی تھی

ہم بیوفا ہر گز نہ تھے۔۔

پر ہم وفا کر نہ سکے۔۔

ہم کو ملی اس کی سزا

جو خطا ہم کر نہ سکے

کتنی اکیلی تھی وہ راتیں

ہم جن پر اب تک چلتے رہے

تجھ سے بچھڑ کر بھی

اے بے خبر۔۔

تیرے ہی ہم چلتے رہے
تو نے کیا جو شکوہ
ہم وہ گلہ کر نہ سکے
تم نے جو دیکھا سنا
وہ سب سچ تھا مگر
کتنا سچ تھا یہ کس کو پتا
جانے میں نے تمہیں کوئی دھوکہ دیا
یا جانے تمہیں کوئی دھوکہ ہوا
اس پیار میں سچ جھوٹ کا
تم فیصلہ کر نہ سکے
ہم بیوفا نہ تھے
مگر ہم وفا کر نہ سکے



وائیٹ شرٹ پینٹ پہنے... پیک جیکٹ پہنے... بالوں کو ڈھیلی سی پونی میں بند کئے... وہ ہاتھ میں کافی کا بھاپ اڑاتا کپ پکڑے... نجانے کیا سوچ رہی تھی... زندگی کتنے جلدی بدل گئی تھی... کچھ دن پہلے تک تو وہ خوش تھی... آج اتنی ہی ازیت میں.... اسے عینا سے سب پتا چل گیا تھا... اپنے باپ کی سب حقیقت... سب کچھ جان گئی تھی.... تب سے وہ خاموش ہو گئی تھی.... وہ سحر کے ساتھ ہی اسے ہوٹل میں رہ رہی تھی ساتھ ہی فوزیہ بیگم بھی.... اسے گھر سے نکلنے سے منع کیا ہوا تھا... کہ کوئی پہچان نالے..... مگر کل وہ ملی تھی منزل سے.... سحر کے کہنے پر ہی وہ چپ چاپ چلی گئی تھی.... ماسک وغیرہ پہن کر کے کوئی پہچان نالے.....

آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد اسے وہ اپنی طرف آتی نظر آئی تھی..... وہ کافی دیر سے بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا.... پتا نہیں کیا کہنے آیا تھا.... وہ نہیں جانتا تھا.... مگر وہ اس سے ملنا چاہتا تھا ایک دفعہ....

..سکن بلیک جینز... وائیٹ شرٹ... پر سکن لانگ کوٹ پہنے... اس کی ہڈی سر پر کی ہوئی تھی... چہرے کو ماسک کے نیچے چھپایا ہوا تھا.... کیونکہ وہ دنیا کی نظر میں تو مرچکی تھی.... اسی لیے چہرہ چھپایا ہوا تھا.... اس نے شاید دور سے ہی منزل کو دیکھ لیا تھا

تب ہی اس کے پاس آکر سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی چہرے سے ہڈی اتار لی تھی اب وہ پوری طرح منزل کی طرف متوجہ تھی کیوں بلایا تھا آپنے ... بات کی شروعات بھی اسی نے کی ... بات کرنی تھی مجھے تم سے تب ... منزل نے اسے دیکھنے سے اجتناب ہی کیا تھا .. ہم کیا بات کرنی تھی آپکو ... وہ ہنوز اسے دیکھ رہی تھی کسی پیاسے کی طرح اسے دیکھ کر آنکھوں کی پیاس بجھانے کی کوشش کر رہی تھی .. وہ اسے سمجھ نہیں آئی وہ کیا کہے .. کہاں سے شروع کرے تب ہی خاموش ہو گیا تھا ..

ہم سب بتا چکی ہے مجھے عینا کہ آپکو مجھ سے کوئی محبت نہیں تھی ... مجھے تو اپنے استعمال کیا .. اپنا بدلہ لینے کے لیے مجھ سے محبت کا ڈھونگ رچایا ہاں نا دیا نے اس کو دیکھتے سٹاپ لہجے میں کہا تھا

منزل نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا ... مانا اسنے کیا تھا اسے استعمال .. مگر .. محبت تو اسے تب ہوئی تھی .. جب وہ جانتا بھی نہیں تھا کہ وہ صدیق خان کی بیٹی ہے ... وہ بولنا چاہتا تھا کہ

اس کی محبت سچی ہے... مگر چاہ کر بھی بول نہ سکا.... وہ کچھ نہیں بولا تھا... شاید الفاظ ساتھ ہی نہیں دے رہے تھے....

میں یہ نہیں کہہ رہی میرے ڈیڈ نے سہی کیا.... یا انہیں چھوڑ دیں.. یا معاف کر دیں .
....مانتی ہوں اپکا بہت بڑا لوس ہوا ہے.. مگر.... منزل میری یا فارس بھو کی غلطی کہاں ہے... ہمارے ڈیڈ کے گناہ کی سزا ہمیں کیوں دی... اپنے میرے جذبات کا مذاق بنایا ہے منزل..... یہ تو غلط ہے نا..... ہم مر سکتے ہیں ناجی سکتے ہیں... مطلب کدھر لے آئے آپ ہمیں.... پل پل مرنے کے لئے چھوڑ دیا... ڈیڈ کو ہمیں ایسے دیکھ کر تکلیف ہوگی.. جو انہیں ہونی بھی چاہیے.... مگر میں اور بھو...؟؟. ہمارا کیا منزل... جو تکلیف ہمیں بے گناہ ہوتے ہوئے مل رہی ہے.. کیا.. کیا وہی آپکو معاف ہے؟؟؟؟ یہ کہاں کا انصاف ہے.. اب چپ کیوں ہیں جواب دیں.. دیا کی آواز روند گئی تھی... گرے آنکھیں شدت غم سے لال ہو رہی تھی....

منزل دم سادھے اسے سن رہا تھا... اسے کیسے بتاتا وہ بھی اسی تکلیف سے گزر رہا تھا .
کیسے بتاتا وہ اس سے دستبردار ہو کر اسی طرح برباد ہوگا... اسی طرح تڑپے گا... دل و دماغ میں بہت کچھ تھا کہنے کو مگر زبان پر قفل لگا ہوا تھا... ہاتھ میں پکڑے اسی کے

لاکٹ پر گرفت مضبوط ہو گئی تھی... نیلی آنکھیں برسنے کو تڑپ رہی تھی... مرد ہو کر رونہ سکا... وہ کیسے روتا... اس کے سامنے بیٹھی.. نازک سی لڑکی نے انتہائی تکلیف میں ہونے کے باوجود ضبط نہ توڑا... وہ بھی پھر... ایک مرد تھا... مضبوط مرد.....

مجھے یہاں کوئی بھی دیکھ سکتا ہے... مجھے جانا چاہیے.... آپکے پاس کوئی جواب نہیں ہے جو مجھے دے سکیں.... مگر کبھی... وقت ملا تو سوچنا ضرور.... میرا کیا قصور تھا... بارہ سال پہلے جو ہوا مجھے تو اس کی خبر بھی کل ہوئی... اور بے گناہ ہوتے ہوئے سزا بھی.. سنا دی گئی...، سوچنا ضرور.... کیوں کیا یہ؟.. جواب ملا تو مجھے بتا دینا.... شاید اپنی غلطی پتا چلنے کے بعد... سزا سزا لگے.. اتنی تکلیف نہ ہو جتنی اب بے گناہ ہوتے ہوئے ہو رہی ہے.... ورنہ.... میں ساری زندگی یہی سوچتے گزار لوں گی کہ میری غلطی کدھر تھی..

... دل تو اس کا کر رہا تھا دھاڑے مار مار کر روئے.. چلائے... اپنی تکلیف ظاہر کرے..

.... مگر انا آڑے آگئی... وہ ٹوٹنا نہیں چاہتی تھی کسی کے سامنے.... اس ظالم کے سامنے تو بالکل بھی نہیں.. تب ہی خود پر ضبط کے پہرے بٹھائے ہوئے تھے... وہ اٹھ رہی تھی.... جب... منزل کی آواز آئی.. اس نے کرب سے آنکھیں بند کر لی تھی...

معاف کر دو انا توڑ گیا تھا وہ... جھک گیا تھا مگر دیر سے
میری تکلیف بھی نہیں دیکھو ... اپنی موم کے ساتھ زیادتی ہوتے دیکھی ہے . میں نے
ہی نہیں میری بہنوں نے بھی ... اپنے ڈیڈ کا قتل اپنے سامنے ہوتے دیکھا بچپن بچھڑ
گیا مایا اور ماہا جو ہر وقت ہنستی مسکراتی تھیں .. انکی بالکل خاموشی سنی ہے ایسی
خاموشی جو چیخ رہی ہوتی تھی انہوں نے کہا مروت بھی مسکرا کر چھوڑ دیا پھر 12
سال بعد اپنا دشمن ملا تو کیسے چھوڑ دیں اور محبت .. ہاہا .. وہ ہنسا تھا .. جیسے خود پر ہی
ہنس رہا .. جیسے خود کا مذاق اڑا رہا ہو وہ مجھے اسی لمحے تم سے ہوئی تھی جب پہلی بار
دیکھا تھا تمہیں

.. وہ ساکن ہو گئی تھی .. سانس تک روک گئی تھی ...
، تب میں جانتا بھی نہیں تھا کہ کون ہو تم مگر جب پتا چلا تب محبت پنچے گہار چکی تھی
دل میں دیر کردی میں نے اور ... جب بھی تمہارے قریب آیا .. دل کے
ہاتھوں مجبور ہو کر آیا .. کبھی بدلہ بدلہ سوچ کر نہیں آیا مگر یہ بھی سچ ہے .. میں
تمہارے ڈیڈ کو معاف نہیں کر سکتا .. اتنا ظرف شاید .. مجھ میں نہیں ہے منزل
بولتا گیا تھا .. اس بار اس نے دماغ کی نہیں سنی تھی .. اس بار اس نے وہی کہا تھا .. جو

اسکا دل کہہ رہا تھا... دیا حیرانی سے اسے سن رہی تھی... جیسے یقین کرنا چاہ رہی تو کہ آیا وہ خواب تو نہیں دیکھ رہی... مگر وہ حقیقت تھی... وہ پیار... وہ فریب نہیں تھا... سچ تھا وہ... مطلب وہ یکطرفہ محبت نا تھی... وہ بھی اس کے جہان کا مسافر تھا... اس کی نیلی آنکھیں اس کا ساتھ دے رہی تھی جو بھی وہ بول رہا تھا...

مجھے معاف کر دو... مجھے تمہارا سہارا نہیں لینا چاہیے تھا... ل میں نے غلط کیا... محبت کی سزا بہت ہے دیا... یہ... یہ پچھتاوا نا دو... پلیز بھیک میں ہی معافی دے دو... تمہیں اپنا نہیں سکتا... تم سے دستبرداری ازیت ناک ہے... دم گھٹتا ہے اب میرا 12... سال سے ایک لمحہ سکون کا نہیں دیکھا... اب ختم ہو گئی ہے میری ہمت... مجھے کبھی کبھی لگتا ہے کہ... کہ جسے اگلا سانس نہیں آئے گا... جیسے میرے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی... دیا... تم... تم معاف کر دو گی تو... شاید کچھ سکون مل جائے پلیزز دیا... وہ پوری طرح ٹوٹا بکھرا سا لگا تھا اسے... بہت تکلیف میں... مگر پھر وہ بے حس بن گئی...

آپکی معافی مانگنے سے... کیا ہو جائے گا... منزل... کیا وہ خواب میرے مکمل ہو جائے گے...؟ جو میں نے آپکے ساتھ دیکھے... کیا میرے دل میں جو اپنے اپنی محبت ڈالی وہ

کم ہو جائے گی...؟؟؟... کیا مجھے سکون ملے گا کبھی..... نہیں نا.... وہ سانس لینے رکی تھی....

تجھ سے تعبیر نہیں مانگی۔ مگر اتنا یاد تو کر

تو نے ان آنکھوں کو کچھ خواب دکھائے تھے....

کیا بھینو بھول جائیں گے... ماہا کو...؟؟.... سب آپ مجھے بتا دیں کیا ہو جائے گا آپکی سوری سے.... میں اکسپرٹ کر لو گی.... وہ بول کر خاموش ہو گئی تھی....

کچھ نہیں ہو گا.... مگر شاید میرا گلٹ ختم ہو جائے.... شاید مجھے تھوڑا سا ہی سہی مگر سکون مل جائے.... وہ ازیت کی بلندیوں کو چھو رہا تھا..... نیلی آنکھیں شدت غم سے لال ہو گئی تھی..... مگر آنسو کو اجازت نہ دی بار توڑنے کی...

واہہہہ... مطلب آپ اب بھی اپنا سوچ رہے ہیں... مطلب میں کہیں نہیں...؟؟... میں کچھ نہیں...؟؟؟... یقین مانیں... اگر محبت کی کوئی عدالت ہوتی تو آپکی سزا... سزائے موت سے کم نہیں ہوتی.... وہ اسے دیکھتی تکلیف سے بولی تھی

وہ سختی سے لب بیچ گیا تھا..... آنکھیں لہو ٹپک رہی تھی..... اس نے پھر اپنا ہاتھ جو سختی سے بند کیا ہوا تھا آٹھا کر اس کے سامنے ٹیبل پر کھول دیا تھا..... اور اس کا لاکٹ اس کے سامنے رکھتا آٹھ گیا تھا..... آخری نشانی سبھی دستبردار ہو گیا... وہ جا چکا تھا... مگر وہ اب بھی اپنے سامنے پڑے لاکٹ کو دیکھ رہی تھی جو وہ ابھی اچھوڑ کر گیا تھا.... اسے محسوس ہوا تھا... کوئی گرم سیال اس کے چہرے پر بہہ رہا تھا... اس نے بے یقینی سے اپنے ماسک لگے چہرہ پر پھرا تھا..... پھر ماسک اتار کر پھنک دیا تھا.....

..... لاکٹ اس کے چہرہ کے پاس پڑا تھا... دونوں بازو ٹیبل پر بجھائے اس پر سر رکھتی وہ رو دی تھی... اتنی ہی ہمت تھی اس میں.....

آس پاس کے لوگ اسے حیران نظروں سے دیکھ رہے تھے... مگر اسے کسی کا ہوش ہی کب تھا... اسے تو یہ بھی ہوش نہیں تھا کہ اسے ماسک نہیں اتارنا چاہیے تھا..... وہ بس روئے جا رہی تھی.....

کافی ٹھنڈی ہو گئی تھی... وہ اب بھی مختلف سوچوں میں گم تھی... نا ختم ہونے والی سوچیں.....

سنو اے چاند سی لڑکی
تم ابھی تتلیاں پکڑو
یا پھر گڑیوں سے کھیلو تم
یا پھر اپنی ان معصوم آنکھوں سے
ڈھیروں خواب دیکھو تم
فراز و فیض محسن کی
یہ کتابیں نہ پڑھنا تم
یہ سب لفظوں کے ساحر ہیں
تمہیں الجھا کر رکھ دیں گے
تمہیں معلوم ہی کب ہے
محبت کے لبادے میں
ہوس اور حرس ہوتی ہے
یہ انسانوں کی دنیا ہے
مگر ان کے کئی بڑھ کر

یہاں وحشی درندے رہتے ہیں
وہ وحشی جن کی آنکھوں میں
مچلتے محبت کے پیچھے
ہوس اور حرس ہوتی ہے
ابھی کچھ کلی ہو تم
ابھی کانٹوں سے مت کھیلو
ابھی اپنی ہتھیلی پر
کسی کا نام مت لکھنا۔
ابھی اپنی کتاب میں
کوئی لال گلاب نہ رکھنا
ابھی شعروں میں مت الجھو
ابھی تو بہت عمر باقی ہے
ابھی خود کو سنبھالو تم
ابھی مت گنگناؤ تم

ابھی سے عشق میں سوچو

ابھی سب بھول جاؤ

دس پیرا _____ میڈے مونڈھیاں تے

میڈے یار دی چادر _____ کد چڑھ سی؟

میں دھاگے _____ بنھ بنھ تھک گئی ہاں

میکوں دھاگیاں والا _____ کد لہج سی؟

وہ آج واپس آگئی تھی خان ویل... صدیق خان کی تو مانوں عید ہوگئی تھی.. اس کی لاڈلی
بیٹی سہی سلامت اسے مل گئی تھی.... مگر دیا ان سے بکک سرسری سالی تھی پھر سر درد
کا کہہ کر اپنے روم میں آگئی تھی.. فوزیہ بیگم تو پہلے بھی بات نہیں کرتی تھی تب ہی وہ
بھی اپنے کمرے میں آگئی.... کافی دفعہ فارس کا نمبر ڈائیل کیا مگر بے سود..... آف جا رہا
تھا....

آج صبح ہی سحر نے اسے کہا تھا کہ وہ واپس جاسکتی ہے... مگر وہ زرا نہیں آنا چاہتی تھی۔
.... مگر مجبور تھی ساری زندگی ہوٹل کے روم میں تو گزار نہیں سکتی تھی تب ہی چارو نا
چار گھر آگئی... فارس کو کال کی مگر اس کا نمبر آف جا رہا تھا... اب فارس ہی رہ گیا
تھا اس کا بھائی.... اسے کسی کے سہارے کی ضرورت تھی... کسی سے بات کرنا چاہتی
تھی..... موم پہلے ہی بیمار تھی اوپر سے فارس کے لیے پریشان تھی کہ وہ گیا کدھر.....
انہیں بھی عینا نے سب بتا دیا تھا کہ وہ لوگ کون تھے اور کیوں انہیں ادھر لائے تھے۔
.... کوئی بھی بات چھپائی نہیں تھی... وہ بھی پہلے سے جانتی تھی کہ مکافات عمل ہونا تھا۔

....

وہ رونا چاہتی تھی..... کافی دیر تکیے میں منہ دیئے روتی رہی تھی... سر درد سے پھٹ
رہا تھا... اس نے نیند کی گولی لی اور اپنی زندگی کو سوچتے سوچتے ہی سو گئی تھی.....



ماہاااااا.... ماہااااا وہ اونچی اونچی آوازیں دے رہا تھا..... اسے وہ فوت کو گیا تھا ماہا سے
ملنے مگر اسے وہاں نا پا کر وہ واقعی میں پریشان ہو گیا تھا... پھر وہ سلطان ویلا بھی گیا کا
کہیں وہ وہاں نا وہ مگر وہ وہاں کہیں نہیں تھی.... تب سے اس نے اپنے کافی بندوں کو

مگر وہ سامنے پڑھے سٹول چڑ کر آگ سے اندر گود گیا تھا... اس کی گرے شرٹ کو آگ لگ گئی تھی... جبھی اس نے وہ اتار کر دور پھینک دی تھی... اب وہ بلیک پینٹ اور بلیک ہی بنیان میں تھا...

ہیے ماہا... ویک آپ؟ آپ نے ماہا کے ہاتھ پاؤں کھولتے کہا تھا...
اٹھو... پلیززز اٹھو... ماہا ااااا وہ اسے لے کر نیچے بیٹھا تھا... اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر اس کے گال سہلا رہا تھا... آنکھوں میں نمی تھی... آگ ان کی طرف بڑھ رہی تھی... تب ہی کچھ لوگ پانی کی بالٹیاں لے کر آئے تھے... یہ جگہ تھوڑی دیر ان تھی تب ہی دیر لگی ہی تھی... انہوں نے پانی پھینکتے ایک جگہ سے آگ ہٹانے کی کوشش کی... ختم ہو خیر نہیں ہوئی تھی مگر... کم ضرور ہو گئی تھی... تب ہی آریان اسے اٹھا کر باہر نکلا تھا....

پانی دو ادھر... اس نے اپنے آدمی کے ہاتھ سے بالٹی لے کر نیچے رکھی تھی... اور پھر اپنے ہاتھ میں پانی بھر کر اس کے چہرے پر چھڑکا تھا...
وہ کھانستے ہوئے آٹھ گئی... اور گھوئی گھوئی سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی...
تم ٹھیک ہونا... آریان نے اسے سختی سے خود میں میچ لیا تھا....

رو کیوں رہی ہو ماہا... خبر اسے اپنا سینا بھگیتا ہوا محسوس ہوا تب ہی اسے اسے خود سے
تھوڑا دور کرتا تڑپ کر بولا تھا... ماہا یک دم ہوش میں آئی تھی... نیلی آنکھیں بے دردی
سے صاف کرتی اٹھ گئی تھی.....

آریان بھی ساتھ ہی اٹھ گیا تھا.....

وائیٹ شرٹ پینٹ... جو جگہ جگہ سے گندی ہوئی تھی... دھویں سے زیادہ کالی بھی ہو گئی
تھی... چہرہ بھی کافی گندہ ہوا تا... اس نے پاس پڑھی بالٹی سے پانی بھر کر پانی سے منہ
رگڑ رگڑ کر دھویا تھا... اسے اب بھی فارس کا دھکتا لمس محسوس ہو رہا تھا... جسے وہ
محسوس نہیں کرنا چاہتی تھی.....

چلو..... آریان نے اس کی ہاتھ پکڑتے... اپنے ساتھ کھنچتے ہوئے لمبے لمبے ڈانگ
بھڑتا... گاڑی کی طرف بڑھا تھا....
وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی.

... بیٹھو اب ادھر... آریان نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے فرنٹ سیٹ پر بیٹھاتے
ہوئے دروازہ بند کر دیا... خود آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی..... ماتھے پر بے شمار بل

ارے موم وہ بس ویسے ہی ... آج دل کیا تو ... احمر نے نجل ہوتے ہوئے کہا ... سہی ہی نہیں کہہ رہی تھی ... اسے جتنا کہتے رہو وہ پھر بھی ناک کر کے بہت ہی کم آتا تھا ... یا کمرے میں پہنچ کر پوچھتا تھا.....

وہ ... موم ڈیڈ ... مجھے آپ دونوں سے کوئی بات کرنی ہے ... احمر نے خدیجہ بیگم کی گود میں سر رکھتے لیٹ کر کہا ... خدیجہ بیگم کے ساتھ ساتھ ثاقب صاحب جو کوئی بک پر رہے تھے وہ وہ متوجہ ہو گئے ...

ہاں میرا بیٹا ... کیا کہنا ہے ... آج کل مجھے میرا بیٹا حیران کیلئے جا رہا ہے ... ہر باپ پوچھ کر کر رہا ہے ... کوئی بات منوانی ہے ... خدیجہ بیگم نے لاڈ سے اس کے سر میں ہاتھ پھیرتے اپنے خوبرو بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا.....

یار موم اب تک میں 25 کا ہونے والا ہوں ... آپکو نہیں لگتا کہ ... اب میری شادی کر دینی چاہیے ... اس نے بنا لگی پٹی بات کی تھی ...

ثاقب صاحب اور خدیجہ بیگم نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا تھا ... کوئی لڑکی پسند آگئی ہے ...؟؟ ثاقب صاحب نے قدرے سنجیدگی آواز میں کہا..

اففف ڈیڈ آپکی یہ .. سنجیدہ سی آواز سن کر جو ہمت میں ادھر کر کے آیا ہوں وہ ختم ہو رہی ہے اس نے تپ کر کہا تھا.....

احمر تمیز سے .. ڈیڈ ہیں تمہارے ... اور جو پوچھ رہے ہیں وہ بتاؤ .. اب کی بار خدیجہ بیگم نے بھی ... قدرے سختی سے کہا تھا.....

سوری ڈیڈ وہ مجھے مایا سے شادی کرنی ہے ... اس کے پہلے ثاقب صاحب کوئی سوری کرتے .. پھر آنکھیں بند کرتے جلدی سے بات پوری کی ... اور انتظار کر رہا تھا کہ کب سر پر بجتی ہے .. مگر جب کچھ نہیں ہوا تو دھیرے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھی وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی .. خوش رہیں وہ دونوں ہوئی تھی .. ہمیشہ سے یہی بات چاہتی آئی تھی کہ .. ان میں سے کسی ایک کو اپنی بیٹی بنالیں ہمیشہ کے لیے ... مگر اب مہوش ہوش میں آگئی تھی .. فیصلہ اس نے اور مایا نے ہی کرنا تھا....

بیٹا .. وہ تو ٹھیک ہے مگر پہلے مہوش اور مایا سے پوچھنا بھی تو ہوگا ... انہوں نے پیار سے کہا تھا..... ثاقب صاحب بھی پرسکون ہو کر دوبارہ کتاب پڑھنے لگ گئے تھے .. جانتے تھے .. اب ان کی باتیں ختم نہیں ہونی....

موم بس اب آنی سے بات کریں... اور مایا کی تو فکر ہی نہ کریں... وہ خوش ہے... بلکہ اسی نے تو مجھے کہا ہے کہ آپ سے بات کروں... یونو... اسے شرم آرہی تھی تھوڑی تو..... وہ آگے بھی بولتا مگر وارن کرتی آنکھوں میں دیکھتا خاموش ہو گیا تھا... اس بات پر ثاقب صاحب نے بھی.. عینک اتار کر کھا جاتے والی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا مگر وہ انجان بنتا آنکھیں موند گیا.... وہ دونوں جانتے تھے... اپنے آپ کو بچانے کے لیے وہ مایا کو آگے پھینک رہا تھا... یہ بھی کہ مایا کو بھی پتا بھی نہیں ہوگا.... وہ اسے تاسف سے دیکھتے رہ گئے.... جواب مسکین سی شکل بنائے آنکھیں موندے ہر چیز سے بے خبر ظاہر کر رہا تھا....

جمع ہم کو نہیں آتی نفی سے ہم کو نفرت .

تقسیم تمہیں کرتے ہیں ضربِ دل پر لگتی ہے



اس نے ایک جھٹکے سے گاڑی فام ہاؤس کے پورچ میں روکی تھی... ماہا بنا اس کی طرف دیکھے نکل کر اندر چلی گئی وہ بھی اس کے پیچھے اندر چلا گیا تھا....

اور

وہ سامنے جو روم ہے وہ منزل کا ہے تم... شاہور بھی لے لو اور اسی کے کوئی کپڑے پہن لو... میں فریش ہوں تو مجھے.. سلطان ویلا لے جانا میری گاڑی نہیں ہے... ماہا اس کے سامنے رکتی بولی تھی....

حکمتیں ہیں جو گاڑی ہونی چاہیے تمہارے پاس... جانتا ہے احمر تم تینوں بہن بھائیوں کو تب ہی گاڑی لے گیا تھا کہ پھر بیماری میں سیر سپاٹے کے لیے نکلنا جاو... مگر بیچارے کو کیا پتا تھا کہ.. تمہیں کوئی روک ٹوک ہی نہیں سکتا.. ہاں نا؟؟؟ اس نے پت کر کہا تھا..

...

میں صرف واک کرنے گئی تھی.. اس سے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے.. بے نیازی سے کہا..

ہاں وہ تو میں دیکھ ہی چکا ہوں جو تم واک کر رہی تھی... اس کا لاپرواہ لہجہ اسے اور تپا گیا تھا....

ہاں تو مجھے کیا پتا تھا کہ موت سے سرسری سی میٹنگ پلین کی ہوئی تھی قسمت نے... لہجے میں رتی برابر فرق نہیں پڑا تھا....

ہاں نا چار پانچ دنوں میں چار سے پانچ سرسری سی میٹنگ ہو چکی ہیں ... اور مجھے لگتا ہے اگلی میٹنگ میں ڈیل فائنل ہوگی دانت پیستے ہوئے کہا...
ہاں پچھلی دو دفعہ بھی فائنلایز ہو جاتی اگر تم مداخلت نا کرتے تو کمال بے نیازی سے جواب دیا تھا....

ابجھاااا جاو اب اور جلدی آو کافی بنا رہا ہوں اس نے ہار مان لی تھی
وہ اسے کچن کا بتاتی اپنے روم میں آگئی دروازہ بند کرتے ہی وہ نیچے بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی دنیا کے سامنے وہ ایک مضبوط لڑکی تھی .. مگر یہ وہی یا اس کا کمرہ ہی جانتا تھا کہ وہ کتنا روتی تھی.....
کافی دیر رونے کے بعد وہ واڈروب سے کپڑے لیتی واش روم میں چلی گئی دس منٹ بعد وہ باہر نکل آئی تھی اگر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی ... ڈرائیر سے بال خوشک کر کے ... سامنے سے کچھ بال لیتی پیچھے پونی میں بندھے تھے .. باقی کھلے بالوں کو برش سے ٹھیک کیا تھا.....

پھر اس کے اپنے چہرے کی طرف دیکھا تھا .. جہاں نشان تھا .. کریم سے انہیں بھی چھپا دیا تھا ماتھے پر اب پٹی کی جگہ سنی پلاس لگی تھی ہلکا سا میک اپ کر کے ...

وہ اپنے لانگ بلیک شوز اٹھاتی بیڈ پر بیٹھ کر پہننے لگی تھی ... پہننے کے بعد وہ دوبارہ ڈریسنگ کے سامنے آکر رکی تھی ... ایک تفصیلی نگا خود پر ڈالی تھی ... ریڈ ... سٹائلش سی ہائی نیک والی گرم شرٹ ... بلیک جینز ... بلیک لانگ شوز ... پہنے وہ تیار تھی ... مگر نیلی آنکھیں رونے کی چغلی کھا رہی تھی ... وہ شیشے میں اپنا سنورا روپ دیکھ کر تنزیہ مسکرائی تھی زندہ لاش کو سنوارنا کتنا مشکل ہوتا ہے ... یہ اسے اب سمجھ آئی تھی ... اندر سے کتنی ٹوٹی ہوئی تھی ... مگر ظاہر کتنا دلکش تھا ... کتنا مطمئن تھا

اے زندگی یہ کیا حال کر دیا ہمارا

جا، جا کر ہماری ماں سے پوچھ

.. کتنے لاڈلے تھے ہم اس کے

وہ نیچے آئی تو سیدھا کچن کی طرف چلی گئی ... سامنے ہی وہ کافی کپ میں ڈال رہا تھا

بلیو جینز ... وائیٹ ہڈی ... بازو کہنیوں تک فولڈ کیئے گیلے بال ماتھے پر بکھرے ...

وہ کافی پرکشش لگ رہا تھا

آہٹ پر وہ مڑا تھا ... ماہا کو دیکھ کر ایک بیٹ مس ہوئی تھی ... اسے پہلی بار اتنا تیار

دیکھا تھا

وہ کافی کاگ اٹھاتی ادھر ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی .. وہ بھی ہوش میں آگیا تھا ... اس کے سامنے ہی بیٹھ گیا .. اسے اب بغور دیکھ رہا تھا....
روئی کیوں ہو ... کافی کا کپ لبوں کو لگاتے ہوئے کہا..
م میں .. نہیں تو... میں تو نہیں روئی ... وہ ایک دم گڑبڑائی تھی..
ہم اچھا.. لیکن مجھے لگا .. کافی رو کر آئی ہو .. ویسے اپنے سامنے رونے کے میں پیسے نہیں لیتا ... وہ اب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا
مگر... میں نہیں روئی ... ایک دفعہ پھر جھوٹ بولا...
خیر ... چھوڑو ... اس نے بات ہی ختم کی ...
تمہاری موم اور ڈیڈ کو کیا ہوا تھا.. مطلب اچانک ... اس سے سرسری سا پوچھا تھا..
ماہا کو آرام سے کافی پی رہی تھی اچانک رکی .. اسے ایک دم سے کافی بہت کڑوی لگی تھی اتنی کہ.. حلق سے اتارا بھی مشک ہوگی .. اس نے کب سائیڈ پر رکھ دیا..
وہ بغور اس کے اڑتے رنگ دیکھ رہا تھا .. پہلے بھی جب اس نے پوچھا تو اس کی کوئی ایسی ہی حالت ہوئی تھی ... منزل بھی ٹال گیا..
http://www.classicurdumaterial.com/

بتایا نہیں تم نے ... کافی کا سپ لیتا دوبارہ بولا تھا....

جواب میں ماہانے بارہ سال پہلے ہوئے واقعے سے لے کر .. فارس کا اسے آگ میں
چھوڑنے تک سب بتاتی گئی....

آریان نے بمشکل کڑوی کافی حلق سے اتاری تھی اسے یقین نہیں رہا تھا .. اسے لگا
وہ مزاق کر رہی ہے مگر وہ بالکل سنجیدہ تھی.....

مطلب ... مطلب اگر تم لوگوں کو کچھ ہو جاتا تو .. یا اب ہو جائے تھے .. اس نے حلق
تر کرتے ہوئے کہا..

تو ہو جائے سٹاپ لہجے میں بولی تھی....

تمہیں کچھ نہیں پتا کہ مایا نے کیا اور کیوں کیا دیا کے ساتھ وہ اب بھی یقین نہیں
کر پا رہا تھا نازک سی لڑکی .. کہاں پسٹل اور چاقو سے کھیلنے لگی تھی...

نہیں .. وقت ہی نہیں ملا کہ پوچھتی وہ اٹھ گئی تھی .. آریان بھی کپ رکھتا اس
کے ساتھ ہی اٹھ گیا....

اور اب کیا کرو گے ... اب تو تمہاری موم کو بھی ہوش آگیا ہے ... وہ پھر کچھ کرنا چاہے گا ... اور تمہاری موم کو تو کچھ یاد بھی نہیں ہے ... وہ اب باہر آگئے تھے ... جا رہی ہوں نا ... پوچھو گی تو نا ... وہ دونوں اب گاڑی میں بیٹھ گئے تھے

شب انتظار کی کشمکش میں نہ پوچھ کیسے صبح ہوئی
کبھی ایک چراغ جلا دیا کبھی ایک چراغ بجھا دیا
کبھی چاند کہا اس نے مجھے کبھی آسمان سے گرا دیا
کبھی نفرتوں سے ملا سکون کبھی چاہتوں نے رلا دیا



موم یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ... مایا نے حیرانگی سے مہوش کو دیکھا.....
اس میں غلط کیا ہے بیٹا ہمارا ملک ہے پاکستان .. ادھر ہمارا گھر ہے ... میں بس چاہتی ہوں کہ اب ہم ادھر چلیں جائیں ... تم لوگ اگر ادھر ہی رہنا چاہتے ہو تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے تم لوگ آتے رہنا .. مہوش نے مایا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا.....

ابھی ہی مایا سو کو آٹھی تھی ناشتہ کرنے کے بعد مہوش کے پاس آئی جو لوٹوچ میں بیٹھی .
.. ٹی وی پر کوئی شو دیکھ رہی تھی .. یا شاید ٹی ویسے ہی لگی تھی وہ تو کہیں اور ہی تھی .
.. مایا آکر ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی جب مہوش نے پاکستان جانے کی فرمائش
کی

ہممم اوکے موم جیسا آپ چائیں اور یہ منزل اور احمر کدھر ہے .. اس نے ادھر
ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا.

... بیٹا احمر تو ادھر ہی تھا.. منزل صبح سے کہیں نکلا ہوا ہے . بیٹا ابھی تک میری ماہا نہیں
آئی .. وہ کیوں نہیں آرہی ... مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ تم لوگ کچھ چھپا رہے ہو ... وہ
کدھر اتنا دور اکیلی گئی ہوئی ہے بیٹا چھوڑو.. سرپرائز کو .. بس اسے بلا دو .. ماہا کو یاد
کرتے ان کی آنکھیں بھیگ گئی تھی .. ممتا کو سکون مل ہی نہیں رہا تھا.....
موم ٹینشن نہ لیں وہ ٹھیک ہے .. میری رات میں بات ہوئی اس سے کہہ رہی تھی دو دن
تک آجائے گی ... ماہا کی یاد آتے وہ ایک دم پریش ہوگئی تھی .. وہ رات سے کال نہیں
اٹھا رہی تھی .. نجانے کیسی ہوگی ... وہ پریشان تھی مگر چھپا گئی

اچھا تم میری بات بیشک نا کرواؤں ... تم اسے کال کرو ... میں اس کی آواز ہی سن ... وہ اب بھی مطمئن نہیں تھی.....

اوکے موم کروا دیتی ہوں ... ویسے تو وہ ابھی بیزی ہوگی آفس میں اگر کال پک کر لے تو ہی ... مایا نے موبائل کا بچ کے ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے کہا..

مجھے کسی سے بات نہیں کرنی میں خفا ہوں سب سے ... ماہا مہوش کی دوسری سائیڈ پر بیٹھتی نروٹھے پن سے بولی....

مہوش حیرت سے کبھی ماہا تو بھی مایا کو دیکھ رہی تھی ... کپڑوں کے علاوہ لگ ہی نہیں رہا تھا کچھ مختلف بلکل ایک جیسی ... مایا نے بلیک پینٹ پر گرے گرم سویٹر پہنی تھی..... م ماہا انہوں نے زیر لب کہا ... ماہا ایک دم ان کے گلے لگ گئی تھی اسے سامنے سہی دیکھ کر مایا بھی پرسکون ہو گئی تھی اب اٹھ کر بیٹھ گئی تھی آریان بھی ... سلام کرتا ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا..

مجھ سے بات نہ کریں آپ ہمیں چھوڑ گئی تھی ... آپکو ہماری ذرا فکر نہیں تھی ... وہ روتے ہوئے بولی تھی ... رونا ہے بہت سی باتوں پر ارہا تھا .. اب ایسے ہی وہ رہی تھی دل کا غبار نکال رہی تھی.....

میرا بچہ... یہ تو قدرت کے کھیل ہیں... ہم نے کچھ نہیں کر سکتے... وہ اس کا چہرہ چومتے ہوئے... محبت بھرے لہجے میں بولی.....

ارے میری جان یہ کیا ہوا... ان کی نظر اب سنی پلاس پر گئی تھی... کچھ نہیں ہوا مئی بس ایسے ہی زرا سی لگ گئی تھی... اس نے ان کے گلے لگتے ہوئے تھے.

ابجھااااا..... ارے یاد آیا... تمہیں تو کسی نے بتایا ہی بتایا... پھر تمہیں کیسے پتا چلا میرے بارے... اچانک انہیں یاد آیا...

ماہا کے ساتھ ساتھ مایا اور آریان بھی گڑبڑا گئے تھے... انہیں تو یاد ہی نہیں رہا... ماہا تو مہوش کو سامنے دیکھتی سب بھول گئی تھی.... کہ وہ تو انجان تھی جاپان گئی ہوئی تھی... ارے آنی آپکو میرا تو پتا ہے... مجھے اس نے رات کو کال پر بتایا کہ وہ صبح آرہی ہے کہ تو میں بھول ہی گیا کہ اسے بتانا نہیں تھا اسی لیے سب بتاتا چلا گیا... پہلے ت میڈم کو یقین ہی نا آیا... پھر میں اسے تصویر بھیجی نئی تو مانی کافی دیر تو روتی رہی اور اب آپکے سامنے ہے.... احمر نے ہمیشہ کی طرح آج بھی انہیں بچا لیا مگر مرچ مصالحہ لگا کر ہی... عادت سے مجبور...

ابجھااااا... چلو بیٹا ابھی دن کے کھانے کو کافی ٹائم ہے تو تم جاؤ... آرام کرو... پھر کھانے کے ٹائم باتیں کریں گے... مہوش نے محبت سے کہا... مایا کے کے موبائل پر سکی کی کال آرہی تھی توجہ اکیسوز کرتی اٹھ گئی تھی... آریان بھی ماہا کو دیکھتا... بعد میں آنے کا کہہ کر نکل گیا تھا... احمر مایا کے پیچھے ہی چلا گیا... ماہا بھی اپنے کمرے میں آگئی تھی... اسے سچ میں تھکن ہو رہی تھی... اسی لئے اسی طرح بیڈ پر اوندھے منہ گر گئی... شوز اتارنے کی بھی زحمت نہیں کی...

یہ کیا کر رہے ہو... پیچھے ہٹو... احمر نے مایا کو کمر سے پکڑتے اپنے ساتھ لگایا تھا... میرے پاس ایک گڈ نیوز ہے... پہلے وہ تو سن لو پھر ہٹ جاؤں گا... احمر نے اپنا ناک اس کی گردن پر سلاتے ہوئے... خمار آلود آواز میں کہا... ہٹو پیچھے... اور بات سنو میری... اپنا یہ چھچھوڑا پن بعد کے لیے رکھو... مایا نے پوری قوت لگا کر اس فالودی جسم کو خود سے دور کیا... چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی... مایا کچھ ہوا... کس کی کال تھی... پریشان کیوں ہو گئے... اس کے پیچھے ہوتے احمر نے اسے دیکھتے قدرے سنجیدگی سے کہا... جواب میں اسے جو مایا نے بتایا... وہ پریشان ہو گیا تھا..

مطلب ... وہ کسی مشکل میں ہے ... احمر اب بالکل سنجیدہ ہو گیا تھا،

ہاں مجھے لگتا ہے ... کیونکہ وہ ایسے کسی اور کے موبائل کال کر کے بلا نہیں سکتا ... اور

اس نے مجھے کوڈ وڈ میں ... ہنٹ دی ہے کہ ... مشکل میں ہے ... مجھے ایسا لگا وہ مجھے آنے

سے منع کر رہا تھا ... مایا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا ...

ہممم یہ صدیق خان کا ہی کام ہو سکتا ہے ... شمس نے بتایا تھا کہ کی اسلم ملک بھی آگیا ہے .

... تو یہ اسی کی گھٹیا حرکت ہوگی ... تم ایسا کرو کہ اڈریس بتاؤ ... اور جاو تم ... ناگئی تو

اسے نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں ... میں آتا ہوں ادھر ہی ... تم پریشان نہ ہونا ... کسی کچھ

نہیں ہونے دوں گا ... احمر نے اسے سینے میں بھپتے ہوئے کہا ... لہجے میں خوف تھا ... اسلم

ملک یا صدیق خان کا نہیں ... کسی اپنے کو کھونے کا ... ابھی تک سب ٹھیک ہو رہا تھا ...

اب وہ کچھ غلط نہیں ہونے دے سکتا تھا ...

مایا کب کی نکل گئی تھی ... اسے اپنا چہرہ بھگیتا محسوس ہوا تھا ... آنسو دیکھتا وہ حیران ہوا

تھا ... پھر انہیں آستین سے صاف کرتا ... کسی کو کال کرتا اندر بھاگا تھا

ہاں... کیا ہوا ہاتھ لگا چھوڑا... صدیق خان نے فون کان سے لگاتے... فاتحانہ انداز میں کہا.....

ہاں ہاں... ٹھیک ہے... نام کیا ہے... ہاں منزل... دیکھنا... چھوڑا... ہوشیاری نہ کر سکے... موبائل فون لے لو... اپنا فون دو... اور جیسا میں نے بتایا ہے بالکل ویسا کرنے کو بولو... ہوشیاری کرے تو گولی مار دو... مگر دیکھنا مرنا نہیں چاہئے... اس کی کہانی تو میں خود ختم کروں گا... یہ مہوش کی کہانی ختم ہو جائے گی آج... میں اور اسلم پہنچ رہے ہیں... دوسری جانب سے ان کی پسند کا جواب ملا تب ہی خوش ہوتا... تفصیل سے جواب دیتا... اسلم ملک جو اس سے تھوڑا دور صوفے پر بیٹھا تھا اسے اپنے پاس آنے کیا اشارہ کیا تھا...

چلو... آج یہ بھی پریشان ختم کر لیں... اسلم ملک کو بولتا وہ باہر نکل گیا... اسلم ملک بھی اس کے پیچھے نکل گیا.....

مرملل... دیا نے اپنی سسکی روکی تھی... وہ جو صبح کے کمرے میں بند تھی اب بھوک کا احساس ہوا تو کچن کی طرف جارہی تھی... جہاں صدیق خان کے منہ سے منزل کا

اپنے بندوں کو اسے مایا کو بلانے کے لیے کہا پہلے ہی وہ اڑا رہا کہ کچھ بھی کر لو وہ نہیں بلائے گا.... مگر جب انہوں نے کہا کہ .. ان کا ایک ساتھی ان کے گھر کے پاس ہی اور وہ ان کے کہنے پر ان کے گھر بم پھینک دے گا اسے مجبوراً اسے بلانا ہی پڑا ... مگر اس نے کوشش کی تھی کہ وہ سمجھ جائے کہ وہ مشکل میں تھا....

تب ہی دو گاڑیاں آکر رکی تھی ... ایک میں سے اسلم ملک اور صدیق خان نکلا تھا .. دوسرے سے اس کے گارڈز اب وہ خباثت سے مسکراتا اس کی طرف ہی آرہا تھا اسے دیکھ کر منزل کا حلق تک کڑوا ہوا تھا ... اوپر سے مایا کے نہ آنے کی دعا بہ بھی کر رہا تھا.....

ارے دیکھو تو جوان کو کتنا بے بس ہے بلکل مجھے تو لگ رہا ہے کہ یہ دوسرا شہریار ہے ... اور دیکھا اور اور شہریار کی کہانی دہرائے گا .. مگر اس بار بیوی کی جگہ بہن ہوگی .. کیوں ... ملک وہ اس کے سامنے آکر کھڑا ہوتے تمسخر اڑانے ہوئے گویا ہوا ... اسے منزل کا یوں بے بس ہونا سکون دے رہا تھا.....

تھی... اس کا باپ اس کی طرح ہی بے بس تھا... رو بھی کے نہیں سک رہا تھا... منظر
پھر ہٹا... اب مایا خود کو چھڑا رہی تھی....

مزللزلزلزل... دیا ابھی ہی پہنچی تھی... منزل کی یہ حالت دیکھتے وہ... چیخ اٹھی تھی...
بیوقوف سب اس کی طرف مڑے تھے... پنک نائیٹ ڈرس پہنے بالوں میں جوڑے میں
مقیم کیئے... گھر کے سلپر پہنے... وہ منہ پر ہاتھ رکھے... رو رہی تھی... یہ کون سا
روپ تھا اس کے باپ کا... وہ بھی اس کا آئیڈیل تھا... مگر وہ تو کوئی سفاک انسان تھا.
..... صدیق خان پہلے ت اسے وہاں دیکھ کر... گڑبڑا گیا... وہ اپنی لاڈلی بیٹی کے سامنے
ایسے نہیں آنا چاہتا تھا.... مگر اب تو آگیا تھا....

وہ بھاگ کر منزل کی طرف آرہی تھی تب ہی صدیق خان نے اپنے بندوں کی طرف
اشارہ کیا انہوں نے اسے پکڑ لیا تھا....

ڈیڈی پلیززز چھوڑ دیں.... پلیززز ڈیڈی پلیززز دیا چلا رہی تھی... اپنے آپکی ان دو
کالے حبشیوں سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی... صدیق خان کے کہنے پر ان
حبشیوں نے اسے زیادہ مضبوطی سے تو نہیں پکڑا تھا کہ کہیں اسے تکلیف نا ہو مگر پھر بھی
وہ... اپنے آپ کو چھڑا نہیں سک رہی تھی....

یہاں سارے ان کے حویلی والے گارڈز تھے جو دیا۔ کو جانتے تھے... جانتے تھے وہ کتنے نازوں سے پلی تھی... جانتے تھے صدیق خان کی جان بستی تھی اس میں۔ تب ہی محتاط تھے...

میری بچی.... تمہارے لیے میں اس سے بہت اچھا لڑکا ڈھونڈو گا..... پہلے ان کا یہ تو بتا دوں کہ یہ اچھے کس سے ہیں... صدیق خان دیا کو بچوں کی طرح بہلاتے اب منزل کی طرف مڑا تھا۔ ہاتھ میں پکڑی گن کا رخ منزل کی طرف تھا.... جو مایا کو دیکھے جا رہا تھا.. جو اپنے آپ کو صدیق خان کے بندوں سے چھڑانے کی کوشش میں ہلکان تھی.. مگر انہوں نے بہت مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا کہ وہ ہل بھی مشکل سے رہی تھی.... وہی بارہ سال پہلے جیسا لگ رہا تھا اسے.. اتنا ہی بے بس تھا... اسے نہیں پتا تھا کہ اس کی نیلی آنکھیں بنا رکے برس رہی تھی.....

تم باسٹرڈ.... تم نے کیسے سوچ لیا کہ مجھے برباد کرو گے... یا مجھ اسے اپنے باپ اور ماں کا بدلہ لو گے.... تم مجھ سے بارہ سال پہلے کا بدلہ لینے نکلے تھے.. مگر میں آج وہی بارہ سال پہلے والا عمل دھڑائوں گا.... پہلے تمہاری آنکھوں کے سامنے ہی اس چھوکری... اس نے مایا کی طرف اشارہ کیا تھا.... اس کی عزت کی دھجیاں بکھیروں گا پھر تیرے

ٹکڑے کرو گا..... پھر تجھے سمجھ آئے گا کہ صدیق خان کس بربادی کا نام ہے..... وہ نفرت سے پھنکارا تھا..... دیا مسلسل چلائے جا رہی تھی... منزل مایا کو دیکھے جا رہا تھا.. مایا خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی....

ملک.... پہلے تمہیں میں نے اس کی ماں دی تھی... آج اس کی بیٹی کو بھی خوش کر دو.. ادھر ہم سب کے سامنے ہی.... اس کی عزت کا جنازہ نکال دو.... پھر اس منزل کی کہانی بھی ختم کر کے کہانی ختم کر دیتے ہیں... گن کا رخ ہنوز منزل کی طرف کیئے اسلم ملک سے گویا ہوا تھا.... جو خاموش تھا بلکل.....

اچھا چلو تمہارا موڈ نہیں تو خیر ہے... میرے یہ کتے کا کام کہ ہیں... ابھی اس چڑیا کو بھاڑ کر رکھ دیں گے..... بولتے ہی اس نے اپنے دو کالے حبشیوں کو اشارہ کیا تھا.. وہ وہ مایا کی طرف بڑھے تھے.... آنکھوں سے حوس ٹپک رہی تھی.....

اچانک فضا میں شور برپا ہوا تھا.... اور ساتھ ہی چار سپورٹس بائیک اس ساتھ آکر رکی تھی.... پھر وہ چاروں وجود ایک ساتھ اترے تھے... ایک جیسی.. بلیک بلیک شرٹ پیٹ... بلیک جیکٹ... سر پر سے ایک ساتھ ہی ہیلمٹ اتاری تھی... بال اڑ رہے تھے ہوا سے... دو لڑکیاں.. نے بالوں کو ہائی پونی میں قید کیا تھا.. دو لڑکے... جو آنکھوں

میں غصہ لیے انہیں ہی طرف بڑھے تھے پیچھے ہی دونوں لڑکیاں بھی بڑھی تھی ... پسٹل چاروں نے ہاتھ میں پکڑے ان کی طرف کی ہوئی تھی ...

مار دو سالوں کو آج کوئی کمینہ زندہ نہیں رہنا چاہیے ... بہت کھیل لیا چھپن چھپائی ... آج ... جیت کسی ایک کی ہوگی ... ، وہ حلق پھاڑ کر مقامی زبان میں اپنے بندوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا.....

ٹھاہ... ٹھاہ... ٹھاہ... ٹھاہ... ٹھاہ پانچ گالیاں ایک ساتھ چلی تھی ... پھر موت کا سناٹا چھا گیا تھا عین اسی وقت ایک گاڑی آکر رکی تھی ... اندر بیٹھا وجود .. سامنے کا منظر دیکھتے .. ساکن ہو گیا تھا..... کئی پسٹلز نیچے گرنے کی آواز آئی تھی ... خون ہی خون پھیل گیا تھا ادھر موت کی سی خاموشی ہنوز قائم تھی.....

دیا مزمل کے پاؤں کے پاس گری تھی ... خون میں لت پت وجود ... مزمل پکڑے غنڈوں کی گرفت اس پر ہلکی ہوئی تھی.....

دیا... وہ گھٹنوں کے بل نیچے گرا تھا ... صدیق خان جس نے دیکھ لیا تھا کہ اب وہ بچ سکتے ہیں ... تبھی .. مزمل کی طرف گولی .. چلائی ... عین اسی وقت .. دیا جو کب سے خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی ... اچانک خود کو چھڑانی اس کے سامنے آگئی تھی ..

گلابی نائیٹی لال ہو رہی تھی گولی سیدھی دل کے مقام پر لگی تھی ... وہ دوسری سانس
بھی ن لے سکی منزل نے اسے بازوں میں بڑھا تھا.....
لکھا ہے کیا نصیبوں میں ...
محبت کے خدا جانے ...
جو دل حد سے گزر جائے
کسی کی وہ کہاں مانے.....
جہان جانا نہیں دل کو
اسے ہے کیوں وہیں جانا..
بہت آئی گئی یادیں..
مگر اس بار تم ہی آنا..
کہہ رہی ہے وفا....
سانسیں ہیں بے وجہ.....
جو نا تجھ پہ لٹا ہم سکیں.....
اس سے زیادہ حسین.

موت ہوگی نہیں...

تیری بہاہوں میں ہم مر سکیں...

ختم ہوگئی.. نہیں مٹ کہ...

کہانی یہ کبھی جاناں.....

کہیں ایسا نہ ہو جائے....

بنا دیدار میں مر جاواں.....

دوسری گولی سحر نے چلائے تھی ان پر جو مایا کو جکڑے کھڑے تھے... وہ بھی نیچے گر گئے.... دو گولیاں ایک ساتھ از میر نے چلائی تھی... اسلم ملک کی طرف... جو عین اس کے سر پر لگی تھی... وہ نیچے گر گیا تھا.... آخری گولی زائع گئی تھی..... احمر نے مایا کو اپنی طرف کھینچا تھا... جو اس کے سینے لگی رونے لگی تھی... اسے لگا تھا ایک دفعہ پھر وہ ہار گئے....

صدیق خان نیچے گرا تھا.... بے یقینی سے اپنی بیٹی کی لاش کو دیکھ رہا تھا... جو اس کے ہاتھوں ہی مر گئی تھی.... سارا غرور پل میں غائب ہوا تھا اس کا خون میں لت پت وجود

دیکھ کر کبھی اپنے ہاتھ میں پسل ہو گا کبھی ... اپنے جگر کے ٹکڑے کو دیکھ رہا تھا .

.....

دیا فارس گاڑی مست نکلتا اس کے پاس پہنچا تھا دیا کو منزل سے لیتا اس کے گال تھپا رہا تھا . مگر وہ تو ختم ہوگی تھی آج وہ سچ میں اپنی بہن کھو چکا تھا .

....

فارس کو . آریان کے بندے ہاسپٹل لے گئے تھے .. کچھ دیر میں اسے ہوش آگیا تھا ٹینشن سے ہیوش ہو گیا تھا پھر اسے اپنے بندے کا فون آیا تھا جس کو اس نے . ماہا کے بارے میں پتا کرنے کو کہا تھا

وہ بتاتا گیا .. اسے سب مہوش کی کہانی .. اسلم ملک کی یہ بھی کے .. ماہا کی جوڑواں بہن بھی ہے ایک ایک بات بتا دی تھی .. سحر میں سچائی بھی بتا دی تھی . .. جسے سن کر وہ شل ہو گیا اس کی وجہ جان نکل گئی تھی اسے ایک دم ہوش یا تا .. اس نے انہیں بندوں سے ماہا کا پوچھا .. جنہوں نے اسے کہا کی وہ ٹھیک ہے مگر اسے یہ نہیں پتا تھا کہ دیا زندہ ہے اسے اپنے باپ سے او نفرت ہوئی اسے تب ماہا کی غلطی نہیں لگی تھی .. کال اسے فوزی بیگم اور دیا کے .. نمبر سے آرہی تھی مگر اسے

لگ کہ وہ بھی صدیق خان ہی کر رہا ہے اسے بلانے کے لیے مگر آخری میسج میں دیا
نے اسے میسج میں کہا کہ وہ دیا ہے اور ... کہا کہ منزل لوگوں کی جان خطرے میں ہے .
.... اس کی لوکیشن ٹریس کرنے کا کہا تھا ... پہلے ہی وہ یہ بھی ڈرامہ سمجھتا رہا.. مگر بھی
آئی گیا مگر آتے ساتھ اس نے جو دیکھا اس کی جان لبوں کو آئی تھی صدیق خان
کی پسٹل سے نکلتی گولی اس کا دل چیرتی گئی تھی ... کچھ پل تو جیسے سب تھم کے گیا
پھر وہ یک دم ہوش میں آیا تھا بھاگ کر پہنچا تھا مگر ... موت بازی لے گئی تھی
وہ لیٹ ہو گیا تھا ... اس کی روح پرواز کر گئی تھی
..... اسی وقت کئی گاڑیاں آکر رکی تھیں . جن میں عینا اور سحر کے بندے تھے
جنہوں نے صدیق خان کے سارے لوگ مار دیئے ... کئی خود بھی مر گئے
اب وہاں، منزل ... مایا ... ماہا ... احمر سحر ... فارس ... از میر ... عینا اور
صدیق خان رہ گئے تھے
ہر جگہ لاشیں اور خون تھا کوئی کڑھا رہا تھا . کوئی مر گیا تھا
دو وجود زندہ ہوتے ہوئے تھے . ساکن تھے ... منزل اور صدیق خان ... اسلام ملک ت
کب کا مر چکا تھا

مزل اب بھی دیا کو دیکھ رہا تھا.... جسے فارس.. زمین پر چھوڑ کر کھڑا ہو گیا تھا.
..... صدیق خان.... گولیوں کی آواز سے ہوش میں آیا تھا....
دیاااا.... وہ اس کی طرف بڑھا تھا....

ڈونٹ یو ڈیر..... مری ہوئی کہ شکل بھی دیکھنے نہیں دوں گا.. فارس سے ہاتھ کے
اشارے سے انہیں آگے آنے سے منع کیا تھا.....

سحر چلتی ہوئی آگے آئی تھی..... عین اس کے سامنے کھڑی تھی.. پسل کا رخ.. اس کی
طرف تھا.... وہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا.. پسل اب بھی ہاتھ میں تھا..... فارس
سائیڈ پر ہو گیا تھا.... جیسے کھلی اجازت دے رہا ہو.. دل میں اسکا دھلا تھا.... باپ تھا
جیسا بھی.. مگر دیا کی لاش دیکھتے پتھر کا ہو گیا تھا.. جیسے.....

ختم ہو گئی تمہاری کہانی صدیق خان.... ہار گئے تم.... کوئی نہیں بچا..... بیٹی بھی ہار
گئے.... خود ہی مار دیا..... اپنی جائز اولاد کو..... اس کی غلطی کوئی نہیں تھی سوائے
اس کی کہ وہ تمہاری بیٹی تھی.. اسے اسی کی سزا ملی.... کتنے ماٹوں کی کوکھ اچھاڑی....
کتنے ہی باپوں کا مان ان کی بیٹیوں کی عزت برباد کی.... دیکھو آج مکافات عمل.....
تمہاری معصوم بیٹی کو تمہارے کالے کرتوتوں کی سزا ملی..... بہت غرور تھا نا تمہیں خود

پرور.... سحر نے سٹاپ لہجے میں کہا تھا.... وہاں سب کی آنکھیں نم تھی دیا کے لیے...
اس کی وجہ کوئی غلطی تھی... پھر بھی سزا ملی.... مگر یہ بات ہونا تھا.. ماں باپ کا کیا
بچوں کے آگے تو آتا ہے.....

مایا... اسی کو دیکھتے اس نے مایا کو آواز لگائی جو اب ماہا کو ساتھ لگائے کھڑی تھی... احمر
مزل کو سنبھال رہا تھا.... از میر خاموش تھا... بلکل خاموش... اپنے باپ کو اپنے ہی
ہاتھوں سے قتل کر دیا... شاید... یہ مہوش کو انصاف دلانے کے لیے کیا... یا اپنی ماں
کو... یا مایا کے لیے... وہ نہیں جانتا تھا....

مقابل جو تم ہو تو کیسا مقابلہ

جاو ہم ساری خوشیاں تم پر وار دیتے ہیں

عینا بھی خاموش کھڑی تھی....

مایا سحر لے بلانے پر ماہا کو چھوڑتی اس کی طرف بڑھی تھی....

مجھے بہت مزا آتا اگر تم جیسا گند... اپنے ہاتھوں سے اس زمین سے صاف کرتی... مگر
.. مایا کی خواہش تھی کہ وہ تمہیں مارے جس طرح تم نے ان کے ڈیڈ کو مارا تھا.... تو یہ
نیک کام وہی کرے گی.... سحر نے پستل مایا کی طرف اچھالی تھی... جسے وہ مہارت سے

پکڑ چکی تھی آنکھوں میں نفرت تھی

فارس نے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی ... وہ انہیں دیکھ بھی نہیں ہا تھا وہ دیا کی لاش کو دیکھ رہا تھا.....

مایا پسٹل اس کی طرف کر چکی تھی صدیق خان نے اپنے ہاتھ میں پسٹل دیکھی ہے ایک نظر فارس.. کو پھر ... اپنی جان سے عزیز بیٹی کی لاش کو.....

ٹھاہ... ٹھاہ..... ٹھاہہ ٹھاہہ کئی گولیاں ایک ساتھ چلی تھی ... اس نے پسٹل اپنے سر پر رکھ کر خود ہی چلا دی تھی ... پہلی گولی اسے اپنی پسٹل سے لگی ... جو سے وہ گر گیا تھا پسٹل ہاتھ سے نکل گئی تھی ... مایا نے پھر کی کئی گولیاں اس کے بے جان وجود میں اتاری تھی... پورا میگنیزین ختم کیا تھا..... غصہ پھر بھی اتنا ہی تھا کہ وہ خود کیوں مر گیا... اس کی گولی سے کیوں نا مرا.....

ایک دفعہ پھر... چار سو موت کا سا سناٹا چھا گیا..... یار ماہی ... سنو تووو وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا بول رہا تھا...

انفج احمر صبح سے میرا دماغ کھائے جا رہے ہو ... کیوں سکون نہیں ہے تمہیں... دیکھ نہیں رہے کتنا بڑی ہوں..... مایا نے اب کی بار چڑ کر کہا...

آج دیا والے حادثے کو دو مہینے گزر گئے تھے.. ان دو مہینوں میں مہوش کے کہنے پر وہ لوگ اب پاکستان جانے کی تیاری میں مصروف رہے تھے... اور اب جب تیاری ہو گئی تھی... تو کل صبح ان کی فلائیٹ تھی... بظاہر تو سب نارمل زندگی ہو گیا تا زندگی میں مایا تو پرسکون تھی... ماہا نے خود کو آفس تک محدود کر لیا تھا.. منزل وہ دیا کی موت کے بعد چپ سا ہو گیا تھا... سب کے سامنے تو خوش مگر دل ہی دل میں ایک کسک سی رہ گئی تھی محبت کی... وہ زندہ بھی ہوتی تو بھی اس سے دستبردار ہونا ہی تھا.. وہ چاہ کر بھی اسے نا اپنا سکتا.. جب جب اسے مہوش دیکھتی اس کے زخم تازہ ہوتے.. ماہا مایا کی ماضی سے نا نکل سکتی.... ثاقب صاحب بہت بگرے تھے ان کے واپس جانے کی بات سن کر.. مگر مہوش نے انہیں منا ہی لیا تھا... اس ک کہنا تھا کہ جب ان کا گھر ہے تو انہیں وہیں رہنا چاہیے.. اور وہ اپنے ملک میں ہی رہنا چاہتی تھی... مجبوراً انہیں ماننا ہی پڑا..

..... پاکستان میں ان کا گھر سلطان ویلا بھی کھوا کر صاف کر وا دیا تھا آریان نے وہ دو مہینوں سے ہی انکے ساتھ ہی ہوتا تھا.... منزل لوگ اپنا بزنس بھی پاکستان میں شفٹ کر رہے تھے تب ہی زیادہ وقت لگ گیا تھا.. منزل اور ماہا تو آفس کے ہو کر رہ گئے..

مایا اور احمد گھر کو بھی دیکھ رہے تھے .. اور آریان پاکستان . جانے کی تیاریوں میں مصروف تھا....

سحر سے ان کی دوستی اور بھی گہری ہو گئی تھی ان دو مہینوں میں . عینا سے بھی اچھی گپ تھی.... وہ بھی عینا اور . حرا . کے ساتھ پاکستان شفٹ ہونا چاہتی تھی .. اتنا بڑا بزنس تھا ... تھوڑا ٹائم تو لگنا ہی تھا اس لیے وہ ابھی تو منزل لوگوں کی مدد کر رہے تھے .

....

فارس سے وہ اس کے بعد دو دفعہ ہی ملے تھے ایک دفعہ تو وہ گھر آیا تھا ماہا سے معافی مانگنے ... دوسری دفعہ پارک میں وہ مہوش کے ساتھ گئے تھے تب اتفاق سے ادھر ملا تھا ایک مختلف فارس کے ساتھ

ازمیر ہما کو لے کر ترکی چلا گیا تھا ... وہ جانتا تھا کہ مایا اس سے محبت کرتی ہی نہیں ہے وہ خود کو اور فریب میں نہیں رکھ سکتا تھا .. تب ہی چلا گیا .. جانے سے پہلے ... وہ ایک بات اور جان گیا تھا کہ سحر اس سے محبت کرتی ہے .. مگر کہہ نہیں سکتی .. وہ شاید اس سے بچنا چاہتا تھا .. وہ نہیں چاہتا تھا کہ سحر اس سے کچھ کہے .. یا وہ مایا کی جگہ کسی اور کو دے .. تب ہی دور ہو گیا کبھی ہیلو ہائے کے لیے فون کر لیا تھا منزل ماہا

مایا .. فارس اور از میر سے نارمل سے ہی ملتے تھے وہ جان گئے تھے جو ہوا... ان کی سزا .. گناہ کرنے والوں کو مل گئی ہے .. دیا اور صدیق خان کی اچانک موت کی وجہ سے فوزیہ بیگم ایک مہینے بعد میں فوت ہو گئی فارس ایک ساتھ اپنوں کی جدائی سے ٹوٹ گیا تھا ... ماہا کے ساتھ ساتھ اس نے منزل مایا اور مہوش سے بھی معافی مانگی تھی .. وہ از میر اور فارس کو صرف نام تک ہی جانتی تھی ... انہیں وہ دونوں بچے اچھے لگے تھے... یار مایا تم تو مت جاؤ نا یار کتنے دونوں سے بول رہا ہوں ... یار میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر .. مجھے تو سکون نہیں ملتا جب تک تمہیں دیکھ نالوں ... اسے خیالوں میں جاتا دیکھ کر اس نے مایا کے سامنے آکر ہاتھ پکڑتے ہوئے افسردگی سے کہا تھا .

احمر میں نے ابھی اپنی پیکنگ کرنی ہے کچھ .. ٹائم نہیں ہے ... صبح نکلتا ہے .. اور تمہیں سکون نہیں ہے .. اب میرے پیچھے آئے تو دیکھنا ... گنجا کردوں گی ... مایا نے ایک دفعہ پھر سو دفعہ دی ہوئی دھمکی دی

بس تم نا جاو مجھے نہیں پتا ... اس نے مایا کو اپنے سینے سے لگائے کسی ضدی بچے کی طرح کہا تھا ... وہ تو پچھلے دو مہینوں سے یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہا تھا کہ وہ سب چلے جائیں گے تو وہ کیا کرے گا کیسے رہیے گا بچپن سے وہ ہمیشہ ساتھ رہیں تھے .

.. کبھی یوں اکیلے نہیں ہوئے ... اور اب جب ہو رہی تھے اور وہ کافی پریشان تھا
روز ہی مایا کے پیچھے پڑا رہتا کہ کم از کم وہ تو نہ جائے .. حالانکہ مہینے بعد انہوں نے بھی
پاکستان جانا تھا

احمر اب نا تم مجھے تنگ کر رہے ہو ... مایا نے روہانسی شکل بنا کر کہا...
اچھا... اہمم چلو پھر جلدی کرو جو رہ گیا ہے ... ہم چاروں آج ڈنر باہر کریں گے ... اب
کچھ نہیں سنا ... میں منزل اور ماہا کو بتا دوں وہ تیار رہیں ... اب کی بار وہ ہار مان گیا تھا .
.....

اوکے چلیں گے .. مایا دوبارہ سے سوٹ کیس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی ... کچھ دیر تو وہ
ادھر ہی کھڑا اسے دیکھتا رہا ... پھر باہر نکل گیا اس کے جاتے ہی مایا نے دروازے
کی طرف دیکھا تھا جہاں سے وہ گیا تھا ... ہاتھ سے چیزیں چھوڑ کر وہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی .
.. دل تو اس کا بھی خفا تھا کیسے رہے گی ان سب کے بغیر ... مگر پھر یہ سوچ کر کہ وہ کچھ
عرصے میں آجائیں گے ... مطمئن ہو گئی .. ویسے بھی ت انہیں کچھ عرصہ قبل سیٹل
ہونے میں لگنا تھا

کبھی ایسا پل بھی ہوا کرے
میں کہوں اور وہ سنا کرے
میری فرستیں، میرے مشغلے
سبھی اپنے نام کیا کرے
کبھی بات ہو سکی شام کی
توئی زکر ہو کسی رات کا
جو بیٹوں میں اسے سنانے
وہ سنا کرے سن کر ہنسا کرے
جو میں کہوں چلو اس نگر
جہاں جگنوؤں کا ہجوم ہو
وہ پلٹ کر دیکھے میری طرف
اور پھر مجھے پاگل کہا کرے



ڈارک بلو ٹو پیس کے نیچے وائیٹ شرٹ پہنے .. پاؤں میں بلو ہی ہائی ہیل والے سوز پہنے .
.. بالوں کی ٹیل پونی کیئے وہ اپنی گاڑی سے اتری تھی .. اسے یہاں سے کچھ چیزیں
لینی تھی صبح فلائیٹ تھی تب ہی وہ آج آفس کے بعد مال آگئی تھی
مال آکر اس نے ضرورت کی چیزیں لیں ... گھنٹہ ت اسے لگ گیا تھا ... ابھی وہ بل کر
رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے اپنے نام کی پکار سنائی دی ... کان بند کر کے بھی وہ آواز
پہچان سکتی تھی بل پے کرنے کے بعد وہ پیچھے مڑی
گرے شرٹ بلیو پینٹ .. بلو ہی جیکٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ اپنی تمام
وجاہت کے ساتھ اس کے سامنے کھڑا تھا
کیسی ہو .. ہاتھ بڑھاتے .. اسی نے پہل کی تھی
ہم میں ٹھیک کیسے وہ تم کچھ لمحے اس کے بڑھائے ہاتھ کو دیکھنے کے بعد اس نے
ہاتھ ملاتے نارمل انداز میں کہا
ٹھیک ہوں منزل نے بتایا تھا کہ پاکستان شفٹ ہو رہے ہو ... صبح کی فلائیٹ ہے
اب وہ دونوں پارکنگ آریا کی طرف بڑھے تھے

ہاں ... سامان گاڑی میں رکھتے مختصر جواب دیا گاڑی لاک کر کے وہ اب گاڑی کے ساتھ ہی اس کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی
ہم کافی پیسے ...؟؟؟ فارس اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا
وائے ناٹ چلو .. ماہانے بھی خوشدلی سے قبول کیا
سامنے بنے اوپن ریسٹورنٹ جاتے تک دونوں ہی خاموش تھے ...
واپس کبھی نہیں آو گے ... دل کے ہاتھوں مجبور پوچھ لیا تھا ... ویٹر کافی سرو کر چکا تھا .
....

شاید کبھی نہیں ... رہنے کے لیے وہ نہیں ویسے تو آتے رہیں گے ... کافی کالگ لبوں سے لگاتے سرسری سا جواب دیا تھا
ہمممممم ... تم ... تم نے مجھے معاف کر کر دیا نا کافی کو گھورتے ہوئے پوچھا
تمہاری غلطی نہیں تھی فارس ... تمہاری جگہ کوئی بھی ہوتا تو یہی کرتا ... دیا تمہاری بہن تھی ... اور فوزیہ آنٹی تمہاری مدد ... تمہارا یہ ریکٹ تو بنتا تھا .. میں بوتی کے شاید میں بھی یہی کرتی ... اب تم بار بار معافی مت مانگو چہرے پر سنجیدہ تاثرات لیے وہ اسے دیکھتی بولی تھی .. وہ جب بھی ملتا اس سے معافی ضرور مانگتا تھا

ہمممم تھینکس فارس نے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجاتے ہوئے فقط اتنا ہی کہا ...
یا اتنا ہی کہہ سکا دل اس کا چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ ایک دفعہ روک لو دل
چلا رہا تھا کہ اسے ہیر چاہیے ... اسے ہر حال میں چاہیے ... مگر وہ دل کی باتیں دل میں
ہی دبا گیا جانتا تھا یہ ناممکن تھا ... پھر اسے کیوں مشکل میں ڈالتا ... خاموش ہو گیا ...
زبان سے دل ہنوز چیخ رہا تھا وہ نظر انداز کر گیا ...
تھینکس فار کافی .. ماہانے کافی کا خالی مگ واپس رکھتے ہوئے کہا
ہمم ... چلیں .. فارس نے بل پے کرتے اٹھتے ہوئے کہا
وہ دونوں اب پارکنگ ایریا کی طرف آگئے تھے
بائے .. ٹیک کیئر ... ماہانے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا
وہ جا چکی تھی ایک دفعہ پھر ... وہ پھر اکیلا رہ گیا تھا ... روک نہیں سکا اب نجانے
کب دیکھتا ... تب حالات کیا ہوتے وہ کافی دیر ادھر ہی اسی پوزیشن میں کھڑا رہا تھا .
... ہوش تو تب آیا جب اسے کسی نے آگے سے ہٹنے کا بولا تھا ... وہ سارے خیال ...
جڑتا ... اپنی گاڑی کی طرف مڑ گیا

جو تم ہی وہ مقابل ہمارے توقیر فتح کیسی ..
جو ہم ساری خوشیاں وار گئے .. جاو ہم ہار گئے ..

دو سال بعد.....

مزل میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں مزل پلینز.. پلینز.. مت چھوڑ کر جاو میں
نہیں جی پاؤں گی مز لملل رکووو رکووو پلینز زرز .. وہ چلا رہی تھی کوئی
ناگہانی طاقت اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھی وائیٹ لانگ فراک پہنے .. بال بکھرے
ہوئے .. ایک ہاتھ اس کی طرف کئے وہ مزل کو روکنا چاہ رہی تھی مزل نے
آگے بڑھنا چاہا.. مگر وہ ایک قدم میں آگے نا بڑھ سکا جیسے پاؤں میں زنجیریں ڈالی
گئی ہوں.....

وہ اسے پکارتی ہوئی دور ہو رہی تھی پھر اچانک ہر جگہ دھواں پھیل گیا..... وہ غائب
ہو گئی

دیا..... وہ چلا رہا تھا مگر وہاں کوئی نا تھا.....

دیا..... وہ ایک دم چیخ کر اٹھا تھا... کمرے میں نائٹ بلب روشن تھا... اے سی لگے ہونے کے باوجود وہ پسینے میں شرابور تھا... آگے بڑھ کر اس نے بٹن ان کیا... کیا ہوا منزل آپ پھر اتنی رات کو آٹھ گئے.....

حبہ کو اس کے ساتھ سوئی ہوئی تھی... اس کے چلانے پر آٹھتی... پریشانی سے بولی..... سوری تمہیں ڈسٹرب کر دیا پھر سے... بیڈ کراؤں سے ٹیک لگاتا ہوا بولا... پھر خواب میں آئی... اپنا سر اس کے کندھے پر رکھتی بولی تی بھی... ہنہمممم پھر آئی... وہی خواب جو دو سالوں میں کئی دفعہ آچکی ہے... منزل نے بھی تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا..

نجانے اس نے مجھے معاف کیا بھی ہوگا کہ نہیں.... حبہ کو خاموش دیکھ کر وہ دوبارہ بولا تھا لہجے میں بے بسی واضح تھی....

منزل جہاں محبت وہ وہاں ناراضگی نہیں ہوتی... صرف اوپر اوپر سے ناراض ہوا جاتا ہے.. اور اگر اس نے معاف نہیں کیا تو اپکو گولی سے بچایا کیوں... کیوں آپکی جگہ مر گئی... وہ اپنے محبت کرتی تھی... وہ خفا نہیں تھی... دھکی ہوئی ہوگی صرف... سو دفعہ بولی

بات اس نے دوبارہ دہرائی.....

پھر بھی مجھے بہت گلی فیل ہوتا ہے... میں نے اس کی فیلنگز کے ساتھ کھیلا... وہ اب بھی مطمئن نہیں تھا....

اپنے اس کی فیلنگز کے ساتھ نہیں کھیلا... آپ نے اس سے محبت کرتے تھے نا... وہ تو قسمت میں ملنا لکھا تھا ہی نہیں... تو کیسے ملتے آپ... اب آپ پریشان نہ ہوں.... حبہ نے ایک دفعہ پھر اسے مطمئن کرنا چاہا... اور وہ کامیاب ہو گئی تھی... منزل آگے ہوتا اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا....

وہ مسکرائی تھی... ایک ہاتھ منزل نے اپنے ہاتھ میں لے کر سینے پر رکھا تھا دوسرا وہ اس کے بالوں میں چلا رہی تھی.....

آپ اتنی محبت کرتے تھے اسے... کافی لمحے خاموشی کے نذر ہو گئے... تب ہی حبہ نے خاموشی توڑی تھی... دل کی بات زبان پر لے آئی تھی....

وہ پہلی محبت تھی میری... محبت تھوڑی زیادہ تر نہیں ہوتی... محبت بس محبت ہوتی ہے... مجھے بھی ہو گئی اس سے... مگر تم سے مجھے عشق ہے.... عشق محبت سے آگے کی منزل ہے... اس سے آگے کچھ ممکن نہیں ہوتا.... وہ پہلی محبت اور تم آخری ہو.

..تمہارے بعد بس تم ... کچھ اور نہیں پہلے کچھ دیر اسے خاموشی سے دیکھنے کے بعد
محبت سے گویا ہوا تھا....

حبہ سرشاری سے مسکرا دی تھی.....

... یہ... یہ... کیا کر رہے ہیں منزل منزل اک دم آٹھ کر اسے لٹاتا اس پر جھکا تھا.
..... سب اتنی جلدی ہوا حبہ کو سمجھ ہی نہیں آئی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا تھا.....
پیار کر رہا ہوں ... منزل نے اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپاتے خمار آلود آواز میں کہا..
مزملللل ... پ پلپلپل ... سو جائیں نا حیا سے اس سے بولنے بھی نہیں ہو رہا تھا
دل الگ کانوں میں رھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر نکلے گا....

صبح تو ہونے والی ہے ... اب سو کر کیا کرنا اپنا ناک اس کی گردن پر سہلاتا گویا ہوا.
....

منزل ... وہ ابھی وہ اور کوئی بہانہ بناتی جب منزل نے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں
میں الجھا کر اسے خاموش کروا دیا تھا کافی دیر بعد جب لگا کہ وہ اور برداشت نہیں
کر سکتی .. وہ اس کے ہونٹوں کو آزادی بخش دی تھی وہ گہرے گہرے سانس لے کر
خود کو نارمل کر رہی تھی

آگے وہ کر منزل نے بٹن بند کر دیا... کمرہ اندھیرے میں گم ہو گیا تھا... منزل نے کمر فرٹ اس کے اور خود کے اوپر کرتے... اسے اپنی محبت کا یقین دلا رہا تھا.... حبہ نے بھی خود کو اس کے سپرد کر دیا تھا....



ان دو سالوں میں بہت کچھ... بلکہ سب کچھ بدل گیا تھا... امریکہ سے پاکستان شفٹ ہونے کے... تین مہینے بعد ثاقب صاحب لوگ بھی پاکستان آگئے تھے.... پھر دو مہینے بعد مایا اور احمر کی دھوم دھام سے شادی کی تھی.... مگر مہوش مایا کی شادی سے پہلے منزل کی شادی کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ بڑا تھا... اور انہیں آریان کی چھوٹی بہن کی آنکھوں میں منزل کے لیے پسندیدگی دیکھ چکی تھی.... تب ہی انہوں نے منزل سے بات کی تھی... یہ سنتے ہی وہ سکتے میں چلا گیا تھا.... دیا کی محبت آج بھی اس کے دل میں ویسی ہی تھی... وہ لاکھ چاہنے کے باوجود بھی اسے بھلا نہیں سکتا تھا.... وہ اس کی پہلی نظر کی پہلی محبت تھی... جو اس کی آئی موت مر گئی تھی... جو اس سے خفا ہی چلی گئی تھی.... جو اب بھی خوابوں میں اسے بلاتی تھی پکاڑتی تھی... مگر وہ خوابوں میں بھی اسے کبھی پانا سکا تھا... نہ اس سے بات کر سکا.... بس روتے ہوئے اسے روتا چلاتا

دیکھتا رہتا تھا ایسے میں وہ بالکل بھی شادی نہیں کرنا چاہتا تھا ... حبه کو اس نے دیکھا ہوا تھا ... جو اب ماہا مایا کی اچھی دوست بن گئی تھی ... مگر وہ کسی کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا تھا ... وہ کچھ عرصہ دیا کی یادوں کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا ... مگر مہوش کے اموشنل بلیک میل کر کے اسے منا ہی لیا تھا ... وہ شادی سے پہلے ہی حبه سے مل کر اسے سب سچ بتا چکا تھا وہ جھوٹ سے ایک نیا رشتہ نہیں شروع کرنا چاہتا تھا ... پھر منزل حبه .. مایا احمر کی شادی ایک ساتھ ہی ہو گئی تھی شروع شروع میں تو وہ حبه سے فاصلے پر رہتا تھا ... مگر پھر اس کی معصومیت اور خوبصورتی نے اسے اپنا آسیر بنا لیا تھا دیا کو بھلا تو نہ سکا مگر .. زندگی میں آگے بڑھ گیا تھا

بز نس انہوں نے اپنا پاکستان میں شفٹ کر دیا تھا ماہا سب بھول کر ایک نئی زندگی شروع کر چکی تھی دل میں کہیں فارس کی محبت آج بھی تھی ... ہوتی بھی کیوں نہ وہ اس کی پہلی محبت تھی ... جو نصیب میں نہیں تھی وہ زیادہ وقت آفس کو دیتی تھی ان دو سالوں میں آریان سے اس کی دوستی گہری ہو گئی تھی ... آریان کئی بار اس سے اپنی محبت کا اقرار کر چکا تھا ... کئی بار اسے شادی کی پیشکش کر چکا تھا ... مگر وہ ہر بار اسے خاموش کروا دیتی تھی .. مگر اس نے بھی ہار نہیں مانی تھی ... وہ جانتا تھا کہ فارس

سے محبت کرتی تھی مگر وہ یہ بھی جانتا تا کہ فارس کو وہ کبھی اپنا ہمسفر نہیں بنا سکتی تھی چاہ کر بھی وہ اپنے باپ کے قاتل کے بیٹے سے شادی نہیں کر سکتی تھی

تھک ہار کر آریان نے مایا سے بات کی تھی کہ وہ ماہا کو پسند کرتا ہے مگر وہ مان نہیں رہی .

..... پھر مایا کے ایک سال سمجھانے کے بعد وہ مان گئی تھی اور اب ان کی شادی تھی .

..... وہ خوش تو نہیں تھی مگر مطمئن تھی اپنی محبت تو کامیاب نہیں ہو سکی تھی

اسی لیے آریان کا ساتھ دے کر اس کی محبت مکمل کرنا چاہتی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ فارس کی محبت کبھی دل سے نکال پائے گی کہ نہیں مگر وہ کوشش کرنا چاہتی تھی وہ آریان سے بیوفائی نہیں کرنا چاہتی تھی اس نے فارس کو یاد کرنا چھوڑ دیا تھا مگر پھر بھی اسے دیکھ کر کچھ پل وہ ضرور ساکن ہو جاتی تھی اسے دیکھ کر آج ایک پل اس کا دل زور سے دھڑکتا تھا دل بھی مجبوراً اسے چاہتا تھا

فارس بھی پاکستان شفٹ ہو گیا تھا منزل کے کہنے پر وہ وہاں بالکل اکیلا ہو گیا تھا تب ہی منزل نے اسے پاکستان آجائے کا کہا تھا تب ہی وہ اپنے دادا دادی کے ساتھ پاکستان شفٹ ہو گیا تھا ان کا گھر ڈیفنس میں آگے پیچھے تھا وہ آج بی ادھر ہی کھڑا تھا جہاں آج سے دو سال پہلے تھا عینا نے اسے کئی بار پرپوز کیا تھا لڑکی ہو کر .

... مگر وہ ہمیشہ ٹال اجاتا ماہا سے اس نے پھر کبھی محبت کا اظہار نہیں کیا تھا .. وہ سب دوست بن کر اس سے ملتا تھا مگر جب سے اسے ماہا کی شادی کا پتا چلا تھا ... وہ ایک دفعہ پھر ٹوٹا تھا .. جانتا تو تھا کہ وہ اس کی نہیں تھی .. مگر اسے کسی اور کا ہوتا دیکھنا بھی تو بہت مشکل تھا

رمایا نے ہی از میر سے کہا تھا کہ وہ سحر سے شادی کر لے کیونکہ وہ سحر کی آنکھوں میں از میر کے لیے پسندیدگی دیکھی تھی .. کئی دفعہ اس نے سحر سے پوچھنا چاہا مگر وہ سہی جواب نہیں دیتی تھی پھر بھی اس نے از میر کو راضی کر لیا وہ کیسے نامانتا ... اس کی محبت نے پہلی دفعہ اس سے کچھ مانگا تھا .. پھر چاہے وہ اس کے لیے مشکل تھا مگر وہ مان گیا تھا . مایا اور احمر کی شادی کے کچھ عرصہ بعد ہی ان کا نکاح بھی ہو گیا تھا .. سحر اور از میر دونوں زیادہ ہلا گلا نہیں کرنا چاہتے تھے اسی لیے چھوٹا سا فنکشن ہی رکھا تھا سحر عینا اور حرا کے ساتھ احمر لوگوں کے ساتھ ہی پاکستان آگئی تھی مگر از میر پاکستان نہیں رہنا چاہتا تھا .. تب ہی شادی کے بعد وہ ترکی چلی گئی تھی اور اب ان کا دو مہینے کا بیٹا مومن تھا اور اب ایک دفعہ پھر وہ سب پاکستان سلطان ویلا میں موجود تھے .. ماہا اور آریان کی شادی کے لئے ..



احمر ررررر وہ چلائی تھی پچھلے ایک گھنٹے سے وہ بیٹھی انتظار میں تھی کہ کب از میر باہر آئے اور وہ شاہر لے مگر شاید وہ اندر آج کر سو گیا تھا ... وہ جانتی تھی کہ وہ صرف اسے چڑا رہا تھا کافی دیر تو موبائل دیکھتی رہی پھر ماہا کے کمرے سے بھی واپس آگئی مگر وہ ابھی تک واش روم میں تھا .. وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ رات کا بدلہ لے رہا تھا .. رات کو ماہا کی مہندی تھی دو بجے تک سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے ..

... احمر نے اسے جلدی روم میں آنے کا کہا تھا .. مگر وہ جان کر رات کو ماہا .. عینا سحر کے ساتھ ان کے روم میں رہی تھی سوئے تو وہ تھے نہیں پوری پوری ترت باتیں ہی کرتے رہے فارس اور از میر بھی کچھ دیر ان کے ساتھ رہے مگر پھر چلے گئے

او اب احمر پچھلے ایک گھنٹے سے اس سے بدلہ لے رہا تھا

احمر .. آتے ہو کہ میں دوسری کی سے دروازہ کھولوں اب کی بار اس نے روش روم کے دروازے کے پاس جاتے ہوئے کہا جا تو وہ دوسرے کسی روم میں بھی تھی .. مگر پورا گھر مہمانوں سے بھڑا تھا .. جو لوگ دور سے آئے تھے .. انہیں گھر ہی رکھا تھا

اب وہ کپڑے لیتے دوسرے واش روم میں تو جا نہیں سکتی تھی

آجاو نا تو... میں نے خوشی سے پاگل ہی ہو جاؤں گا... وہ اندر سے ہی ہانکا تھا... وہ کب سے واش روم کے دروازے کے پاس کھڑا اس کا صبر آزما رہا تھا....

اوکے... اب میں خود نہیں کہوں گی... اب بڑے بابا ہی تم سے بات کریں گے... بلکہ تمہیں اپنے روم کا واش روم بھی استعمال کرنے کی پریشن دیں گے... اب کی بار اس نے آخری پتا پھینکا تھا....

جاوو... جاوو تم اندر... بلکہ ادھر ہی رہو... احمر نے ایک دم باہر نکلتے اسے واش روم کی طرف کرتے چلے ہوئے لہجے میں کہا... ثاقب صاحب والی بات پر وہ تپ ہی گیا تھا... جب نا وہ اسے انہی کی دھمکی دیتی...، ایک زرا جو اس کے قریب ہوتا وہ فوراً بڑے بابا کو یاد کر لیں تی... بے چارہ اب تک منہ ہی دیکھ رہا تھا....

پہلے تو وہ اسے حیرت سے دیکھتی رہی... جس نے کتنے مزے سے اسے دھکا دیا تھا... پھر زور سے دروازہ مارتے بند کیا تھا....

احمر منہ بناتا مڑا تھا... سامنے بیڈ پر پڑا اس کا بلیک سلیو لیس لانگ فرائک... نیچے بلیک ہی پنسل ہیل دیکھ کر اسکا اور دل خراب ہوا تھا... اسے زندگی میں دو چیزیں اپنی رقیب لگتی تی... ایک از میر... جو بچارہ اب ایک بیڈ کا باپ بھی تھا...، مگر نجانے کیوں احمر کو

وہ آج بھی اتنا ہی زہر لگتا تھا۔ جتنا پہلے... دوسرا... بلیک کلر... جسے مایا کو عشق تھا... وہ اب سب رنگ پہنتی تھی مگر بلیک سب سے زیادہ... اور اب ماہا کی بارات پر بھی بلیک ہی پہن رہی تھی... رات کو مہندی پر بھی بلیک ساڑھی ہی پہنی تھی... اور اب احمر کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس کے واڈروب بعد سارے بلیک ڈرس غائب کریں.....

مگر پھر کچھ سوچ کر وہ ایک دم مسکرایا تھا... کمرے میں دروازہ پہلے خود ہی تھوڑا زور سے دروازہ ناک کیا تاکہ وہ سن لے... پھر جی کہنے... دروازہ کھول لیا... اس سے پہلے الماری سے ایک شاپر نکالنا نہیں بھولا تھا...

جی موم... مایا... وہ بھی شاور لے رہی ہے... اچھا... چلیں مجھے دیں دیں میں اسے دے دوں گا... ارے... موم آپ اتنے پیار سے دے رہی ہیں اور ضرور پہنے گی اور... اوکے... خود ہی قدرے اونچی آواز میں بولتا دروازہ بند کر چکا تھا... تب ہی مایا ہاتھ ڈرس پینے باہر آئی تھی...

یہ کیا ہے... اور کس سے بات کر رہے تھے... مایا نے ٹول سے گیلے بال خوشک کرتے ہوئے کہا...

وہ جو اسے یوں دیکھ کر کسی اور ہی جہان میں پہنچا ہوا تھا... مایا کی آواز پر ہوش میں آیا

تھا... سرد آہ بھرتا وہ اس کی طرف آیا تھا...

یہ ڈیس دیا ہے موم نے کہا ہے کہ مایا کو بولنا کہ آج یہی پہلے... شاہر بیڈ پر رکھتے ہوئے اپنے لائے ڈرس کا کہا...

مگر میں نے تو ڈرس دیکھ لیا ہے... وہی پہننا تھا مجھے... شاہر سے ڈرس نکالتی حیرانگی سے بولی ابھی ماہا کے روم میں داخل ملی تی تب تو انہوں نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا...

روئل بلو لانگ سیلو لیس فراک.. بازو اور گلے پر قیمتی موتیوں سے کام ہوا تھا... ساتھ چوڑی دار پاجامہ... تھا... کافی خوبصورت سا تھا... ڈرس دیکھتی وہ احمر کی طرف مڑی تھی... جو بظاہر لاپرواہ بنا کھنگی کر رہا تھا... مگر دھیان سارا اسی کی طرف تھا.....

ارے... اتنا بھی کیا ڈرنا... کہہ دیتے میں لایا ہوں پہن لینا... فراک ہاتھ میں ہی پکڑے اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہوتی... پیچھے سے ہی اس کے گلے میں بانہیں ڈال کر ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا... ..

احمر تو خوشگوار حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا... وہ شادی کے بعد آج پہلی بار اس کے قریب آئی تھی....

ہمم... میں لایا ہوں... اور تمہیں اس میں دیکھنا بھی چاہتا ہوں... ہوش میں آتے اس

کے ہاتھ پکڑتے اسے اپنے سامنے کرتے بوجھل آواز میں کہا تھا....
تو پہلے بھی تو کہہ وہ بولتے بولتے اچانک چپ ہو گئی تھی .. احمر کی بے باک نظریں
اپنے ہونٹوں پر جمی دیکھ گئی تھی ... اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کہ آئی ہی کیوں
تھی ... اس سے اسے پیچھے کرتے آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی.. مگر تب تک احمر اس
کی کمر پر اپنی ہاتھوں سے گرفت مضبوط کر چکا تھا.....
بندہ بشر ہوں یار ... کتنا تڑپاؤں گی اور ... بس کرو ناب ... اس کے ہونٹ اپنے
انگوٹھے سے سہلاتا مخمور لہجے میں بولا تھا ... وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کے بہت
قریب تھے

احمر ررر ... مایا کو وہ ہوش میں نہیں لگا تھا.....
پلیززز کب تک دور رہو گی ... انگوٹھا اب بھی اس کے نازک ہونٹوں پر پھر رہا تھا...
لیٹ ہو رہیں ہیں ... پلیزز احمر سب ویٹسٹٹ ابھی پوری بات کی ہی نہیں تھی کہ احمر
نے جھک کر اس کی بولتی بند کر دی تھی .. دل الگ ہی زاویے پر دھڑک رہا تھا... اس
کے عمل میں ایک شدت تھی ... جیسے وہ آج بھی اپنی سالوں کی پیاس بجھالے گا...
احمر... پیچھے... ہٹو... کافی دیر بعد ہونٹوں کو بخشتا ... اپنے دہکتے ہونٹ اس کی گیلی شفاف

گردن پر رکھ گیا تھا ... وہ آج سچ میں ہی ہوش میں نہیں لگ رہا تھا .. مایا نے اسے دور کرنا چاہا مگر وہ کافی دیر بعد .. اپنی مرضی سے ہی .. پیچھے ہٹا تھا ...
بس مایا ... اب اور نہیں .. اور دور نہیں رہ سکتا آج میں کوئی بہانہ نہیں سنو گا ...
ہلکا سا اس کے کان کے پاس جھکتا جذبات سے بوجھل آواز میں خرگوشی کرتا .. کان کی لو کو ہلکا سا اپنے ہونٹوں سے چھوتا ... باہر نکل گیا وہ اب تک آنکھیں بند کر کے اس کی خوشبو محسوس کر رہی تھی چہرہ لال ہو رہا تھا دل مانوں باہر نکلنا چاہ رہا تھا شادی کے بعد پہلی بار اس نے احمر کا اتنا شدت بڑھا انداز دیکھا تھا



ماہاریڈ لہنگے میں .. برائیدل میک اپ کیے انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی .. وائیٹ کاٹن کا سوٹ پہنے اوپر بلیک جیکٹ پہن آریان کی خوب رو لگ رہا تھا وہ دونوں سیٹج پر بیٹھے ہوئے تھے

مایا ایک طرف سحر کے ساتھ کھڑی تھی پریل ہاف بلاؤزر ساڑھی .. پہنے ... پریل ہی ہائی ہیل نفاست سے کیا میک اپ کیے وہ کافی اچھی لگ رہی تھی ...

فارس ... احمر منزل .. از میر تینوں نے ایک جیسے ڈنر سوٹ پہنے ہوئے تھے ... صرف کر الگ تھا ... فارس کا وائیٹ .. جو اتفاق سے ہی عینا کے وائیٹ لانگ فرائک سے میچ ہو گیا تھا احمر نے .مایا کے ساتھ میچ کا رائل بلو ہی پہنا تھا .. منزل بھائی بلیک اور ... از میر نے گرے کلر کا پہنا ہوا تھا .. گود میں مومن کو اٹھائے وہ منزل نے بات کر رہا تھا.....

کیسی ہو ... عینا جو ابھی حبہ سے بات کر رہی تھی حبہ کو مہوش نے بلایا وہ ادھر گئی تو .. وہ اب اسی کو دیکھ رہی تھی ... آسمانی رنگ کا گیر دار فرائک پہنے .. ہلکے پھلکے میک اپ میں وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی .. وہ ابھی اسے ہی مسکرا کر دیکھ رہی تھی جب فارس نے اس کے سامنے آتے اسے گہری نظر سے دیکھتے ہوئے پوچھا....

اچانک اس کے سامنے آجائے اور پھر اس کی نظروں سے وہ کنفیوز ہوئی تھی....

میں ٹھیک ... بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا تھا....

ہمممم گڈ... مجھ سے نہیں پوچھو گی ... اس کی اڑری ہوئی رنگت کو دیکھتے تھوڑا شوخ ہوتے کہا...

کیسے ہیں ... بروقت پوچھا تھا...

اچھا ہوں تمہیں تو ویسے بھی لگتا ہوں اسے وہاں سے کھسنے کے چکر میں دیکھ چکا تھا....

مجھے مجھے سحر بلا رہی ہے .. میں آتی ہوں وہ بس ابی یہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی .. اسے آج فارس بدلا بدلا سا لگا تھا....
ہمنہنہم ... اچھا ویسے اچھی لگ رہی ہو اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے کہا ..

ارے کیا سین ان ہے .. ابھی عینا کچھ کہتی ہی کہ تب ہی حبه کی آواز پر دونوں مڑے تھے....

کچھ نہیں بس ایسے ہی فارس سے پہلے ہی عینا بول پڑی موبادہ ہو کہیں کچھ بول ہی نہ دے

ابجھاا حبه نے ہنستے ہوئے کہا....

کچھ ہی دیر میں رخصتی کا شور اٹھا تھا.... منزل نے قرآن کے سائے میں اسے رخصت کیا تھا ... ایک بہن ہے گھر میں ہی تھی .. دوسری کو دور کرتے ہوئے وہ کافی اداس تھا .
.... ماہا آریان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی ان کے ساتھ ہی کی گاڑیاں نکلی تھی .

....

فارس نے بے اختیار اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا ... اس کا ہاتھ گیلا ہوا تھا .. اسے پتا چلا ہی نہیں تھا.. کب.. کیسے .. اس کی آنکھیں برس گئی تھی ... کچھ دیر ان آنسو کو دیکھنے کے بعد اس نے ٹشو سے صاف کر دیئے تھے ... وہ مان چکا تھا .. قسمت میں ان کا ملنا لکھا ہی نہیں تھا ... نجانے دل ان سے کیوں ملتا ہے جن سے لکیریں نہیں ملتی ... آنسو صاف کرتے وہ سب سے ملتا باہر آگیا ... اور اب وہ اتنی محبت گھو کر کسی اور کی محبت مکمل کرنا چاہتا تھا.....



افق توبہ میری تو بس اب ... ماہا نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا....
وہ آریان کے کمرے میں بیٹھتی ہوئی تھی .. ابھی ہی مایا اور حبہ آٹھ کر گئی تھی ساتھ اور بھی کئی لڑکیاں تھی جو آریان کی کزنز تھی .. اب ان کے اٹھتے ہی ماہا اٹھی تھی .. اتنا بھاری ڈرس اس نے پہلی پہنا تھا تب ہی جلدی تھک گئی....
ڈریسنگ کے سامنے جا کر پہلے ڈپٹہ اتار کر سٹانڈ پر رکھا ... ابھی چوریاں اتار ہی ہی ہی کہ

دروازہ کھلا اور بند ہوا.... ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا تھا آریان کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا .
.... جانتا تھا کہ وہ روایتی بیویوں کی طرح کبھی اس کا انتظار نہیں کر رہی ہوگی.....
کیوں اتار رہی ہو، میں نے تو ابھی سہی سے دیکھا بھی نہیں .. اس کے سامنے آتے اس کا
ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا...
پلیززز آریان اب تو اتارنے دو بہت تھک گئی ہوں میں .. وہ سچ میں ہی تھک گئی تھی
تو...
اچھا چلو میں اتارتا ہوں .. کہنے ساتھ ہی اس کا ایک ایک کر کے سارا زیور اتار دیا...
پھر پاکٹ سے ایک ڈبیا نکال کر اس میں سے ایک نفیس سا پینڈٹ آس گے گردن کی
زینت بنایا تھا..
خوبصورت ہے .. اسے چھوتے وہ محبت سے بولی
اب زیادہ لگ رہا ہے ... خیر جاو تم جا کر چہنچ کر لو. ل. اسے محبت سے سینے سے لگائے
ماتھے پر محبت کی پہلی شدت بری مہر ثبت کرتے پیچھے ہوئے کہا.....
اوکے مسکرا کر واڈروب سے اپنی نائیٹی لیتی واش روم چلی گئی تھی.....
بیس منٹ بعد فرش فرش سی باہر آئی تھی.. لال سلک کی نائیٹی پہنے .. بالوں کو جوڑے

میں مقیم کیے وہ اب ڈریسنگ کے سامنے کھڑی لوشن لگا رہی تھی...
آریان چنچ کر کے ٹی شرٹ ٹرائوز پہنے بیڈ پر لیٹا اسی کا انتظار کر رہا تھا... وہ اس کی
ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا... اسے اپنے کمرے میں اپنی بیوی کے روپ میں دیکھ کر
وہ بہت خوش تھا... دل سجدہ کرنے کو چاہ رہا تھا... مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ اب
بھی فارس کے لیے فیلنگز رکھتی تھی... یہ بات اس کا دل دکھاتی تھی... مگر وہ جانتا تھا کہ
ایک دن آئے گا جب وہ فارس کو مکمل بھلا دے گی... اس سے محبت کرے گی صرف
اس سے....

ماہا آکر اس کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گئی تھی... اس کو بیڈ کی طرف آتا دیکھ کر وہ ہوش
میں آیا تھا....

یہ.. کیا کر رہے ہو آریان... آریان کے آگے بڑھ کر اس کے قریب ہوتا اس کا سر اپنے
کندھے پر رکھ دیا تھا... ایک سکون پورے وجود میں پھیلا تھا... وہی ماہا کے دل کی
دھڑکن اٹھل پھٹل ہوئی تھی....

تم نے ایک دفعہ پوچھا تھا.. کہ بچپن میں ہی میں بہت شرارتی ہوا کرتا تھا اب اتنا سنجیدہ
کیوں ہو گیا... اس پر اپنا گھیرا تنگ کرتا بولا تھا....

ماہا... مجھے تم لوگوں کی جدائی نے ایسا بنا دیا تھا...
بارہ سال میں تم لوگوں کے ساتھ رہا تھا... ہر وقت... ہر الٹا کام ہم مل کر کرتے تھے.
... ر وقت ساتھ رہتے..، پھر اچانک تم لوگ کہیں چلے گئے... میں بہت رویا تھا...
بہت بیمار رہا،.... بہت یاد کرتا تھا تم تینوں کو... میرا تو تم تینوں کے علاوہ کوئی دوست
بھی نہی تھا.... پھر جب تم لوگ واپس نہیں آئے تو میں ایسا ہو گیا... کسی کو دوست نہیں
بنایا پھر... تم تینوں پر دوستی ختم کر دی... مجھے یقین تھا کہ تم لوگ ملو گے مجھے ایک دن.
... اس سب میں مجھے تم سب سے زیادہ یاد آتی تھی... تمہارا بات بات پر خفا ہونا.. ضد
کرنا.. سب بہت یاد آتا تھا... بہت روتا تھا... پھر جب تھوڑا بڑا ہوا تو میں نے خود ہی
اپنے اس جذبے کو محبت کا نام دے دیا تھا... مجھے لگا کہ اب تمہارا ملا میرے لیے ضروری
ہو گیا ہے.. میں خدا سے تمہیں مانگتا تھا... یہ سوچ سوچ کر میں مرتا تھا کہ کہیں تم کسی
اور کی نہ ہو جاؤں... کہیں کسی اور سے محبت نہ کر بیٹھو... یہ سوچ کر ڈرتا تھا کہ جب
میں تمہارے سامنے آؤ تو تم مجھے پہچان نا پاؤ... پھر مجھے تم ملی.. امریکہ میں.. میں تمہیں
پہلی نظر میں ہی پہچان گیا تھا.. مگر تم نے نہیں پہچانا.. مجھے دکھ ہوا تھا... مگر یہ سوچ
کر کہ تم تب ٹینس تھی.. خود کو تسلی دی.. جان سے میں گیا تھا تمہیں پھر بھی تسلی کے

لیے میں نے تمہارا سارا ڈیٹا نکلوایا.. تب کوئی شک بچا ہی نہیں تھا... پھر تمہیں دیکھ کر تمہارے لیے محبت اور بڑھ گئی... وہ گھوئے گھوئے لہجے میں بولتا جا رہا تھا.. ماہا اس کے سینے پر سر رکھے اسے سن رہی تھی...

میں نامتی.. تو کسی سے محبت نا کرتے یا آگے بڑھ جاتے..؟؟ اسے خاموش دیکھ کر دل میں آتا سوال زبان پر لے آئی تھی....

آریان بولنا چاہتا تھا کہ.. کیا فارس نہیں ملا تو وہ اسکا روگ لگا بیٹھی.. فارس جو اسے انتہا کی محبت کرتا ہے.. کیا وہ اپنی زندگی اس کی یادوں میں گزار دے گا.. بولنا چاہتا تھا کہ.. از میر نے مایا نے محبت ہوتے ہوئے کیوں سحر سے شادی کر لی اس کے کہنے پر.. اس پر اپنی زندگی ختم کیوں نا کردی... بولنا چاہتا تھا کہ منزل اپنی محبت کو اپنی بانہوں میں مرتا دیکھ کر مر کیوں نہیں گیا... کیوں آگے بڑھ گیا.. جب اپنی محبت تو اپنی وجہ سے مرتا دیکھا تو اب خوش کیوں رہ رہا ہے... مگر وہ بولا نہیں.. وہ اب پرانی باتیں یاد نہیں کرنا چاہتا تھا...

ماہا ہماری زندگی صدف ہماری نہیں ہوتی.. ہم سے جڑے لوگوں کی بھی ہوتی ہے.... اور ہم خود مر کر.. خود کے جذبات مار کر.. خوشیاں جلا کر.. خوابوں کو دل میں ہی دفن کر

کے اپنوں کے لیے زندہ رہتے ہیں ... نام کے زندہ ... مجھے پہلے ہی یقین ہے کہ تم مجھے مل جاو گی ... اگر نا بھی ملتی تو ... میں تمہیں دل میں ہی دفنا کر .. خود کو مار کر .. زندہ رہتا .. اپنی موم کے لیے .. ڈیڈ کے لیے .. حبہ کے لیے .. ان کے لیے ایک مجھے خوش دیکھنا چاہتے ہیں ... تم سے میری محبت ختم نا ہوتی .. مگر وہ محبت محبت بھی نا رہتی ... ماہا ہر نکچڑنے والا بیوفا نہیں ہوتا ... کسی کسی کو مجبوریاں بھی لے ڈوبتی ہے ... کوئی اپنوں کے لیے اپنا چھوڑ جاتا ہے .. کوئی وفا کرتے ہوئے بیوفا کہلاتا ہے .. مجبور کو مجبور کی مجبوریاں مجبور کر دیتی ہیں .. اور وہ مجبور پھر بیوفا کہلاتا ہے ... تمہیں زیادہ سمجھانا نہیں پڑے گا ماہا آریان .. تمہارے سامنے پیش کئی زندہ لاشیں .. زندہ مثال ہیں ... چھت کو گھورتا .. وہ سچ گوئی سے بولا تھا ...

جواب میں ماہا کچھ نہیں بولی تھی ... خاموش ہو کر سکون سے آنکھیں موند گئی تھی .. مگر صرف کچھ سیکنڈ ہی آنکھیں بند کرتے ہیں فارس کو خوب رو چہرہ اس کے سامنے آیا شکوہ کرتی ہوئی ہوئی آنکھیں .. دل میں ایک ٹیس اٹھی تھی ... آریان کے گرد مضبوطی سے بازو باندھ دیئے ... سکون سے آریان نے بھی آنکھیں موند لیں .. وہ ابھی ماہا پر .. کوئی مزہ

داری نہیں ڈالنا چاہتا تھا.. تب تک اس بلکل نہیں جب تک اس کے دل میں فارس تھا.

....

جہاں کئی محبت کی کہانیاں پوری ہوئی تھی... وہیں کئی کے حصے میں سمجھوتا لکھا گیا تھا... کوئی بہت خوش تھا تو کوئی... دوسروں کو خوش رکھے کے لیے جھوٹا مسکرا رہا تھا... کوئی محبت کو پا کر سرشار تھا... تو کوئی خوابوں کو خاکسار کیئے... پرانی محبت کو دل میں دفن کیے.. اپنی محبت کا گلہ گھونٹے... کسی دوسرے کی محبت مکمل کر گیا تھا... خود کو ادھورا چھوڑے...

کتاب زندگی کا ایک اور باب ختم ہوا
شباب ختم ہوا، ایک عذاب ختم ہوا...

ختم شد

اگر آپ بھی لکھنے کا ہنر جانتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کی تحریر کو پلٹ فارم ملے تو کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے۔

آپ اپنی لکھی تحریر ہمیں اس ایڈریس پر میل کر سکتے ہیں

ClassicNovels04@Gmail.Com

اور اگر آپ بہت سارے ناولز پڑھنے کے شوقین ہیں تو کلاسک اردو میٹریل ویب سائٹ پر آپ کو ہر کیٹیگری کے بے شمار ناولز اعلیٰ کوالٹی پی ڈی ایف میں ملیں گے جنہیں آپ بنا کسی فضول ایڈ کے بہت آسان طریقے سے آرام سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھ سکتے ہیں۔ یہ رہا ہماری ویب سائٹ کا لنک

[/https://classicurdumaterial.com](https://classicurdumaterial.com)

اس کے علاوہ اگر آپ کہانیاں پڑھنے سے زیادہ سننے کے شوقین ہیں یا آپ کے فرینڈز اور فیملی میں کوئی ایسا ہے جسے اردو پڑھنے میں دقت ہوتی ہے مگر وہ ناولز کے شوقین ہیں تو ان کیلئے بھی کلاسک اردو میٹریل کے پاس ہے بہت زبردست پیشکش۔ آپ ہمارے یوٹیوب چینل "Classic Entertainment" کو سبسکرائب کر کے وہاں موجود ہر کیٹیگری کے لاتعداد اردو ناولز آڈیو بک کی صورت سن سکتے ہیں۔ یہ رہا ہمارے یوٹیوب چینل کا لنک

<https://youtube.com/channel/UCtawu1YjgdBbKh-so2FwQtA>

کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن